شیعان علی زندہ باد
دشمنان علی مردہ باد
جواز نکاح متعہ
اور
صحابہ کرام
ہمارے شعبہ تبلیغ کی
۱۹
اُنیسویں پیش کش

فہرست مطالب

غرض تالیف رسالہ ہذا

مذہب شیعہ خیر البریہ وہ کھرا مذہب ہے کہ جس کی سچائی کا ڈنکا پورے عالم اسلام میں بج رہا ہے اور اعتقادی مسائل میں وکلائے ثلاثہ کی مجال ہی نہیں ہے کہ وہ شیعوں کے سامنے بات کر سکیں اور جب بھی خلافت ثلاثہ پر شیعوں سے بات کی ہے تو پھر دم دبا کر بھاگنے کے علاوہ ان کو کوئی راستہ ہی نظر نہیں آیا اور پھر ہار جانے کی رسوائی کا داغ مٹانے کی خاطر اعتقادی مسائل کی توپ کو چھوڑ کر فقہی مسائل کے میزائل مارتے ہیں

خلافت کی چھپر کی کو متعہ کے ستون کا سہارا

بہ زبا انصاف فقہی مسائل میں اہلسنت دوستوں کا خود اپنا اتنا اختلاف ہے کہ اسلام کو انہوں نے قیل و قال کا اچار بنا دیا ہے۔ اور ارکان اسلام مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں ان کا بہت ہی اختلاف ہے نیز نکاح کے مسائل میں ان کے چار اماموں کا خوب جھگڑا ہے۔ اور مسئلہ متعہ جو کہ نکاح کی ایک قسم ہے اس میں بھی ان کے ہاں اختلاف رکھتے ہیں مثلاً حضرت امام مالک سنیوں کے چار اماموں میں سے ایک ہے اور متعہ کو حلال جانتا ہے اور صحابہ کرام اور تابعین میں سے مثلاً جناب عبداللہ بن عباس اور جابر ابن عبد

جابر ابن عبداللہ اور ابو سعید خدری عمران بن حصین اور عطا ابن رباح اور سعید ابن جبیر متعہ کو حلال جانتے تھے اور تقریباً عکرمہ اور بعض علمائے اہلحدیث اور امام احمد وغیرہ بھی متعہ کو حلال جانتے تھے۔ اور علمائے اہلسنت میں سے ابن جریج عالم نے نو عورت سے خود متعہ فرمایا ہے اور جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے بھی خود متعہ کیا ہے اور زندگی بھر اس کو حلال سمجھا ہے اور ابوبکر کی دوسری بیٹی حضرت عائشہ نے بھی متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور معاویہ بھی متعہ کو حلال جانتا تھا۔ ارباب انصاف جب سنّی لوگ خود اہلسنت میں متعہ کو حلال جانتے ہیں تو پھر اگر شیعہ خیر البریہ بھی متعہ کے حلال ہونے کا نظریہ رکھ لیں تو کیا حرج ہے۔

متعہ کے خلاف واویلا کی ایک خاص وجہ

ارباب انصاف عرض کر چکا ہوں کہ متعہ فقہ کا مسئلہ ہے اور فقہیہ مسائل میں اہل اسلام کا آپس میں بہت زیادہ اختلاف ہے نکاح حلالہ اور نکاح متعہ علماء میں عرصہ دراز سے میدان جنگ بنے ہوئے ہیں اور نکاح متعہ کے اختلاف کو سنی علماء صرف اس لئے اچھالتے ہیں تاکہ شیعہ علماء اس طرف مصروف رہیں اور خلافت خلفاء پر تنقید نہ کر سکیں اور جب سنی علماء نے مسئلہ متعہ کے بارے مذہب شیعہ خیر البریہ پر کیچڑ اچھالا وہ ہیں تو بے شمار مگر نمونہ کے طور پر ہم ان میں سے بعض کا ذکر کر لیتے ہیں تاکہ ہماری کتب پڑھنے والوں کا دل مطمئن ہو جا

مسئلہ متعہ کے بارے شیعوں پر کیچڑ اچھالنے والے سنی علماء میں سے بعض کا ذکر

۱۔ حرمت متعہ۔ از محمد علی جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ علیہ ما علیہ

۲۔ تحقیق حلال و حرام در جواب متعہ اور اسلام از مولانا اللہ یار خان علیہ ما علیہ

۳۔ کیا متعہ حلال ہے۔ از قاری حبیب الرحمن صدیقی علیہ ما علیہ

۴۔ حرمت متعہ از حسن الدین سہروردی علیہ ما علیہ

۵۔ تحقیق متعہ از مفتی بشیر احمد پسروری علیہ ما علیہ

۶۔ متعہ یا زنا از فیض احمد اویسی علیہ ما علیہ

۷۔ ہم سنی کیوں ہیں! از حبیب محمد میاں قادری۔ علیہ ما علیہ

۸۔ کیا شیعہ مسلمان ہیں۔ از قاری اظہر ندیم۔ علیہ ما علیہ

۹۔ آفتاب ہدایت۔ ملاں کرم دین۔ علیہ ما علیہ

۱۰۔ تحفہ اثنا عشریہ۔ از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ ما علیہ

مذکورہ علماء نے اپنی اپنی کتاب اور رسالہ میں مذہب شیعہ خیر البریہ کے خلاف بہت ہی جھوٹ بولے ہیں اور جتنا کیچڑ وہ شیعوں کے خلاف اچھال سکتے تھے وہ اچھالا ہے۔ اور حد و د انصاف کی جتنی وہ خلاف ورزی فرما سکتے تھے انہوں نے فرمائی ہے۔ چونکہ انہوں نے ہمارے مذہب کو رسوا کرنے کے لئے اپنے رسالوں میں ہمارے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ فرمایا۔ اور دفاع کا حق ہر انسان کو ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں مسئلہ

متعہ میں اپنے مخالف کے اعتراضات اور شکوک وشبہات کے دفاع کی ضرورت محسوس ہوئی اس لئے دفاع کی خاطر قلم اٹھایا ہے اور راہِ انصاف کو ملحوظ رکھا اور قدم قدم پر قرآنی آیات اور احادیث رسولؐ اللہ کو اور اقوال صحابہ اور فریقین علماء کو پیش کیا ہے اور اس رسالہ کی تالیف میں ہم نے کتاب نزہۃ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ جلد ۹ باب متعہ اور کتاب تشیید المطاعن جواب باب دہم تحفہ اثنا عشریہ سے مدد لی ہے۔ یہ دونوں کتابیں ناصبیت کے تابوت میں آخری میخ ہے۔ حق تعالیٰ ان کے مؤلفین کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ ہم نے اپنی تحریر میں رواداری اور محبت کی فضا کو مکدر نہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اور رب تعالیٰ سے ہماری یہ عاجزانہ التجا و دعا ہے کہ اس رسالہ کو رب پاک اپنی مخلوق کے لئے ذریعہ ہدایت بنا دے

اور مذہب اہلبیتؑ پر مخالفین کے حملوں کا اور شیعہ مذہب کے خلاف زہریلے پراپیگنڈے کا میں مقدور بھر دفاع کر رہا ہوں الحمد للہ پاک سے اور خاندان نبوت سے اپنی اس قلیل خدمت کے صلہ اور انعام کی دنیا اور آخرت میں امید رکھتا ہوں۔ میں نے اپنے اس مشن کو ہتھیلی پر رکھ کر موت اور زندگی کو برابر سمجھ کر جاری رکھا ہے اور یہ مشن اللہ کی خاص رحمت اور مولا علیؑ کے فیض کرم سے چل رہا ہے اور اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے

متعہ کیا چیز ہے؟

متعہ بھی شریعت پاک میں نکاح ہے اور جس طرح نکاح دائم سے بعض
عورتیں مرد کے لئے حلال ہو جاتی ہیں اسی طرح نکاح متعہ سے بھی
بعض عورتیں مرد کے لئے حلال ہو جاتی ہیں اور تمام امت محمدیہ
کا اس بات میں اتفاق ہے کہ نبی پاکؐ کے زمانہ میں نکاح متعہ
حلال ہوا تھا اور بعد میں اس متعہ کی بابت اہل اسلام میں اختلاف
ہے۔ اہلسنت علماء میں سے زیادہ تعداد علماء کی یہ فرماتی ہے کہ متعہ
ابتدائے اسلام میں حلال ہوا تھا اور بعد میں اس نکاح متعہ کو منع کر دیا
گیا ہے۔ اور شیعہ خیر البریہ اور کچھ عدد علماء اہلسنت فرماتے ہیں کہ جس
طرح نکاح متعہ زمانہ رسالت میں حلال ہوا تھا اب بھی وہ نکاح
متعہ حلال ہے اور شریعت پاک نے اس کو نسخ اور منع نہیں کیا
قرآن پاک میں حلیت متعہ کی صراحت ہے اور منسوخیت متعہ کی
ثابت نہیں ہے اور جناب عمر کا متعہ کو حرام کرنا یہ تشریع اور بدعت
ہے اور خود ان کا اس متعہ کو منع کرنا یہ فعل حرام ہے۔

متعہ کس طرح کیا جاتا ہے؟

متعہ مثل نکاح ہے جس طرح نکاح میں ایجاب و قبول کے صیغے ہیں
اسی طرح متعہ میں ایجاب و قبول کے صیغے ہیں۔ جس طرح
نکاح متعہ میں حق مہر ہوتا ہے اسی طرح نکاح متعہ میں حق مہر ہوتا ہے اور

نکاح دائم میں نکاح کی مدت معین نہیں کی جاتی اور نکاح متعہ میں مدت
معین کرنا ضروری ہے رضیہ: متعہ حق مہر متعہ مدت متعہ کے بارے بہت
مسائل ہیں پس علمائے کرام اور شیعہ فقہ کی کتابوں کی طرف مزید معلومات کے
لئے رجوع کیا جائے۔

متعہ کس قسم کی عورت سے جائز ہے

متعہ مثل نکاح ہے اور جن عورتوں سے نکاح حلال ہے اور جن شرائط
کے ساتھ حلال ہے متعہ بھی انہیں عورتوں سے کرنا حلال اور جائز ہے
مثال کے طور پر شادی شدہ عورت سے نکاح کرنا سخت گناہ ہے
اسی طرح اس کے ساتھ متعہ کرنا بھی گناہ ہے۔ اور اس بابت بہت سے
مسائل ہیں۔ تفصیل متعہ کے لئے شیعہ علماء کرام اور شیعوں کی کتب فقہ
کی طرف رجوع کیا جائے۔

اولاد متعہ کس کی شمار ہو گی

اولاد متعہ اور اولاد نکاح میں کوئی فرق نہیں ہے چونکہ نکاح
دائمی اور نکاح متعہ دونوں سے ہی عورت کے حلال ہونے کا
سبب بنتے ہیں پس نکاح دائم یا نکاح متعہ سے جو بچے پیدا
ہوں گے وہ اس مرد اور عورت کی صحیح اور جائز اولاد ہوگی۔
والدین اس اولاد کے اور وہ بچے ان والدین کے وارث ہوں گے

ممتوعہ عورت پر کیا نکاح کے تمام احکام جاری ہوتے ہیں

جواب۔ جی ہاں ممتوعہ عورت پر نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں
مثال کے طور پر منکوحہ عورت سے دوسرا مرد نکاح نہیں کر سکتا
اسی طرح ممتوعہ سے دوسرا مرد متعہ نہیں کر سکتا اور جس طرح منکوحہ
کے لئے مرد سے جدائی کے بعد عدت واجب ہے اسی طرح ممتوعہ عورت
کے لئے بھی مرد سے جدائی کے بعد عدت واجب ہے نکاح دائم
والی عورت اور نکاح متعہ والی عورت کے بعض احکام میں اسی
طرح اختلاف ہے جس طرح نکاح دائم والی عورتوں کے احکام میں اختلاف
ہے مثال طور نکاح دائم والی عورت بالغہ ہے یا نابالغہ ہے یا غیر مدخولہ
ناشزہ ہے یا غیر ناشزہ ہے اپنے شوہر کی قاتلہ ہے یا غیر قاتلہ ہے آزاد
ہے یا کسی کی کنیز ہے۔ ان اقسام میں نکاح دائم والی عورت کے
احکام میں اختلاف ہے اسی طرح نکاح متعہ والی عورت کے احکام
میں بھی اختلاف ہے اور یہ سب فقہ کے احکام ہیں اور احکام فقہیہ میں
شیعہ سنی علماء کا چودہ سو سال سے اختلاف ہے کئی چیزیں ایسی ہیں کہ
اہلسنت کے ایک امام کے نزدیک وہ حلال ہیں اور دوسرے کے نزدیک
حرام ہیں۔ مثال طور۔ مور اور ہدہد سنیوں کی فقہ حنفیہ میں حلال ہیں اور
ان کی فقہ شافعیہ میں حرام ہیں لومڑ فقہ حنفیہ میں حرام ہے اور فقہ
شافعیہ میں اور مالکیہ میں حلال ہے۔ کتا فقہ حنفیہ میں حرام
ہے۔ مالکی میں حلال ہے۔ گیدڑ حنفیہ

حنفیہ میں حرام اور مالکی اور حنبلی میں حلال کتاب فقہ علی مذاہب الاربعہ میں مسائل نکاح پڑھیں اور فقہی مسائل میں سنی علماء کا اختلاف دیکھیں پس جب سنی علماء کو اسلام کی خاطر بڑے بڑے اختلاف ہضم ہیں تو مسئلہ متعہ میں شیعوں سے اختلاف بھی ہضم ہونا چاہیئے جبکہ خود اہلسنت کا ایک امام مالک صاحب بھی شیعوں کی طرح متعہ کو حلال جانتے ہیں۔ اہل سنت نے مسئلہ متعہ کو عرصہ دراز سے محاذ جنگ بنایا ہوا ہے اور مذہب شیعہ خیرالبریہ پر طنز و تشنیع کی گولہ باری فرما رہے ہیں۔ اور مرچ مصالحہ لگا کر مسئلہ متعہ کا تمسخر اور مذاق اڑاتے ہیں۔ کبھی فرماتے ہیں یہ متعہ رنڈی بازی ہے یہ چکلہ ہے یہ زنا ہے۔ یہ بے غیرتی ہے۔ یہ بے حیائی ہے۔

جاہل و غلط کے منہ میں جو آتا ہے وہ فرماتا ہے ہمارا مقصد اس رسالہ سے یہ ہے کہ اپنے سنی بھائیوں کو دعوت دی جائے کہ بھائی جان بقول آپ کے متعہ ایک خراب شئے ہے جب یہ ایک بے غیرتی تھی تو ہمارا یہ سوال ہے کہ یہ بے غیرتی الثریاکی نے ابتداء اسلام میں صحابہ کرام کی ماں بہن کے لئے حلال اور جائز کیوں فرمائی تھی اور ہم ہرگز یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ اس وقت خواتین جناب اسماء و بنت ابی بکر کی سنت پر عمل کر کے متعہ کریں بلکہ اس مسئلہ میں جھگڑا تفرقہ اس

بات تو یہ ہے اگر کوئی شخص بوقت ضرورت متعہ کرے تو اس
نے زنا نہیں کیا اور اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ اور شیعوں پر
جو متعہ بازی کے بارے کیچڑ اچھالا جاتا ہے۔ وہ سب ہمارے
سنی بھائیوں کے خرافات ہیں۔

سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کی دعوت فکر

ارباب انصاف مولانا محمد ظفر جانباز جامعہ رضویہ سیالکوٹ والے اور
مولوی محمد حسن جامعہ رضویہ لاہور ہمارے معاصر ہیں۔ اور اختلافی مسائل
سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور مسائل متعہ پر دونوں بزرگوں نے
اپنے اپنے خوب گل جوہر دکھائے ہیں۔ اور ان دونوں کو بعد دیگر
سنی علماء کے دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت فکر
دیتے ہیں کہ شیعہ مسلک میں متعہ مثل نکاح ہے۔ اور مباح
ہے اور قرآن پاک اور فرمان رسول اللہ اور اقوال صحابہ کرام
کی روشنی میں ہم نے مسئلہ متعہ کی اباحت کی وضاحت کی ہے
اور اپنے ہر دعوی کو سنی کتب کے حوالہ جات سے مضبوط کیا ہے
لہذا متعہ کو زنا کہنا اور اس پر روغن لگا کر اور نمک مرچ
لگا کر شیعوں پر کیچڑ اچھالنا اور فقہ جعفریہ والوں کو برا بھلا کہنا
یہ ہمارے سنی بھائیوں کی بہت بڑی بے انصافی ہے اور اس سے
صحابہ کرام اور انکی خواتین یعنی انکی ماں بہن کی سخت توہین ہے
کیونکہ متعہ اگر زنا ہے۔ تو ابتدائے اسلام میں یہ زنا صحابہ کرام اور
انکی مستورات کیلئے خدا اور رسول نے حلال اور مباح کسطرح فرمایا تھا۔

علماء اہل سنت کی گواہی کہ آیت مذکورہ متعہ کے جواز کے بارے میں نازل ہوئی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۳۶۲ ج ۱ آیہ ۲۴، النساء
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۴ ج ۱ آیت ۲۴، النساء
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۹، پ ۵،
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۴۱۴ ج ۱،
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۲، پ ۵
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۰ ج ۵
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۴۲۳ ج ۱ برحاشیہ خازن۔
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۴۲۳ ج ۱، آیت متعہ
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۳ ص ۱۹۵، النساء ۲۴،
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۳۰ ج ۲ آیت متعہ
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۲۱ ج ۲ آیت ۲۴، النساء
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر [illegible] ص ۱۵۳ ج ۳ آیت ۲۴، النساء
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن ص ۱۴۵ ج ۲، آیت متعہ
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۹۵ ج ۲ آیت متعہ
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص ۱ ج ۲ مؤلف شیخ عبد الحق حقانی
۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احمدی ص ۳۰ ج ۱ مؤلف ملا جیون
۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ج ۱ ص ۱۲ محمد بن جریر [illegible]

تفسیر ابن کثیر کی عبارت — عن مجاهد انها نزلت فی المتعة ۔ امام اہل سنت مجاہد فرماتے ہیں کہ آیت نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے۔

فتح القدیر اور قرطبی کی عبارت ملاحظہ ہو — قال الجمهور ان المراد بهذه الآیة نکاح المتعة الذی کان فی صدر الاسلام ۔ جمہور اہل سنت کی تحقیق ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے۔

تفسیر خازن کی عبارت — المراد من حکم الآیة هو نکاح المتعة ۔ سنیوں کے امام خازن کی تحقیق ہے کہ یہ آیت متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے۔

معالم التنزیل کی عبارت — هو المتعة وهو ان ینکح امرأة الی مدة ۔ اس آیت سے مراد نکاح متعہ ہے جو مدت معین تک ہوتا ہے

درمنثور کی عبارت — علامہ سیوطی نے بسند عالی متعدد روایات صحابہ اور تابعین سے نقل کی ہیں کہ مراد آیت سے متعہ ہے۔

تفسیر حقانی کی عبارت — آیت سے متعہ مراد ہے جو ابتدائے اسلام میں جائز تھا اس کو زنا بازی کہنا فضول ہے۔

تفسیر کبیر کی عبارت — روی عمران بن الحصین انه قال نزلت آیة المتعة فی کتاب الله ولم تنزل آیة بعدها تنسخها وامرنا بها رسول الله و تمتعنا بها ومات ولم ینهنا عنه ثم قال رجل برأیه ما شاء یرید ان عمر نهی عنها ۔

اور صحابی رسول عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی ہے اور اس کو ناسخ آیت نازل نہیں ہوئی اور متعہ کرنے کا نبی پاک نے ہمیں حکم دیا ہے اور ہم نے متعہ کیا ہے اور رسول پاک نے اپنی وفات تک ہمیں متعہ کرنے سے منع نہیں کیا۔ پھر ایک مرد نے اپنی رائے سے جو اس کی مرضی آئی کہا

اور عمران کی مُراد اِس سے متعۂ عمرہ ہے؛

وکلاءِ صحابہ کا اعتراف | عمران ابن حصین صحابی کی مُراد آیۂ متعہ سے متعہ انہی سے ذکر متعت النساء؛

وکیلِ آلِ محمدؐ کا جواب | امام رازی نے آیت فما استمتعتم کی تفسیر میں عمران ابن حصین کے قول کو ذکر فرمایا ہے پس مراد عمران کی آیتِ متعہ سے متعت النساء ہے؛

سُنّیو! تمہیں اسماء بنتِ ابی بکر کے متعہ کا واسطہ انصاف کرو

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول۔ کہ جب کوئی عقل مند بغیر کسی مجبوری کے کسی مقدمہ میں اپنے مخالف کے سامنے اقرار کرتا ہے تو اس کو پکڑا جاتا ہے۔ اور اگر ہزار مرتبہ وہ بعد میں انکار کرے اور اپنے پکڑے جانے سے تو اس کی کوئی قیمت نہیں ہے ہم کہتے ہیں ۱۱ نمبر عدد وکلاء صحابہ نے یہ اقرار کیا ہے کہ قرآن پاک میں آیت فما استمتعتم سے مُراد متعۃ النساء ہے؛ اور یہ اقرار علماء اہلِ سنت کا مخالف متعہ کو ذلیل کرنے کیلئے کافی۔ اور جو سنی مولانا فرماتے ہیں کہ متعہ تو زنا ہے۔ متعہ کا ثبوت قرآن پاک میں نہیں ہے۔

مذکورہ ۱۱ عدد علماء اہل سنت کا اقرار اس مرتبہ کو ہجوم کرنے کیلئے بھی کافی ہے اور اگر بعد میں وہ ۱۱ عدد علماء اس اقرار سے انکار کریں اور اپنے اُنکو جھٹلاتے ہیں تو پھر ان کذابین کے کسی بھی قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے؛

وکلاء صحابہ کا اپنا اقرار کہ متعہ بھی نکاح ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۲ ج ۵ النساء آیت ۲۴
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۹ ج ۲ النساء
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ص ۳ ج
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی ص پ ۵

قرطبی کی عبارت: وقال الجمہور المراد نکاح المتعۃ الذی کان فی صدر الاسلام۔
مفسرین کا امام فرماتا ہے کہ جمہور اہل سنت کے نزدیک آیت فما استمتعتم سے مراد نکاح متعہ ہے جو ابتداء اسلام میں جائز تھا۔

تفسیر بیضاوی کی عبارت: نزلت الآیۃ فی المتعۃ وھی نکاح المؤقت بوقت المعلوم
متعہ نکاح موقت ہے۔

وکلاء صحابہ کو دیانت کا واسطہ دیکر دعوت فکر

علماء اہل سنت سے ۱۹ عدد علماء کی گواہی پیش کی ہے کہ آیت فما استمتعتم متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے، اور نو عدد علماء کی گواہی ذکر کی ہے کہ متعہ ابتداء اسلام میں حلال تھا اور ۵ عدد علماء کی گواہی ذکر کی ہے کہ متعہ بھی نکاح ہے۔ ہم شیعہ خیر البریہ اپنے سنی بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر متعہ زنا اور بے غیرتی ہے تو کیا نبی کریمؐ کے زمانہ میں بے غیرتی حلال تھی؟ کیا آنجناب نے اس زنا کی نسبت صحابہ کو اجازت دے رکھی تھی؟ کیا سنی علماء نے زنا کے حلال ہونے کی گواہی دی ہے؟

کلامِ صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ آیتِ متعہ منسوخ نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	فتح القدیر	ص۴۱۴ ج۱	آیت متعہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	خازن	ص۳۵۷ ج۱	النساء پ۵
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	معالم التنزیل	ص۴۲۳ ج۱	برحاشیہ خازن
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	طبری	ص۹	پ۵
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	کشاف	ص۳۶۰ ج۱	آیت متعہ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	غرائب القرآن	ص۸	پ۵
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	کبیر	ص۱۹۵ ج۳	آیت متعہ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	منار	ص۱۵ ج۵	مرشید منار

فتح القدیر کی عبارت: وقد روی عن ابن عباس انہ قال وانہا باقیۃ لم تنسخ
ترجمہ: ابن عباس سے روایت کی گئی ہے کہ وہ آیت متعہ یعنی اس کا حکم باقی ہے نسخ اور تغیر نہیں ہوا۔

معالم کی عبارت: وکان ابن عباس یذہب الی ان الآیۃ محکمۃ ویرخص فی نکاح
ترجمہ: ابن عباس کا مذہب یہ ہے کہ آیت متعہ محکم ہے اور متعہ حلال ہے۔

تفسیر کبیر کی عبارت سے: نزلت آیۃ متعۃ فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدہا آیۃ تنسخہا
آیت متعہ بھی قرآن میں اتری ہے اور اس کی ناسخ آیت نہیں اتری ہے۔ اب اہل انصاف ہر شخص کو مناسب اور خدا کو جواب دینا ہے ہم شیعہ بھی کہتے ہیں کہ آیت فما استمتعتم بقول دیگر صحابہ متعہ کے بارے اتری ہے اور متعہ ابتداء اسلام میں حلال تھا اور متعہ بھی ایک نکاح ہے اور آیت متعہ

آیت متعہ میں صحابہؓ الی اجل مسمی پڑھ کر متعہ کے حلال ہونے کی گواہی دیتے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۴۰ ج ۲ النساء آیت ۲۴

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۹ ج ۵ النساء

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۴۱ ج ۳ النساء آیت

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۴۱۴ ج ۱ النساء آیت

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۴۷۴ ج ۱ النساء

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۵ ج ۵ النساء

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۳۶۰ النساء

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۷۴ ج ۲ النساء

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن جصاص ص ۱۴۷ ج ۲ النساء

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۴۲۳ برحاشیہ خازن

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک حاکم ص ۳۰۵ ج ۲

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف لابی بکر سجستانی ص ۹۳

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۳ پارہ ۵

۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مقاتل ص ۲ ج ۲

۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع البیان ص ۱۲۲ ج ۱

۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر القرآن الثعالبی

۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۳ ج ۱ کتاب النکاح

۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۰ ج ۵

نماز تراویح کے پہلے امام ابی ابن کعب کی گواہی کہ قرآن میں آیت متعہ میں الی اجل مسمّی نازل ہوا ہے اور صحابہ ابن کعب کے اس اعلان پر خاموش رہے

تفسیر کبیر کی عبارت: الطريق الثالث ان تقوى هذه الآية مقصورة على بيان نكاح المتعة وبيانه من وجوه الاول ما روى ان ابي بن كعب كان يقرأ فما استمتعتم به منهن الى اجل مسمى فآتوهن اجورهن وهذا هو قراءة ابن عباس والامة ما انكروا عليهما في هذه القراءة فكان ذلك اجماعاً من الامة على صحة هذه القراءة وتقريره ما ذكرتموه في ان عمر لما منع من المتعة والصحابة ما انكروا عليه كان ذلك اجماعاً على صحة ما ذكرنا فكذا هاهنا واذا ثبت بالاجماع صحة هذه القراءة ثبت المطلوب؛

ترجمہ: طریق ثالث یہ ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ ہی کے لئے آئی ہے اور اس کے بیان میں پہلی وجہ یہ ہے کہ ابی بن کعب آیہ متعہ میں الی اجل مسمّی پڑھتا تھا اور ابن عباس بھی اسی طرح پڑھتا تھا اور امت نے ان کو اس طرح پڑھنے سے روکا نہیں ہے۔

پس الی اجل مسمّی پر امت کا اجماع ہوگیا کہ یہ صحیح ہے پس دلیل یوں بنتی ہے کہ عمر نے متعہ سے روکا اور اصحاب نے اس پر نکیر نہیں کی تم نے کہا کہ یہ قول عمر اجماعی ہے اسی طرح اصحاب نے ابن عباس اور ابی ابن کعب کو الی اجل مسمّی سے روکا نہیں ہے۔ پس اس قرأت کی صحت پر اجماع ہوگیا۔ اور اسی سے متعہ کا حلال اور جائز ہونا ثابت ہوگیا۔

وکلائے صحابہ کا اعتراض: علماء اہل سنت کا متعہ کے جواز و عدم کے بارے دونوں قولوں کو لکھنا ان کی دیانت داری ہے؛

وکیلان آل محمدؐ کا جواب: سنی علماء کا کچھ باتیں اپنی کتابوں میں شیعوں کے موافق لکھنا اور کچھ باتیں سنیوں کے مخالف لکھنا تاکہ دونوں مذہب قیامت تک آپس میں لڑتے رہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے والی اس سازش کو دیانت داری سمجھنا نادانی ہے، البتہ اہل سنت علماء کا ہمارے سامنے متعہ کے جواز کا اقرار کرنا ہم شیعوں کی فتح مبین ہے اور ہمارے مولا علی کی کرامت ہے؛

اعتراض وکلائے صحابہ کا: اقوال شاذہ اور مرجوحہ شیعہ کتب میں بھی ملتے ہیں پس اگر کتب اہل سنت میں بھی پائے جائیں تو کیا حرج ہے؟

جواب وکیلان آل محمدؐ کا: نمبر1 قرآن پاک میں متعہ حلال لکھا ہے اس کے خلاف لکھنا یہ قول شاذ نہیں ہے بلکہ مخالفت قرآن اور فعل حرام ہے، اہل سنت علماء نے حرمت متعہ کا قول اختیار کر کے فعل حرام کیا ہے

جواب نمبر2 شیعوں پر اہل سنت کے امام اور بادشاہ ہر زمانہ میں ظلم کرتے رہتے ہیں، اور شیعوں کی تعلیمات اور تبلیغات میں رکاوٹ پیدا کرتے رہے ہیں اور شیعوں میں جواز تقیہ کا مسئلہ ہے اور ہر زمانہ میں انہوں نے اس کے ذریعہ اپنی جان بچائی ہے، پس

پس اگر قول شاذ و مرجوح شیعہ کتب میں آجائے تو کیا حرج ہے ان کی مجبوری واضح ہے اور اہل سنت میں تقیہ حرام ہے، پس ان کے علماء کو کیا مصیبت تھی کہ انہوں نے اپنے مذہب کے خلاف جھوٹی باتوں سے اپنے مذہب کی کتابوں کو بھر دیا ہے؛

اعتراض وکلاء صحابہ: اگر کسی مذہب کی کتاب میں صرف ایک روایت یا کوئی قول آ جائے تو جب تک اس مذہب والے اس پر عمل نہ کریں اور اس کے صحیح ہونے کا اقرار نہ کریں تو اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ جیسا کہ شیعہ کتب میں کئی روایات ہیں اور وہ ان کے صحیح ہونے کا اقرار نہیں کرتے اسی طرح ہم سنیوں کی بھی ہماری کتابوں میں جو بابت متعہ کی جو روایات ہیں ہم ان کو درست نہیں مانتے۔

وکیل آل محمدؐ کا جواب: بات کسی عام کتاب کی نہیں ہے بلکہ کتاب خدا قرآن پاک میں متعہ حلال لکھا ہے اور ۱۸ سال تک زمانہ رسالت میں صحابہ کرام نے اور جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے متعہ کیا ہے اگر متعہ زنا ہے تو کیا زمانہ رسالت میں ۱۸ سال تک صحابہ کو حضورؐ پاک نے زنا کی اجازت دے رکھی تھی؟

۲: شیعہ کتابوں میں جو روایات اور اقوال شاذ ہیں تو شیعہ لوگ انکو تقیہ پر عمل کرکے ختم کر دیتے ہیں۔ اور اہل سنت کے مذہب میں اکثر تقیہ نہیں ہے، پس انکے متعہ کو کیا مصیبت اور مجبوری تھی کہ انہوں نے اپنی کتابوں کو بجائے بھانت بھانت کے اقوال اور جھوٹ سے بھر دیا ہے۔

وکلاء صحابہ کا اعتراض: ہم اہل سنت میں متعہ حرام ہے اور یہی قول مشہور ہے پس ہم قول مشہور کو چھوڑ کر غیر مشہور پر کس طرح عمل کریں؟

وکیل آل محمدؐ کا جواب: حرمت متعہ کو قول مشہور کہنا غلط ہے کیونکہ یہ مشہور لا اصل لہ، بات دراصل یہ ہے کہ اہل سنت علماء دین مسئلہ متعہ میں بادشاہ سلامت حضرت عمر نے خدا سے اختلاف کیا ہے، اہل سنت نے عمر کا ساتھ دیا ہے اور ہمارے شیعوں نے اللہ کا ساتھ دیا ہے۔

ابن عباس نے آیت متعہ میں الیٰ اجل مسمّیٰ پڑھ کر متعہ کے جائز ہونے کا اعلان کر دیا

معالم التنزیل کی عبارت: وعن ابی نضرۃ قال سألت ابن عباس عن المتعۃ فقلت اما تقرأ فی النساء فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمیٰ، قلت لا اقرأها هکذا قال ابن عباس هکذا انزل الله ثلاث مرات۔

ابن عباس سے ابی نضرہ نے متعہ کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سورہ نساء کی آیت تو نہیں پڑھتا فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمیٰ کہ تم مدت معین تک جن عورتوں سے متعہ کرو ان کا مہر ان کو دے دو۔ ابی نضرہ نے کہا کہ میں اس طرح اس آیت کو نہیں پڑھتا۔ ابن عباس نے کہا یہ آیت اسی طرح اللہ نے نازل کی ہے۔

معالم کی روایات پر ابن تیمیہ نے صحت کی مہر لگا دی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص البرہان الثانی من الشیعہ الثانی من الفصل الثالث من فصول الکتاب من ابن تیمیہ ناصبی ذکر تفسیر ثعلبی میں لکھتا ہے کہ اگرچہ غالب احادیث مذکورہ در تفسیر ثعلبی صحیح ہیں مگر اس میں کچھ صحیح بھی ہیں اور ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی نے جب تفسیر ثعلبی کا خلاصہ کیا ہے تو چونکہ بغوی علم حدیث کا ثعلبی سے بڑا عالم تھا۔ اس لئے بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں ثعلبی کی ذکر کردہ احادیث میں سے صرف احادیث صحیحہ کو ذکر کیا ہے۔

نوٹ: ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے معالم التنزیل میں درج شدہ روایات پر صحت کی مہر لگا کر متعہ کے حلال ہونے کی تصدیق کر دی ہے کیونکہ اجل مسمیٰ والی روایت ابن عباس کی معالم التنزیل کی درج ہے اور بقول ابن تیمیہ صحیح روایت ہے۔ پس متعہ کی حلیت پر صحیح روایت ہے۔

ابن عباس کی الی اجل مسمیٰ والی روایت کی حاکم نے تصحیح کردی ہے

در منثور کی عبارت | اخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن الانباری فی المصاحف والحاکم وصححہ من طرق عن ابی نضرۃ قال قرأت علی ابن عباس فما استمتعتم بہ منھن فآتوھن اجورھن فریضۃ قال ابن عباس فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی قلت ما نقرؤھا کذلک فقال ابن عباس واللہ لانزلھا اللہ کذلک۔

ابو نضرہ کہتا ہے کہ میں نے ابن عباس کے سامنے آیت متعہ کو پڑھا ابن عباس نے کہا اس میں الی اجل مسمیٰ بھی پڑھو میں نے کہا ہم اس طرح نہیں پڑھتے ابن عباس نے تین مرتبہ خدا کی قسم کھا کر کہا کہ الی اجل مسمیٰ کے ساتھ خدا نے آیت کو نازل کیا ہے۔

ابن عباس کے بقول دوسرے صحابہ بھی آیہ متعہ میں اجل مسمیٰ پڑھتے تھے

در منثور کی عبارت | واخرج الطبرانی والبیہقی فی سننہ عن ابن عباس قال کانت المتعۃ فی اول الاسلام وکانوا یقرؤون ھذہ الآیۃ فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی

اہل سنت کے علماء نقل کرتے ہیں کہ بقول ابن عباس متعہ ابتداء اسلام میں تھا اور اصحاب آیت متعہ میں الی اجل مسمیٰ پڑھتے تھے۔

نوٹ۔ وکلاء صحابہ جو صحابہ کی عظمت کی ڈگڈگی بجاتے ہیں، ہم ان کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ آپ کے صحابہ تو متعہ کو حلال جانتے تھے اور تم ابن عباس جیسے جلیل القدر صحابی کو متعہ کے مسئلہ میں جھٹلاتے ہو اگر متعہ زنا ہے تو کیا ابن عباس اس زنا کے حلال ہونے کی قسمیں کھا کر گواہی دیتا تھا۔

روایت ابن عباس الی اجل مسمی کو امام اہل سنت حاکم نے اپنی مستدرک میں صحیح تسلیم فرما کر وکلاء صحابہ کے جواز متعہ سے بھاگنے کے تمام دروازے بند کر دئے

ابو عبداللہ حاکم نے وکلاء صحابہ کے پوپ پال نے اپنی کتاب مستدرک ج ۲ ص ۳۰۵ میں روایت ابن عباس الی اجل مسمی، کو لکھنے کے بعد فرمایا ہے کہ ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم، پس جو وکیل صحابہ متعہ کے بارے صحابہ کی تصحیح کو نہیں مانتا وہ صاف کہہ دے کہ صحابہ کرام مسئلہ متعہ میں منافق جھوٹے تھے،

شاہ ولی اللہ کے عقیدہ میں حاکم نیشاپوری سنیوں کی چوتھی صدی کا مجدد ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۷۷ فصل ۷ـ

محدث شاہ ولی اللہ لکھتا ہے کہ ہر صدی کے آخر میں ایک مجدد ہوتا ہے

پہلی صدی کا مجدد امام اہل سنت عمر ابن عبدالعزیز ہے

دوسری صدی کا مجدد امام اہل سنت محمد بن ادریس شافعی ہے،

تیسری صدی کا مجدد امام اہل سنت ابوالحسن اشعری ہے،

چوتھی صدی کا مجدد امام اہل سنت ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری ہے،

پانچویں صدی کا مجدد امام اہل سنت ابو حامد غزالی طوسی ایرانی ہے

چھٹی صدی کا مجدد امام اہل سنت امام فخر الدین رازی ہے،

نوٹ، ارباب انصاف وکلاء صحابہ کا گرو گھنٹال حاکم نیشاپوری ابوالحسن اشعری امام شافعی کے درجہ کا عالم ہے اور متعہ کو حلال قرار دیتا ہے تو ان کو مجدد کا منصب بھی اسی لیے ملا ہے کہ انہوں نے اہل سنت کو متعہ کا صحیح مسئلہ بتایا ہے۔

شاہ ولی اللہ کا فیصلہ کہ حاکم نیشاپوری کی تفسیر اصح التفاسیر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الرحمان فی ترجمۃ القرآن صفحہ ۱۹۹۔ تمہید المترجم شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ اس فتح الرحمن کی تدوین میں جو اصح التفاسیر ہیں ان سے مدد لی گئی ہے۔ وہ اصح یہ ہیں کہ تفسیر بخاری کی تفسیر مسلم اور تفسیر ترمذی اور تفسیر حاکم۔ اس حاکم کی عظمت کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کی تفسیر امام بخاری کی تفسیر کے برابر ہے۔ ٹھیک ہیں۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ متعہ اور ماجل مسمی کا ذکر ابن عباس کی روایت سے تفسیر حاکم میں آیا ہے اور چونکہ تفسیر حاکم اصح التفاسیر ہے پس روایت متعہ بھی اصح الروایات سے ہے۔

حاکم کی تصحیح کو ابوبکر کے حق میں سنیوں نے چوم کر آنکھوں پر رکھا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۹۲ مطاعن ابوبکر طعن ۱۵ میں لکھا ہے کہ چور کا بایاں ہاتھ ابوبکر نے دو مرتبہ کاٹا ہے اور اس کو طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

نوٹ:۔ اگر حاکم کی تصدیق سے ابوبکر کو فائدہ پہنچے تو اس کی تصحیح حجت ہے اور اس کو شیعوں کے خلاف بھی پیش کیا جا سکتا ہے اور اگر حاکم کی تصحیح سے شیعوں کو نفع پہنچے تو پھر ہمارے حاکم کا تصحیح کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ متعہ کی روایت کو حاکم نے اپنی اصح التفاسیر میں لکھ کر پھر یہ بھی لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے شرائط مسلم پر۔ پس ہماری طرف سے دکھاوہ صحابہ کو دعوت فکر ہے۔

ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری ایرانی پکا عثمانی اور اہل سنت ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۸۳ جلد ۱۹ میں لکھا ہے
کہ اہل سنت کس طرح دشمنان اہل بیت کو دوست رکھ سکتے ہیں جبکہ
اہل سنت کی کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہے کہ من مات وھو مبغض
لآل محمد دخل النار وان صام وصلی۔ کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ
وہ آل محمد سے دشمنی رکھتا ہو تو وہ شخص آگ میں داخل ہوگا اگرچہ وہ نماز
پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو۔ اس روایت کو طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے؛

وکلاء صحابہ تمہیں بی بی اسماء عائشہ کی بہن کے متعہ کا واسطہ انصاف کرو

ارباب انصاف ابن عباس سے آیت متعہ میں الی اجل مسمی پڑھنے کا
مطلب یہ ہے کہ آیت فما استمتعتم نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے
کیونکہ عورت معین عرصہ متعہ میں ہوتی اور اجل مسمی کا مطلب بھی مدت معین
ہے۔ اور ابن عباس کی روایت کی تصحیح پرستی عالم حاکم نے نص فرمائی ہے اور حاکم
کی تصحیح پر علامہ سیوطی نے اس تصحیح کو نقل کر کے خاموشی فرمائی ہے جس کا مطلب
یہ ہوا کہ سنی علماء کے نزدیک متعہ حلال ہے اگر حلال نہیں ہے تو سیوطی نے
خاموشی کیوں اختیار فرمائی ہے!۔ جس طرح سنی بھائی صحابہ کی خاموشی سے کئی
چیزوں پر دلیل لاتے ہیں اسی طرح ہم بھی سیوطی کی خاموشی کو جواز متعہ پر دلیل
بناتے ہیں۔

خلاصہ وکلاء صحابہ یا متعہ کو حلال مانیں اور یا جماعت صحابہ کو جھوٹا مانیں؛

آیت متعہ میں الیٰ اجل مسمّیٰ قرأت شاذہ ہے تو بھی سنیوں کے امام اعظم کے نزدیک اس پر عمل کرنا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ج ۱ نوع ۲۲ تا ۲۷

اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۔ از تشیید المطاعن ص ۱۹۱

اہل سنت کی معتبر کتاب مسلم الثبوت ص ۔ مرتب انثر بہاری

اتقان کی عبارت: التنبیہ الخامس اختلف فی العمل بالقراءۃ الشاذۃ، وذکر القاضیان ابو الطیب والحسین والرویانی والرافعی العمل بہا تنزیلا لہا منزلۃ الآحاد وعلیہ ابو حنیفۃ ایضاً واحتج علی وجوب التتابع فی صوم کفارۃ الیمین بقراءۃ متتابعات

ترجمہ قرأت شاذہ پر عمل کرنے میں اختلاف ہے قاضی ابو طیب اور قاضی حسین اور دیگر علماء نے قرأت شاذہ کو خبر واحد کا درجہ دیتے ہوئے اس پر عمل کو جائز قرار دیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے انہوں نے کفارہ یمین کے روزوں میں وجوب تتابع کا فتویٰ دیا ہے قرأت متتابعات کے باعث

عمدۃ القاری کی عبارت: اختلف اصحاب الاصول فیما نقل آحاداً ومنہ قراءات المصحف کابن مسعود وغیرہ ہل ہو حجۃ ام لا فاثبتہ ابو حنیفۃ وبنی علیہ وجوب التتابع فی صوم کفارۃ الیمین بما نقل من مصحف ابن مسعود من قولہ ایام متتابعات

ترجمہ، خبر واحد کی حجیت میں اختلاف ہے اور اسی کی قسم سے قرأت شاذہ، امام ابو حنیفہ نے قرأت شاذہ کی حجیت کو ثابت کیا ہے۔

اور ابوحنیفہ نے اسی بنیاد پر عمل قرأت شاذہ پر بنا رکھی ہے وجوب تتابع کی کفارہ یمین کے روزوں میں کیونکہ مصحف ابن مسعود میں آیت پاک کے لفظ ایام کے بعد لفظ متتابعات نقل ہوا ہے۔

علامہ سیوطی اور عینی کے بعد محب اللہ بہاری کا اعلان کہ قرأت شاذہ حجت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب مسلم الثبوت ص ازشیعہ اصفہانی ص ۱۹۹ مسئلہ القراءۃ الشاذۃ حجۃ ظنیۃ لنا مسموع عن النبی و کلما کان مسموعا منہ فہو حجۃ، امام اہل سنت محب اللہ بہاری فرماتے ہیں قرأت شاذہ حجت ظنی اور حجت ہے، دلیل اس کی حجیت کی یہ ہے کہ یہ قرأت شاذہ بھی نبی کریمؐ سے مسموع ہے اور جو بات نبی کریمؐ سے مسموع ہو وہ حجت ہے۔

وکلاء صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

قرآن پاک سے اور کتب اہل سنت کی تحقیقات سے ہم نے متعہ کے جواز کو ثابت کر دیا ہے اور یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ مسئلہ متعہ میں خدا تعالیٰ اور اہل سنت میں اختلاف ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ متعہ حلال ہے اور امام اعظم صاحب وراثتی پارٹی فرماتی ہے کہ متعہ حرام ہے۔ جو شخص متعہ کو حلال نہیں سمجھے گا اور اللہ پاک کا۔۔ تو ہمیں نہ سے وہ اس آیت کے مصداق بنیں گے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون۔ جو شخص اللہ پاک کی نازل کردہ آیت کے مطابق حکم نہیں کرے گا وہ کافر ہے۔

وکلاء صحابہ کا متعہ کو زنا ثابت کرنے سے عاجز ہونا

اور متعہ کے منسوخ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے جان چھڑانا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ النساء

والذی یجب ان یعتمد علیہ فی ھذا الباب ان نقول انا لا ننکر ان المتعۃ کانت مباحۃ انما الذی نقولہ انھا صارت منسوخۃ

ترجمہ: امام رازی صاحب فرماتے ہیں کہ متعہ کے باب میں جس چیز پر اعتماد واجب ہے وہ یہ ہے کہ متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ متعہ منسوخ ہو گیا ہے۔

وکلاء صحابہ کا دعویٰ منسوخیت ہی متعہ کو حلال ثابت کرتا ہے۔

امام اہل سنت کا متعہ کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا ہی متعہ کے حلال ہونے کو ثابت کرتا ہے کیونکہ منسوخ حکم شریعت ہی ہوتا ہے اور اگر متعہ حلال اور حکم شریعت نہ ہوتا تو اس کے نسخ کا کوئی مطلب نہیں ہے اور امام صاحب کے قول سے وہ سنی مولانا جھوٹے ثابت ہو گئے جو متعہ کو آنکھ بند کر کے زنا کہہ دیتے ہیں نیز آیت فما استمتعتم کا متعہ سے اختصاص ثابت ہو گیا کیونکہ بقول ان کے تمام آیت کو نکاح دائم کے بارے کہتے ہیں اور بقول امام صاحب کے کہ یہ آیت منسوخ ہے ان دونوں کا نتیجہ یہ ہے کہ نکاح دائم منسوخ ہے پھر جب نکاح متعہ اور نکاح دائم منسوخ ہیں تو پھر رہ کیا گیا۔

وکلاء صحابہ کی متعہ کے بارے دعویٰ نسخ والی واویلا

اور اس ڈھول کے پول کی وہ چیر پھاڑ کہ بعد میں جس کی سلائی نہ ہو سکے

وکلاء تثلیث یہ فرماتے ہیں کہ آیت متعہ بے شک قرآن میں ہے مگر پارہ ۱۸ سورہ مؤمنون کی چھٹی آیت اور یہ آیت سورہ معارج پ ۲۹ میں بھی ہے کہ الا علی ازواجہم او ما ملکت کہ مومنین وہ ہیں جو اپنی فروج کی و مقام شرم کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی ازواج اور کنیزوں کے بارے ان کو ملامت نہیں ہے یہ آیت، آیت متعہ کی ناسخ ہے۔

نوٹ: اب ہم اس کا جواب پیش کر کے مخالف کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

مکی آیت کو مدنی کا ناسخ بنانا وکلاء صحابہ کی علمی کمزوری ہے۔

پورے عالم اسلام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ناسخ بعد میں آتا ہے۔ اور مسئلہ متعہ میں وکلاء عمر فاروق کچھ ایسے بدحواس ہوتے ہیں کہ بیچارے اپنی ہی مسلمات سے انکار کرتے ہیں آیت متعہ فما استمتعتم سورہ نساء کی آیت ہے اور یہ سورہ مدنی ہے اور آیت الا علی ازواجہم سورۂ مؤمنون کی اور سورۂ معارج کی آیت ہے اور یہ دونوں سورتیں مکی ہیں بس یہ کس طرح ہو گیا ہے کہ ناسخ پہلے آ گیا اور منسوخ بعد میں یہ تو اس طرح ہو گیا کہ جس طرح شارح حدیدی فاروقی عثمانی نے لکھا ہے کہ مادر امیر شام کو حمل پہلے ہو گیا تھا اور نکاح اس کا بعد میں ہوا ہے۔

وکلاء صحابہ کا یہ دعویٰ کہ متعہ سات مرتبہ حلال اور حرام ہوا ہے ان کے دعویٰ نسخ کو جھٹلاتا ہے کیونکہ زیادہ اختلاف جھوٹ کی دلیل ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ الثانیۃ متعدد فی الاحادیث فیھا فھی تقتضی التحلیل و التحریم سبع مرات علامہ قرطبی عمر صاحب کی وکالت فرماتے ہوئے کہتے ہیں احادیث متعہ میں اتنا اختلاف ہے کہ جس کا اختلاف یہ تقاضا کرتا ہے کہ متعہ سات مرتبہ حلال ہوا ہے اور سات مرتبہ حرام ہوا ہے اور عمر صاحب کا دوسرا وکیل شاہ عبدالعزیز تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۱۱ تتمہ بحث الامامۃ میں لکھتا کہ کثرۃ الاختلاف فی شئی دلیل کذبہ کہ کسی شئی کے دعویٰ میں زیادہ اختلاف اس دعویٰ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ متعہ میں وکلاء صحابہ کے بیانات کے اقوال ہیں اور علامہ قرطبی اور علامہ شاہ عبدالعزیز کے بیان کو ملا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ متعہ رسول اللہ کے زمانہ میں بی بی عائشہ کی گڑیوں کی طرح ایک کھیل تھا جو معاذ اللہ خدا اور رسول کھیل رہے تھے کہ جب صحابہ کرام پر شہوت کا غلبہ ہو گیا تو انہوں نے متعہ خدا اور رسول سے حلال کروا لیا اور جب صحابہ کرام کی مستی اتر گئی تو اس کو حرام کروا دیا اور اسی طرح یہ بیچ حلال۔ حرام حلال۔ حرام سات مرتبہ کھیلا گیا ہے اور اس متعہ سے زیادہ فیض جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے حاصل کیا ہے۔

وکلاء صحابہ کے دعویٰ نسخ کو ایک صحابی اور آٹھ صحابہ اور تین تابعین نے جھٹلا کر سنی مذہب کی سچائی پر پانی پھیر دیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب المحلی صفحہ ۵۲۰ ابن حزم۔

اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۷۱ باب نکاح المتعہ۔

نیل الاوطار کی عبارت | وقد روی ابن الحزم فی المحلی عن جماعۃ من الصحابۃ فقال وقد ثبت علی تحلیلھا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسماء بنت ابی بکر وجابر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و معاویۃ و عمرو بن حریث و ابو سعید و سلمۃ۔

ترجمہ: نبی اکرم کے بعد بھی متعہ کو جو حلال سمجھتے رہتے ہیں صحابہ کرام ان میں سے ان کے مبارک نام یہ ہیں! اسماء بیٹی ابوبکر کی اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس اور معاویہ اور عمرو بن حریث اور ابوسعید اور سلمہ امیہ کے بیٹے۔

وقال بہا من التابعین طاؤس و عطاء و سعید بن جبیر و سائر فقہاء مکہ۔ متعہ کو تابعین میں حلال جاننے والے یہ ہیں طاؤس اور عطاء اور سعید بن جبیر۔

نوٹ: جو وکلاء یہ کہتے ہیں متعہ منسوخ ہوگیا ہے اور نسخ کے بعد اب یہ زنا ہے ان کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ اس زنا کو حضرت عائشہ کی بہن اور صحابہ کرام اور تابعین عظام حلال سمجھتے تھے شاید یہ لوگ سنی مذہب سے مرتد ہو گئے تھے۔

رازی کا صحابہ کیلئے نسیان والا عذر پیش کرنا بھی سفید جھوٹ ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۶ سورۂ نساء۔

قلنا لعل بعضہم سمعہ ثم نسیہ ثم ان عمر لما ذکر ذالک فی الجمع العظیم تذکروہ وعرفوا صدقہ فسلموا لہ۔

ترجمہ: شاید کچھ صحابہ نے ناسخ کو سنا تھا پھر بھول گئے تھے پھر عمر نے جب بڑے مجمع میں اس ناسخ کا ذکر کیا تو ان کو یاد آگیا اور عمر کے سچ کو انہوں نے پہچان کر اس کو تسلیم کیا۔

نوٹ: رازی کے اس عذر پہ ہم شیعہ راضی نہیں ہیں اور اب ہم اس عذر کی پرچہ پھاڑ کر کے وکلاء عمر کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

زندگی بھر صحابہ کرام مسئلہ متعہ میں حضرت عمر کو جھٹلاتے رہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۱۴ النساء آیت متعہ۔

عن علی بن ابی طالب انہ قال لولا ان عمر نہی عن المتعۃ ما زنی الا شقی ورواہ محمد بن جریر الطبری فی تفسیرہ۔

ترجمہ امام حیدری حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر عمر صاحب متعہ سے منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے اور کوئی زنا نہ کرتا۔

نوٹ: دونوں نسخے ہیں وکلاء صحابہ اور وکلاء عمر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے مولا علیؑ کا مذکورہ فرمان کافی ہے اور عبداللہ بن عباس سے بھی عمر کو جھوٹا کرنے والا یہ قول تفسیر در منثور ج ۲ صفحہ ۱۴۰ میں مروی ہے۔

دعوی النسخ میں وکلاء صحابہ کو حضرت جابر صحابی نے جھٹلایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ ذکر فتح مکہ۔

فإن قيل ما تصنعون بما رواه مسلم في صحيحه عن جابر بن عبد الله

قال كنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقيق الأيام على عهد رسول الله

وأبي بكر حتى نهانا عنها عمر في شأن عمرو بن حريث۔

ترجمہ: اگر دعوی نسخ کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ تم اس روایت کے بارے کیا کروگے جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کی ہے کہ صحابی رسول اللہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانے میں مٹھی بھر آٹا اور کھجور پہ ہم متعہ کرتے رہتے ہیں حتی کہ عمر فاروق نے عمرو بن حریث کے کیس میں متعہ سے منع کیا۔

نوٹ: اگر نسخ شدہ درست ہے تو جابر صحابی کو یہ جھوٹ بولنے کی کیا مجبوری تھی کہ ابوبکر کے زمانہ میں ہم متعہ کرتے تھے نبی کریم کے زمانہ میں ہو چکا ہے تو کیا متعہ کے بہانہ ابوبکر کے زمانہ میں زنا ہوتا تھا۔

ابن قیم جوزیہ ابن تیمیہ کے شاگرد کی تحقیق کہ متعہ نسخ نہیں ہوا بلکہ عمر نے منع کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ ذکر فتح مکہ۔

ان الناس في هذا طائفتان: طائفة تقول ان عمر هو الذي حرمها

ونهى عنها وقد امر رسول الله باتباع ما سنه الخلفاء الراشدون

ولم تر هذه الطائفة تصحيح حديث سبرة بن معبد في تحريم المتعة

عام الفتح فانه من رواية عبد الملك بن الربيع۔

روایت نسخ متعہ صحیح نہیں ہے اور متعہ عمر نے حرام کیا ہے

زاد المعاد ج ۲ صفحہ: عربی گزر چکی ہے کہ اہل سنت متعہ کے مسئلہ میں دو گروہ ہیں۔ ایک یہ کہتا ہے کہ متعہ سے عمر نے ہی منع کیا تھا اور نبی کریم نے خلفاء راشدین کی پیروی کا حکم دیا ہے نسخ کہ وقت متعہ کو حرام بتانے والی روایت سبرہ بن معبد کی ان کے نزدیک صحیح روایت نہیں ہے کیونکہ اس کا راوی عبد الملک بن الربیع اور اس کی حیثیت میں ابن معین نے کلام کیا ہے اور امام بخاری نے اس کی روایت کو باوجود ضرورت کے اپنی صحیح بخاری میں نہیں لکھا۔ اگر یہ حرمت متع والی روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری اس کو اپنی صحیح میں ضرور درج فرماتے۔

اگر نسخ متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو حضرت عمر اور جابر اس کی مخالفت نہ کرتے

اگر متعہ نبی کریم نے منع کر دیا تھا تو صحابہ نے ابو بکر کے زمانہ میں کیوں کیا

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ج ۲ صفحہ ۲۰۶ ذکر فتح مکہ۔

ترجمہ: ولو صح الخ اگر حدیث سبرہ صحیح تھی تو ابن مسعود سے کس طرح وہ پوشیدہ ہوگی۔ نیز اگر صحیح تھی تو عمر نے کیوں کہا کہ متعہ تو نبی کریم کے زمانہ میں تھا اور میں اس کو منع کرتا ہوں اور متعہ کرنے والے کو سزا دوں گا۔

ولو صح لم تفعل علی عہد الصدیق وھو عہد خلافۃ النبوۃ حقا۔

اگر نسخ متعہ والی روایت صحیح تھی تو ابو بکر کے زمانہ میں متعہ کیوں ہوا ہے جب کہ وہ زمانہ خلافت نبوت والا شمار ہوتا ہے۔

علامہ سیوطی کا اعلان کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ النساء

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری جلد ۵ صفحہ ۹ النساء

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ۔۔۔۔

در منثور کی عبارت اخرج عبد الرزاق و ابو داؤد فی نا سخہ و ابن جریر عن الحکم انہ سئل عن ھذہ الآیۃ أمنسوخۃ قال لا وقال علی لولا ان عمر نھی المتعۃ ما زنا الا شقی۔

ترجمہ: اہل سنت کے اماموں سے منقول ہے کہ حضرت حکم سے پوچھا گیا کہ کیا یہ آیت متعہ منسوخ ہے اس نے کہا نہیں اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو سوائے شقی کے کوئی زنا نہ کرتا۔

نوٹ: علامہ سیوطی نویں صدی میں اہل سنت کا مجدد ہے اور خطبہ کتاب میں وعدہ کیا ہے کہ بندہ خاص اس تفسیر میں روایات درج کرے گا۔

صحابی رسول عمران بن حصین کا عقیدہ کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صفحہ ۱۲ پ ۵

واما عمران بن الحصین فانہ قال نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدھا آیۃ تنسخھا وأمرنا بھا رسول اللہ وتمتعنا معہ ومات ولم ینہنا عنھا ثم قال رجل برأیہ ما شاء یرید أن عمر نھی عنھا۔

ترجمہ: صحابی رسول اللہ عمران بن حصین نے فرمایا ہے کہ کتاب خدا میں آیت
متعہ نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد اس کے حکم کو منسوخ کرنے والی
کوئی آیت نہیں اتری ہیں نبی کریم نے متعہ کی اجازت دی اور
ہم نے متعہ ان کے ہمراہ کیا ہے اور رسول خدا نے وفات
پائی اور ہم کو متعہ کرنے سے منع نہیں فرمایا پھر اس کے بعد جناب
عمر نے اپنی ذاتی رائے سے جو چاہا کہا اور متعہ کو منع کیا۔

وکلاء صحابہ آپ کو ماں کے دودھ کا واسطہ تم انصاف کرو

ہم نے دیانت داری سے اہل سنت بھائیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے
اور جس نتیجہ پر پہنچے ہیں اس کو دیانت داری سے اہل اسلام کے سامنے
پیش کیا ہے کہ آیت فما استمتعتم بہ من النساء نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی
ہے اور یہ نکاح ابتداء اسلام میں اجماع امت سے ثابت ہے اور
متعہ بھی نکاح ہے اور یہ نکاح متعہ جس طرح صحابہ رسول نے
گواہی دی ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ میں حلال تھا ہم کہتے ہیں کہ
اب بھی یہ اسی طرح حلال ہے کیونکہ شریعت پاک نے اجازت
کے بعد اس نکاح متعہ سے منع نہیں فرمایا اور یہ بات کہ متعہ سے
اسلام میں منع نہیں ہے اصحاب کی گواہیاں پیش کی ہیں۔ اعتراض متعہ
سے منع اور متعہ کا منسوخ ہونا اصحاب سے منقول ہے جواب ہم نے
یہ ثابت کر دیا ہے کہ اصحاب نے گواہی دی ہے کہ متعہ منع نہیں ہوا اور اگر
اپنے ہی فرمان کے خلاف اصحاب نے کوئی بیان دیا ہے تو افسوس ہے
کیونکہ کسی کو کچھ بتانا اور کسی کو کچھ بتانا یہ دو رُخوں کا کام ہے اور اصحاب کی شان سے بعید

متعہ کے حلال ہونے کی دوسری دلیل جناب عائشہ کی سگی بہن اور نبی اکرمؐ کی سالی اور حضرت ابوبکر کی حقیقی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کا متعہ کرنا ہے

۱۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب مسند ابو داؤد جلد ۵ صفحہ ۲۲۷ الطیالسی مسلم
۲۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ جلد ۳ صفحہ ۳۲۵ باب متعہ نسائی
۳۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ ۶۷ النساء ثناء اللہ عثمانی
۴۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۱۵ الطحاوی عثمانی
۵۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۷۵ باب المتعہ الشوکانی۔
۶۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب منحۃ المعبود ترتیب مسند ابی داؤد ج ا ص ۳۰۱
۷۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب تلخیص الحبیر جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ لابن حجر العسقلانی
۸۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب المحلیٰ ص لابن حزم ناجی مروانی
۹۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ عبد ربہ مالکی
۱۰۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ الحد ۱۲ راغب اصفہانی
۱۱۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب جلد ۳ صفحہ ۸۱ ذکر معاویہ بن یزید
۱۲۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب شرح موطا زرقانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۴
۱۳۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب شرح حدیدی جلد ۴ صفحہ ۴۷۵ ذکر اخبار ابن زبیر
۱۴۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب جامع الاصول ص

عائشہ کی بہن اسماء کی متعہ کے بارے اپنے ذاتی تجربات کی رپورٹ

مسند ابو داؤد کی عبارت | حدثنا یونس قال حدثنا ابو داؤد قال حدثنا شعبہ عن مسلم القرشی قال دخلنا علی اسماء بنت ابی بکر فسألناها عن متعۃ النساء فقالت فعلناها علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: راوی فرماتا ہے کہ ہم خلیفہ زادی جناب اسماء بنت ابی بکر کی خدمت میں آئے اور اس محترمہ سے ہم نے متعہ النساء کے بارے سوال کیا اس نیک بخت بی بی نے فرمایا کہ زمانہ رسول اللہ میں ہم نے یہ متعہ خود کیا ہے۔

یہ روایت درجہ کے لحاظ سے صحیح ہے اس کے تمام راوی معتبر ہیں۔

۱۔ یونس بن حبیب بن عبدالقاہر العجلی ثقہ ہے بڑی شان والا ہے مات ۲۶۷ھ

۲۔ ابو داؤد سلیمان بن داؤد بن الجارود الحافظ الکبیر ثقہ اثبت مات ۲۰۴ھ

۳۔ شعبہ بن حجاج بن الورد العتکی امیر المؤمنین فی الحدیث ثقہ حافظا۔

۴۔ مسلم قرشی بن مخراق العبدی ابو الاسود البصری تابعی ثقہ نسائی۔

۵۔ اسماء بنت ابی بکر زوجہ زبیر بن عوام۔ عائشہ کی بہن، نبی پاک کی سالی ماتت

نوٹ: اس بی بی کی عظمت کو ہزاروں سلام اس نے امت کی بھلائی کی خاطر اپنے متوعہ ہونے کا اور اپنے خاندان کی دوسری عورتوں کے متعہ کرنے کا اقرار فرمایا ہے فعلنا جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا معاذ اللہ خلیفہ زادی ابوبکر کی بیٹی اسماء عائشہ کی بہن حضور پاک کی سالی زنا کرتی تھی۔

خدمت اسلام کی خاطر جناب ابوبکر کا گھر متعہ کا بہت بڑا مرکز تھا

تفسیر مظہری کی عبارت | وروی تحلیلها عن جماعة من الصحابة روی النسائی والطحاوی عن اسماء بنت ابی بکر قالت فعلنا ها علی عهد رسول الله ﷺ

ترجمہ: صحابہ کرام کی ایک جماعت سے نبی کریم کے بعد بھی متعہ کا حلال ہونا روایت کیا گیا ہے اور امام اہل سنت نسائی اور طحاوی نے اسماء بنت ابی بکر سے روایت کی ہے کہ اس محترمہ نے یہ اقرار کیا ہے کہ نبی کریم کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا ہے۔

پہلی متوعہ ہونے کا فخر ابوبکر کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کو ہے۔

ارباب انصاف جو خوبی اور فضیلت کسی میں ہو اس کا قبول کرنا ہر مسلم کا فرض لینا ہے جو لوگ آغاز اسلام میں مسلمان ہو گئے تھے ان میں سے بعض کو یہ تکلیف بھی شدید تھی کہ ان کی بیبی بیویوں نے ان سے بائیکاٹ کر دیا تھا اور ہمارے مسلمانوں کی اس ضرورت کو جناب ابوبکر کے خاندان کی عورتوں نے بڑی فراخ دلی سے پورا فرمایا ہے کیونکہ جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے اپنی رپورٹ میں صیغہ فعلنا ھا کا استعمال کیا ہے اور یہ صیغہ جمع کا ہے جس کا زیادہ پر اطلاق ہوتا ہے معلوم ہوا کہ جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء کے ہمراہ ان کے خاندان کی اور زیادہ لڑکیاں بھی متعہ کر کے خدمت اہل اسلام کرتی تھیں۔

صحابی رسول اللہ جناب ابن عباس کی گواہی کہ خدمت اہل

اسلام کی خاطر پہلی انگیٹھی حضرت ابن زبیر کی ماں نے روشن کروائی ہے۔

العقد الفرید کی عبارۃ ج ۲ ص ۲۱۴ الجلد ۲ عیّر عبداللہ بن زبیر عبداللہ بن عباس بتحلیله المتعة فقال له سل امک کیف سطعت المجامر بینها وبین ابیک فسألها فقالت ما ولدتک الا فی المتعة

ترجمہ: عبداللہ بن زبیر نے ایک مرتبہ ابن عباس کو اس کے متعہ کو حلال جاننے کا طعنہ دیا ابن عباس نے جواب میں فرمایا کہ تم یہ مسئلہ اپنی ماں سے پوچھو کس طرح ان میں اور تیرے باپ میں انگیٹھی روشن ہوئی تھی عبداللہ نے اپنی ماں اسماء بنت ابی بکر سے پوچھا تو اس خاتون نے بتایا کہ میں نے تم کو متعہ سے جنا ہے

عائشہ کے بجائے لقب صدیقہ اسماء بنت ابی بکر کو دیا جائے

نوٹ: ارباب انصاف جس حقیقت کا حضرت اسماء بنت ابی بکر نے اسلام کی بھلائی کی خاطر اقرار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بی بی بھی صدیقہ حقیقی تھی اور عائشہ کے بجائے لقب صدیقہ بھی اسی اسماء کا حق بنتا ہے۔ اور جماعت سنی علماء مسئلہ متعہ کو جس طرح مرتبہ معاذ اللہ کہہ کر بیان فرماتے ہیں ان کو اپنی خلیفہ زادی بنت ابی بکر صدیقہ عائشہ کی سگی بہن کی عزت کا خیال بھی کرنا چاہیئے۔ اگر متعہ بقول سنی علماء کے کنجری بازی اور چکلا ہے تو کیا جناب ابوبکر کا گھر کنجری بازی تھا معاذ اللہ کیا خلیفہ صاحب کی دختر نے چکلہ کھولا ہوا تھا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ فتدبر

پہلی انگیٹھی متعہ میں آل زبیر نے روشن اور گرم کروائی ہے

عقد الفرید کی عبارت | وخطب عبد اللہ بن الزبیر بعد موت الحسن والحسین فقال ایھا الناس ان فیکم رجلا قد اعمی قلبہ کما اعمی بصرہ قاتل ام المؤمنین وحواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافتی بتزویج المتعۃ وعبد اللہ بن عباس فی المسجد فقام وقال لعکرمۃ اقم وجھی نحوہ یا عکرمۃ ثم قال...

واما المتعۃ فانی سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فیھا فافتیت بھا۔ واول مجمر سطع فی المتعۃ مجمر آل الزبیر۔

ترجمہ: حسنین شریفین کی وفات کے بعد عبد اللہ بن زبیر نے خطبہ دیا۔ اور کہا اے بندگان خدا تم میں ایک ایسا مرد رہتا ہے کہ خدا نے جس طرح اس کی آنکھوں کو اندھا کیا ہے اسی طرح اس کے دل کو بھی اندھا کیا ہے اور اس نے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے اس خطبہ کے وقت عبد اللہ بن عباس مسجد میں موجود تھا اس نے کھڑے ہو کر عکرمہ سے کہا کہ میرا رخ ابن زبیر کی طرف کر دے پھر ابن عباس نے فرمایا کہ متعہ کے حلال ہونے کے بارے میں نے حضرت علی سے سنا تھا پس میں نے بھی متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور پہلی انگیٹھی متعہ کی جو روشن ہوئی ہے وہ آل زبیر میں روشن ہوئی مراد یہ ہے کہ پہلا متعہ اسلام میں ابن زبیر عبد اللہ کی ماں نے ابو بکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اسماء نے کیا ہے۔

اسماء بنت ابی بکر کی اپنے بیٹے کو نصیحت کہ مسئلہ متعہ میں ابن عباس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنا

شرح حدید کی عبارت | واما المتعۃ فقد ملک اسماء اذا نزلت عن بردی عوسجۃ ....

فتنہا عا وابن الزبیر الی امہا اسماء فسالہا عن بردی عوسجۃ فقالت الم انہک عن ابن عباس وعن بنی ہاشم فانہم کعم الجواب اذا بدہوا فقال بلی وعصیتک فقالت یا بنی احذر ھذا الاعمی الذی ما اطاقتہ الانس والجن واعلم ان عندہ فضائح قریش ومخازیہا باسرہا فایاک وایاہ آخر الدھر۔

ترجمہ: ابن عباس نے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا اور ابن زبیر نے اس پر نوٹس لیا تو ابن عباس نے کہا تو جا کر مسئلہ متعہ اپنی ماں اسماء سے پوچھ کہ جب وہ عوسجہ کی چادریں لینے کے لیے متعہ کرتے پر اتر آئی تھی جب عبداللہ بن زبیر واپس ماں کے پاس آیا تو عوسجہ نامی شخص کی چادروں کا قصہ پوچھا اسماء نے فرمایا کہ بیٹا میں نے تم کو کیا منع نہیں کیا تھا کہ بنی ہاشم اور ابن عباس سے چھیڑ چھاڑ نہ کر کیونکہ یہ تکلیف دہ جواب دیتے ہیں جب بولتے ہیں ابن زبیر نے کہا ہاں اماں مگر مجھ سے اس امر کی مخالفت ہو گئی ہے۔ اسماء نے کہا اے بیٹا اس اندھے سے بچ کر رہنا اشارہ ابن عباس کی طرف تھا کیونکہ جن و انس اس اندھے سے بحث کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے پاس قریش کو شرم سار کرنے والی باتوں کا علم ہے زندگی بھر اس سے بچ کر رہنا۔

عوسجہ کی دو چادریں اور خلیفہ زادی کو متعہ کا حمل ہونا

عالم اسلام کی کتاب منہاج الفاضلین صہ از فرقہ تبریہ صفحہ ۲۲۳۔

قال ابن زبیر جانا اعمی اعمی اللہ قلبہ یحل المتعۃ وعنی الزنا المحض ... قال ابن عباس وانک من المتعۃ ن سئل امک عن بردی عوسجہ۔ قال ابن الزبیر یا اما اخبرتنی عن بردی عوسجہ۔ قالت اسماء ان اباک کان مع رسول اللہ وقد اھدی لہ رجل یقال لہ عوسجہ بردین فاعطاھما ایاہ فتمتع بھا فعلقت بک وانک من متعۃ

ترجمہ: ایک مرتبہ ابن زبیر نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک اندھا آیا ہے کہ خدا نے جس کے دل کو بھی اندھا کیا ہے۔ یہ اشارہ تھا عبداللہ ابن عباس کی طرف کیونکہ وہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اور وہ اندھا متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتا ہے اور یہ متعہ تو خالص زنا ہے۔ جناب ابن عباس نے فرمایا کہ تو خود متعہ کی پیداوار ہے تو اپنی ماں سے عوسجہ کی دو چادروں کا قصہ تو پوچھ لے۔ عبداللہ بن زبیر گھر آیا اور ماں سے عوسجہ کی دو چادروں کا قصہ معلوم کیا اس نے کہا تیرا باپ زبیر رسول خدا کے پاس تھا اور ایک مرد جس کا نام تھا عوسجہ اس نے رسول اللہ کو دو چادریں ہدیہ دیں اور نبی پاک نے پھر وہ دونوں چادریں تیرے باپ کو دیں اور اس نے وہ دو چادریں مجھے حق مہر میں دے کر میرے ساتھ متعہ فرمایا پس مجھے متعہ سے تیرے باپ نے حمل کیا اور تو متعہ سے پیدا ہوا ہے۔

جناب ابوبکر کی دو نامور بیٹیوں نے متعہ کو حلال ثابت کر دیا ہے

جناب اسماء نے عمل کر کے اور عائشہ نے فتویٰ دے کر متعہ کو جائز ثابت کیا ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی جلد ا صفحہ ۴۵۱ نکاح متعہ
الاباحة بعيرة من السلف فقد روي عن ابن عباس وعائشة
وبعض السلف اباحته۔

ایک جماعت اہل سنت کے بزرگوں کی متعہ کو حلال جانتی ہے اور جناب ابن عباس اور حضرت عائشہ اور بعض سلف سے متعہ کی حلیت مروی ہے۔

عائشہ اور اسماء نے متعہ کے جواز کا فتویٰ دے کر بچارے شیعوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے

ہمارے سنی بھائی جب مسئلہ متعہ پر اپنے جوش ایمانی کا اظہار فرماتے ہیں تو اس طرح سے ریزی گلکش کلام میں فرماتے ہیں کہ متعہ رنڈی بازی ہے متعہ بے شرمی اور بے غیرتی ہے متعہ بے حیائی ہے متعہ کنجر پنا ہے ہم شیعہ خیر البریہ ان فضلاء دیوبند و بریلی سے انکی خدمت میں دونوں ہاتھ جوڑ کر نہایت ادب سے گزارش کرتے ہیں کہ متعہ کے جواز کا فتویٰ حضرت عائشہ نے بھی شیعوں کی طرح دیا ہے کیا وہ تمام فتوے جو متعہ کے بارے تم شیعوں کو دیا کرتے ہو وہ حضرت عائشہ کی روح پر فتوح کو بھی پہنچیں گے یا نہیں نیز عائشہ کی بہن نبی کریم کی سالی اور حضرت ابوبکر کی سگی بیٹی نے متعہ خود کیا ہے اگر متعہ کرنا کنجروں کا کام ہے تو پھر ابوبکر کے بارے صحیح فیصلہ کرنا تمہارا اپنا کام ہے۔

ایک سنی عالم مسئلہ متعہ میں اپنے علم کو ظاہر فرماتا ہے ۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ذوالفقار حیدری صفحہ ۱۶۲ از نبی بخش رسول نگری

ہک دیوث دوجا مرد مزدوری جنہاں غیرت ناہی

جلسن آتش دوزخ اندر روز حشر دے تائیں

دوجا خنزیراں اجہا لوکاں فرق نہ ہرگز کائی

دوہاں نے سب غیرت پورے باہم سکے بھائی

نوٹ: متعہ کو حلال کہنے والے اس ملاں کی نگاہ میں مثل خنزیر ہیں ۔

شیعہ عالم تنگ آ کر سنی عالم کو متعہ کے بارے جواب دیتا ہے ۔

اہل شیعہ کی مایہ ناز کتاب ذوالفقار حیدری صفحہ ۱۲۲-۱۲۳ از بابا عنایت علی سیالکوٹی

ذکر تو بکواس زیادہ کر کجھ خوف خدا دا

وانگ معاویہ لیا نہ دینا ہر ویلے جنگ آمادہ

شیعیاں نوں خنزیر بناویں ایس متعہ مت بابوں

قائل کل امام تساں دے ذرا پچھی مرزا دولے

چوتھی جلد تاریخ کا طبری حاشیے اوتے آیا

اک سو پینٹھ ۱۶۵ صفحے وچ اُتے مسعودی لکھایا

اسماء بنت ابوبکر دی دل اُسدا الجھایا

منت اُتے سماجت کر کے متعہ زبیر لایا

نال زبیر متعہ چا کیتا ابوبکر دی جائی

ہویا شوق وڈے دا پورا کیہڑی اگ بجھائی

معاویہ نے ایک مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ناجائز حالت میں پکڑ کر چھوڑ دیا

معاویہ کی اس غیرت پر وکلاء صحابیہ کا ہمیشہ سر فخر سے بلند رہے گا

اہل سنت کی معتبر کتاب المستطرف ج ۱ صفحہ ۱۹۱ ب ۳۲ م شہاب الدین۔
اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان صفحہ ۸۲ ج ۲ ذکر فیل م کمال الدین دمیری۔
اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات صفحہ ۳۲۳ ج ۲ الحد ۱۲ الراغب اصفہانی۔

حیوۃ الحیوان کی عبارت طرطوشی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زمانہ معاویہ میں شہر دمشق میں ہاتھی آیا اور اہل دمشق نے پہلے ہاتھی نہیں دیکھا ہوا تھا۔ پس لوگ اس کو دیکھنے کے لئے گھروں سے نکلے اور حضرت معاویہ بھی اپنے محل کی چھت پر چڑھ کر ہاتھی کا تماشہ دیکھنے لگے۔ اسی دوران انہوں نے اپنے محل میں کسی طرح ایک مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ناجائز حالت میں دیکھ لیا۔ فوراً اتر آئے اور اس حجرہ کے دروازہ پر آ کر اس مرد کو پکڑ لیا اور اس سے پوچھا کہ میرے حرم میں آ کر میری بیوی سے اس طرح اس حرکت پر آپ کو کس طرح جرأت ہوئی ہے۔ اس نے کہا حلم لک یا امیر المؤمنین حلمی علی ذالک کہ جناب کے علم اور حوصلہ نے مجھے اس کی جرأت دلائی ہے۔ پھر معاویہ نے اس کو معاف کر دیا۔

نوٹ: وکلاء صحابہ مسئلہ متعہ کے بارے بیچارے شیعوں کو بے غیرت اور بے شرم ہونے کے طعنے دیتے ہیں مگر ہم شیعہ خیر البریہ اپنے ان غیر بھائیوں کو دنیا اہلسنت الی بکر کے متعہ کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ تیرہ سو سال میں کوئی تمہارے خلیفہ معاویہ جیسی غیرت کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ ہاتھی کا تماشا اور غیرت معاویہ زندہ باد۔

فقہ علمائے سپاہ صحابہ میں متعہ کی مذمت اور زنا کی فضیلت

اس شرف سے ہمیشہ علماء دیوبند کا سر فخر سے بلند رہیگا

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ الحمد اللہ امام راغب اصفہانی

قال قل ابدا اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشھوۃ ونشاط فیخرج الولد کاملا ومن یکون من حلال فعن تصنع الرجل الی المراۃ

ترجمہ امام اہل سنت شیخ المحدث حضرت قدامہ فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور جو حلال طریقہ سے اولاد ہوتی ہے وہ اس خوبی سے محروم ہے۔

وکلاء صحابہ آنکھیں کھولیں اور اپنی کتابوں میں زنا کے فضائل پڑھیں

ارباب انصاف وکلاء صحابہ کو اپنے علم پر بہت ہی غرور ہے اور مسئلہ متعہ پر ان کی تحقیقات ان کے لیے گویا ان کا مایہ ناز ہیں۔ ہم شیعہ خیر البریہ ان کی خدمت میں اسماء بنت ابی بکر کے متعہ کا اور امیر معاویہ کی غیرت کا واسطہ دیکر نہایت ادب سے گزارش کرتے ہیں کہ تم ترقی پذیر قوم ہو آپ کو بالکل متعہ نہیں کرنا چاہیئے آپ کو اپنے امام صاحب فضلاء کی تحقیق کو چوم کر آنکھوں پر رکھنا چاہیئے کیونکہ ان کی تحقیق نے تمہارے دشمن رافضی کو شکست دی ہے وہ بیچارا متعہ کر لے پھرتا ہے آپ کے مذہب میں تو زنا کی وہ شان ہے جو رافضی اپنے مذہب میں نکاح کی نہیں دکھا سکتا۔

وکلاء صحابہ کی مایہ ناز تحقیق کہ متعہ سے بچے بدھو اور زنا سے بچے عقل مند اور سیاست دان پیدا ہوتے ہیں اور اس تحقیق پر عالم اسلام کو فخر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب ص ۱۵۹ قال الامام الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشہوتہ و فرط طلبہ فیخرج الولد کاملا و ما یکون من الحلال فمن تصنع الرجل الی المرأۃ و لہذا کان عمرو بن العاص و معاویۃ بن ابی سفیان من دھاۃ الناس۔

ترجمہ: امام اہل سنت قطب الدین محمد بن مسعود بن مصلح الشیرازی کہ جس نے ۷۱۰ھ میں ۷۶ سال کی عمر میں شہر تبریز میں وفات پائی ہے اس وکلاء صحابہ کے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ زنا کرنے والا پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے جو اولاد حلال طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے اس کے حاصل کرنے میں یہ جوش خروش نہیں ہوتا اس لیے حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص سیاست والے لوگوں میں سے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف جن وکلاء صحابہ نے زنا کے فضائل بیان فرمائے ہیں ان کو ہم جناب اسماء بنت ابی بکر کے متعہ کا اور امیر معاویہ کی غیرت کا واسطہ دے کر دعوت انصاف دیتے ہیں کہ متعہ ابتداء اسلام میں بقول علماء اہل سنت جائز تھا اور متعہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے اور یہ نکاح متعہ بقول صحابہ کرام منسوخ بھی نہیں ہوا اور جناب ابی بکر کی دونوں ناموس بیٹیاں حضرت اسماء اور حضرت عائشہ نکاح متعہ کو زندگی بھر حلال سمجھتی رہی ہیں۔

متعہ کے حلال ہونے کی تیسری دلیل حضرت عمر کا یہ اعلان ہے کہ متعتان زمانہ رسالت میں حلال تھے، اس اعلان نے وکلاء صحابہ کو سر کے بل پھینکا ہے

۱: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۴ ج ۳ النساء پ ۵
۲: اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۹۳ ج ۸ باب المتعہ
۳: اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ص ۱۵۲ ج ۲ الجصاص
۴: اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۲۱۴ الحد ۱۲
۵: اہل سنت کی معتبر کتاب المبسوط ص شمس الائمہ سرخسی
۶: اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبریٰ ص ۲۰۶ ج ۷ ب المتعہ
۷: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۲۹۴ ج ۳ ذکر مطاعن عمر
۸: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تجرید قوشجی ص ۴۰۸ ذکر مطاعن عمر
۹: اہل سنت کی معتبر کتاب ابکار الافکار منقول از تشیید المطاعن ص ۱۸۸۳
۱۰: اہل سنت کی معتبر کتاب تشیید القواعد از تشیید المطاعن ص ۱۸۹۴
۱۱: اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۰۵ ج ۲ لابن قیم
۱۲: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی ص ۱۰۴ ج ۳ النساء

کنز العمال کی عبارت | ج۸ ص۲۹۴ عن ابی قلابہ ان عمر قال متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ انا انہی عنہما واضرب فیہما

ترجمہ: ابی قلابہ سے روایت ہے کہ جناب عمر نے کہا تھا کہ نبی کریمؐ کے زمانہ میں دو متعہ تھے اور میں انسے منع کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا۔

احکام القرآن کی عبارت | وروی ان عمر قال فی خطبتہ متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ انا انہی عنہما واعاقب علیہما

ترجمہ: جناب عمر نے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا کہ زمانہ رسالت میں دو متعے تھے۔ اور میں ان سے منع کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا۔

سنن الکبریٰ کی عبارت | ص۲۰۶ قال عمر ... کانتا متعتان علی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما واعاقب علیہما۔

عمر نے کہا کہ دو متعے زمانہ رسالت میں تھے اور میں انکو منع کرتا ہوں

وکیل صفائی کا اپنے تحفہ مسردودہ میں عمر کی خاطر جھوٹ بولنا

شاہ عبدالعزیز عمر صاحب کے وکیل صفائی اپنے تحفہ مسردودہ باب مطاعن عمر طعن ۱۱ میں فرماتے ہیں کہ کلام عمر میں یہ ثابت نہیں ہے کہ زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا بلکہ یہ ثابت ہے کہ متعہ تھا۔

جواب ملاحظہ ہو | ہمارے مولیٰ علیؑ کی کرامت ہے کہ جس ملاں نے مذہب شیعہ کے خلاف عوعو کی ہے وہ اپنے پیر بھائیوں کے ہاتھوں ذلیل ہوا ہے۔ ابن قیم نے زاد المعاد ج۲ ص۲۰۵ میں اعتراف کیا ہے کہ متعہ رسول اللہؐ نے نہیں بلکہ عمر نے منع کیا ہے اور اس جگہ اس سنی امام ابن قیم نے اپنی سنی برادری کو خوب دبایا ہے۔ شیعہ مناظرین کو تاکید کی جاتی ہے کہ زاد المعاد کو ضرور دیکھیں

بقول رازی عمر کا اقرار کہ متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھا میں منع کرتا ہوں

تفسیر کبیر کی عبارت روی ان عمر قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عهد رسول الله وانا انهی عنهما متعة النساء ومتعة الحج

روایت ہے کہ منبر پر جناب عمر نے فرمایا تھا کہ زمانہ رسالت میں دو متعے حکم شریعت اور حلال تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں۔

پھر رازی اس عبارت کے بعد لکھتے ہیں ثم یحتمل ان یقال کان مراده ان المتعة کانت مباحة فی زمن رسول الله وانا انهی عنها۔

کہ کلام عمر میں صرف یہ احتمال ہے کہ انہوں نے کہا کہ زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا اور میں اس حلال کو منع کرتا ہوں۔

اعتراض قول عمر کہ میں متعہ کو منع کرتا ہوں، یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

جواب ۱ قول عمر متعہ میں منع کرتا ہوں روایت صحیح سے ثابت ہے۔

مبسوط سرخسی کی عبارت وقد صح ان عمر نهی الناس عن المتعة فقال متعتان کانتا علی عهد رسول الله وانا انهی عنهما

یہ روایت صحیح ہے کہ عمر صاحب نے لوگوں کو متعہ سے منع کیا اور فرمایا کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں۔

المحاضرات کی عبارت ان الخبر الصحیح قد اتی انه صعد المنبر وقال خبر صحیح آئی ہے کہ جناب عمر نے منبر پر چڑھ کر اعلان کیا کہ رسول اللہ نے تمہارے لیے متعتین حلال کیے تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں

عمر کے اس اعلان سے کہ زمانہ رسالت میں تین چیزیں حلال تھیں اور میں انکو حرام کرتا ہوں، متعہ کا حلال ہونا ثابت ہوتا ہے اور مخالفہ ہوا ہے

شرح تجرید کی عبارت

منها انه حرم المتعتين فانه صعد المنبر وقال يا ايها الناس ثلث كن على عهد رسول الله انا انهى عنهن و احرمهن واعاقب عليهن وهي متعة النساء و متعة الحج وحي على خير العمل نجيب... بان ذالك ليس مما يوجب قدحا فيه فان مخالفة المجتهد لغيره في المسائل الاجتهاديه ليس ببدع ؎

ترجمہ: علاؤ الدین علی بن محمد قوشجی فرماتے ہیں کہ مطاعن عمر میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے منبر پر چڑھ کر اعلان کیا کہ زمانہ رسالت میں تین چیزیں حلال تھیں اور میں انکو حرام کرتا ہوں اور انسے منع کرتا ہوں اور منع کرنے والے کو سزا دونگا اور وہ تین یہ ہیں متعہ النساء اور متعہ الحج اور حی علی خیر العمل اور انکا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں عمر میں نقص پیدا نہیں کرتی کیونکہ ایک مجتہد کا دوسرے سے اختلاف مسائل اجتہادیہ میں اس مجتہد میں نقص کا باعث نہیں ہے۔

شرح مقاصد کی عبارت

ان روی عن عمر ثلث كن على عهد النبي انا انهى عنهن واحرمهن... والجواب ان هذه مسائل اجتهادية

ملا تفتازانی بھی لکھتا ہے کہ عمر نے متعہ کو حلال مانا اور پھر حرام کیا ہے

تشئید القواعد کی عبارت

ومنها انه حرم المتعتين فانه صعد المنبر وقال ايها الناس ثلث كن في عهد رسول الله انا انهى عنهن واحرمهن واعاقب عليهن اعني متعة النساء وحي على خير العمل

ترجمہ: شمس الدین محمود بن عبدالرحمٰن بن احمد اصفہانی نے بھی اپنی تشید میں اعتراف کیا ہے کہ عمر نے نبی کریمؐ کے زمانہ کے تین حلال حرام کیے تھے متعہ اور حی علی خیر العمل اور جواب میں لکھا کہ مجتہد ظاہر فرما کر جان چھڑائی ہے اور ابو الحسن آمدی نے بھی اپنی کتاب ابکار الافکار میں یہی رونا رویا ہے کہ عمر مجتہد تھا اور ایک مجتہد دوسرے سے اختلاف کر سکتا ہے۔

متعہ کی حلیت کو خدا نے عمر کی زبان سے ثابت کروایا ہے

ارباب انصاف ہم اصحاب کی کتابوں کی عبارات کو پیش کر کے تم عالم اسلام کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ جناب عمر نے خود اقرار فرمایا ہے کہ دو متعے زمانہ رسالت میں حلال تھیں اور میں انکو منع کرتا ہوں نیز تین چیزیں زمانہ رسالت میں حلال تھیں۔ اور میں ان کو منع اور حرام کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا اور ان دو اور تین میں عمر نے متعۃ النساء کو شمار کیا ہے۔ اور جناب عمر نے یہ نہیں فرمایا کہ اس متعۃ النساء سے نبی کریم نے منع فرمایا ہے بلکہ منع کی نسبت تقدیم مسند الیہ کے ذریعہ اپنی طرف دی ہے کہ انا انھی عنہما میں منع کرتا ہوں۔

حضرت عمر کے اس مذکورہ بیان سے زمانہ رسالت میں متعہ کا حلال ہونا ثابت ہوتا ہے اور ہمارا مدعی بھی یہی ہے کہ متعہ حلال ہے اور جناب عمر کا منع کرنا یہ کلام ان کا فعل حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور بدعت ہے ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ جس چیز کو خدا اور رسول نے حلال کیا تھا وہ اس کو منع اور حرام کرتے۔ گویا جناب عمر نے مسئلہ متعہ میں خدا اور رسول کی نافرمانی کی ہے اور اس آیت کی زد میں آگئے ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک ھم الکافرون

وکلا صحابہ کے مسئلہ متعہ میں عمر کی صفائی میں بچگانہ کے عذر

اور شیعان علیؑ کی طرف سے میزان سچائی پر تلے ہوئے جوابات

وکلاء صحابہ کا پہلا عذر: علامہ تفتازانی وغیرہ نے عمر کی صفائی میں یہ رونا بھی رویا ہے۔ بے شک زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا مگر حضرت عمر بھی مجتہد تھے۔ اور ان کو اختلاف کا حق تھا،

شیعان علی کا جواب: ۱۔ حضرت عمر کو مجتہد کہنا اجتہاد کی توہین ہے کیونکہ کتب اہل سنت تفسیر در منثور جلد میں لکھا ہے کہ جناب عمر نے بڑی مشکل سے بارہ سال میں قرآن کی سورۃ بقرہ کو سیکھا تھا۔ اور خوشی میں اونٹ نحر کیا تھا۔ پس ایسا کند ذہن آدمی مجتہد نہیں ہو سکتا۔

۲۔ متعہ آیت قرآن اور رسول اللہ کے فرمان سے ثابت ہے اور عمر کا اجتہاد مقابل نص تھا اور یہ اجتہاد یقیناً باطل ہے۔

۳۔ عمر نے مسئلہ متعہ میں خدا اور رسول خدا سے اختلاف کیا ہے۔ اور عمر کے مقابلہ میں رسول اللہ کو مجتہد کہنا بے ادبی ہے۔ خلاصہ عمر نے متعہ کو خود حرام کیا ہے اور اس آیت کی زد میں آگیا ہے۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون

۴۔ تفتازانی وغیرہ کو یہ جرات نہیں ہو سکی کہ وہ قول عمر متعتان رخم سے انکار کر سکیں اس سے معلوم ہوا کہ جناب عمر کی یہ عبارت کہ متعہ حلال تھا اور میں منع کرتا ہوں یہ امر یقینی ہے۔ اور حضرت عمر کا یہ فیصلہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور ایسا آدمی اس قابل نہیں ہے کہ اس کو صحیح خلیفہ تسلیم کیا جائے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں صاف صاف لفظوں میں جناب عمر کا اقرار کہ متعتان زمانہ رسالت میں تھے اور امام احمد کی گواہی

۱: اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۳ حدیث ۳۶۹

۲: اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۳۱۲ کتاب الحج من فقہ عمر

مسند احمد کی عبارت	فی مسند عمر بن خطاب قال لما ولی عمر خطب الناس فقال ان القرآن هو القرآن وان رسول الله هو الرسول وانهما

كانا متعتان على عهد رسول الله احدهما متعة الحج والاخرى متعة النساء

ترجمہ: جب عمر حاکم بنا تو اس نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ قرآن وہی قرآن ہے اور رسول وہی رسول ہیں اور زمانہ رسالت میں دو متعہ تھے ایک متعہ الحج اور دوسرا متعہ النساء

نوٹ: ہمارا مقصد اس روایت کے لکھنے سے یہ ہے کہ زمانہ رسالت میں متعۃ النساء کا حلال ہونا ثابت ہے۔ جو چیز زمانہ رسالت میں حلال ہے وہ تا قیامت حلال ہے۔ اور جناب عمر کا متعہ کو منع کرنا یہ قرآن پاک اور رسول پاک کے خلاف بغاوت ہے۔ اور حق تعالیٰ کا نازل کردہ حکم کی صاف صاف مخالفت ہے اور اس طرح کی مخالفت سے آدمی ان آیات کی زد میں آجاتا ہے۔

۱: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون المائدہ ۴۴

۲: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون المائدہ ۴۵

۳: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون

دیگر اصحابہ کا عمر کی صفائی میں یہ عذر بھی ہے کہ مراد نہی ہے

علماء متقدمین تفتازانی اور کابلی نے انا انہی کی یہ تاویل کی ہے کہ مراد عمر کی یہ تھی کہ میں اظہار کرتا ہوں اس نہی کا جو نبی کریم نے متعہ سے فرمائی ہم شیعہ جواب میں یہ کہتے ہیں کہ کلام عمر سے یہ مطلب اہل زبان عربی نے نہیں سمجھا تھا اور ثبوت پیش کرکے اہل اسلام کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں

قاضی یحییٰ نے فیصلہ دیا کہ متعہ سے نبی کریم نے نہیں بلکہ عمر نے روکا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۲۱۴ جلد ۲

قاضی یحییٰ نے بصرہ میں ایک عرب شیخ سے پوچھا کہ جواز متعہ میں تو نے کس کی پیروی فرمائی ہے اس نے کہا حضرت عمر کی پیروی کی ہے۔

قاضی نے کہا وہ کس طرح جناب عمر تو متعہ کے سخت مخالف تھے۔ عرب نے کہا۔ لان الخبر الصحیح قد اتی انہ صعد المنبر فقال ان اللہ ورسولہ احلا لکم متعتین وانی احرمہما علیکم واعاقب علیہما فقبلنا شہادتہ ولم نقبل تحریمہ۔ کہ خبر صحیح آئی ہے کہ عمر نے منبر پر یہ اعلان فرمایا تھا کہ اے بندگان خدا تحقیق خدا اور رسول نے تمہارے لیے دو متعہ جائز کیے تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا۔ پس متعہ کے حلال ہونے کے بارے میں ہم ان کی گواہی کو قبول کرتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے جو حرمت متعہ کا آرڈر دیا اس کو ہم قبول نہیں کرتے۔

نوٹ: راغب اصفہانی اور قاضی یحییٰ بن اکثم کا اس واقعہ کے بارے خاموشی اختیار کرنا اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ شیخ بصری کا فیصلہ درست ہے۔

وکلاء صحابہ کے اظہار نہی والے عذر کو حضرت عمرؓ نے خود بھی جھٹلایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۵ سنہ ۲۳

اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ... از تشیید المطاعن صفحہ ۱۱۲۴

تاریخ طبری کی عبارت

عمران ابن سوادہ لیثی بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر سے کہا کہ عابت علیک رعیتک اربعاً کہ چار چیزوں کے بارے آپکی رعیت نے تمہارے لیے عیب لگایا ہے عمر نے کہا انکو بیان کرو۔ میں نے ان چار میں ان کو یہ بھی بتایا کہ

وذکروا انک حرمت متعۃ النساء وقد کانت رخصۃ من اللہ نستمتع بقبضۃ فقال ان رسول اللہ قد احلها فی زمان ضرورۃ ورجع الناس فی السعۃ ثم لم اعلم احدا من المسلمین عاد الیها. ولا عمل بها فالآن من شاء نکح بقبضۃ .

لوگ ذکر کرتے ہیں کہ تم نے متعۃ النساء کو حرام کیا ہے اور متعہ اللہ کی طرف سے اجازت تھی اور ہم مٹھی بھر کھجور دے کر متعہ کرتے تھے۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول پاک نے زمانہ مجبوری میں متعہ کی اجازت دی تھی اور اب لوگ زمانہ خوشحالی میں ہیں۔ پھر مجھے معلوم نہیں ہے کہ کسی نے مسلمانوں میں سے اس متعہ کی طرف رجوع کیا ہو یا عمل کیا ہو اور اب جو چاہے مٹھی بھر کھجور یا آٹا دیکر متعہ کر سکتا ہے۔

نوٹ: اس قول عمر سے معلوم ہوا کہ انکا عقیدہ یہ تھا کہ نبی کریمؐ نے متعہ سے منع نہیں فرمایا ورنہ یہ کہنا کہ اب جس کا جی چاہے متعہ کرے فرمان رسالت سے بغاوت ہے۔

حضرت عمر کی طرف سے اظہار نہی والے عذر کو خود وکلاء صحابہ نے جھٹلا کر حضرت عمر کی شریعت پاک کے خلاف بغاوت کی تصدیق کر دی

زاد المعاد کی بغاوت | ج ۲ ص ۲۰۵ فان قیل۔ اگر یہ کہا جائے کہ جو روایت مسلم میں جابر کی آئی ہے کہ ہم زمانہ رسالت میں مٹھی بھر آٹا یا کھجور دیکر متعہ کرتے تھے اور اسی طرح زمانہ ابوبکر میں بھی ہم متعہ کرتے تھے حتیٰ کہ عمرو بن حریث کے کیس میں خلیفہ عمر نے متعہ کو منع کر دیا اور یہ بات ثابت ہے کہ عمر نے اعلان کیا متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ انا انہی عنہما متعۃ النساء و متعۃ الحج۔

کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھے اور میں انکو منع کرتا ہوں

ابن قیم کہتا ہے کہ اگر متعہ کو حرام سمجھنے والوں پر یہ اعتراض مذکورہ کیا جائے تو کیا بنے گا۔ پھر خود ہی جواب دیتا ہے۔

وکیل صحابہ کا اقرار کہ متعہ رسول اللہ نے منع نہیں کیا بلکہ خود عمر نے منع کیا

زاد المعاد کی عبارۃ | ج ۲ ص ۲۰۵ قیل الناس فیہا طائفتان طائفۃ تقول ان عمر ھو الذی حرمہا و نہی عنہما وقد امر رسول اللہ باتباع ماسنہ الخلفاء الراشدون ولم تری ھذہ الطائفۃ تصحیح حدیث سبرہ بن معبد فی تحریم المتعۃ عام الفتح فانہ من روایۃ عبد الملک بن الربیع بن سبرہ عن ابیہ عن جدہ وقد تکلم فیہ ابن معین ولم یر البخاری اخراج حدیثہ فی صحیحہ مع شدۃ

الماشیة الیه ویکون اصلا من اصول الاسلام ولو صح عنده لم یصبر عن اخراجه والاحتجاج به

ترجمہ: دکھا صحابہ کے ایک ٹولے میں ایک ٹولہ یہ کہتا ہے کہ متعہ عمر نے خود حرام کیا تھا اور خود عمر نے متعہ سے نہی فرمائی اور رسول پاک نے اذن دیا ہے کہ ان کے طلقاء کی پیروی کی جائے اور اس ٹولے کے نزدیک فتح مکہ کے وقت متعہ کو حرام بنانے والی روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ روایت عبد الملک بن ربیع ابن سبرہ کی اپنے باپ دادا سے ہے۔ اور اس کے ثقہ ہونے میں ابن معین نے کلام کیا ہے اور اس کو امام بخاری نے اس قابل نہیں سمجھا کہ اس کی حدیث کو اپنی صحیح میں درج کر لیں جبکہ اس حدیث کی ضرورت بھی شدید تھی اور انکی کتاب بھی اصل ہے اصول اسلام میں سے اور تحریم متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری ضرور اس کو دلیل بناتے

اگر تحریم متعہ نبی کریمؐ نے کیا ہوتا تو عمر صاحب انا انہی کیوں کہتا

زاد المعاد کی عبارت | بعینہ ولو کان صحیحا لم یقل عمر انها کانت علی عهد رسول اللہ وانا انہی عنها واعاقب علیها بل کان یقول انه صلی اللہ علیه وسلم حرمها ونهی عنها۔

ترجمہ: اگر متعہ کو حرام بنانے والی روایت صحیح ہوتی تو حضرت عمر یوں کہتے کہ متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھی اور میں اس سے نہی کرتا ہوں اور کرنے والے کو سزا دوں گا بلکہ جناب عمر یہ کہتے کہ متعہ نبی کریمؐ نے حرام کیا ہے اور آنجناب نے اس سے نہی فرمائی۔

اگر متعہ عہد رسالت میں حرام کر دیا گیا ہوتا تو ابوبکر کے زمانہ میں اصحاب متعہ نہ کرتے

زاد المعاد فی عبارت

ولو صح لم تفعل علی عهد الصدیق وهو عهد خلافة النبوة

اگر متعہ کا زمانہ رسالت میں منع ہو جانا صحیح تھا تو پھر یہ متعہ زمانہ ابوبکر میں اصحاب نے کیوں کیا جبکہ ابوبکر کا زمانہ خلافت نبوت کا زمانہ ہے۔

وکلاء صحابہ کو دیانت و انصاف کے واسطے دعوت فکر

(۱) امام اہل سنت فخر الدین رازی نے اپنی کتاب ترجیح مذہب شافعی میں لکھا ہے تخصیص الشئی بالذکر یدل علی نفی الحکم عما عداہ کہ ایک شئی کو بالخصوص ذکر کرنا دلالت کرتا ہے کہ ما عداہ سے حکم کی نفی ہے۔

شیعان علی یہ کہتے ہیں کہ عمر نے نہی متعہ کو اپنی طرف نسبت دے کر اپنے تحت قائم کر لیا ہے اور انا انہیٰ کے ذریعہ سند تقیہ کو مقدم کر کے اس تخصیص کو اور مضبوط کر دیا ہے۔ دوسرا باوجود ضرورت و درنا چاہئے کے عمر صاحب نے خدا اور رسول کے منع اور نہی کو ذکر نہیں فرمایا اور بقول امام اہل سنت صاحب تحفہ حضرت شاہ عبدالعزیز کے کہ حدیث کا بعض حصہ ذکر نہ کرنا یہ چوری ہے لہٰذا ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ عمر کا خدا اور رسول کی نہی کو ذکر نہ کرنا یہ اس نے چوری کی ہے۔ مگر وکیل عمر ابن قیم نے اپنی کتاب زاد المعاد میں لمبا بیان ارشاد فرمایا کہ جیسے امت فاروق کا قیامت تک سر شرم و ندامت سے جھکا رہے گا۔ اس وکیل عمر سے حق تعالیٰ نے ہم شیعوں کے حق میں گواہی لکھوا دی کہ متعہ خدا اور رسول نے منع نہیں کیا بلکہ خلیفہ خود عمر نے منع کیا ہے اور یہ گواہی ہم شیعوں کی فتح عظیم ہے۔

متعہ حرام کرنیکے بعد عمر کی صحابہ کرام نے کھُل کر مخالفت کی

یہ کہنا کہ صحابہ چپ رہے اور حرمت متعہ میں عمر کی کسی نے مخالفت نہیں کی یہ دعویٰ بالکل غلط ہے، حرمت متعہ کے مسئلہ میں جناب عمر کی مخالفت حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رسولؐ نے کی ہے، اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ انصاری نے کی ہے اور امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے عمر کی مخالفت کی ہے بلکہ حرمت متعہ کے مسئلہ میں حوالہ گزر چکا ہے کہ عمر نے خود بھی اپنے اجتہاد پر پچھتایا ہے اور منع کے بعد اجازت دی ہے ۔

بالفرض اگر صحابہ خاموش بھی رہے ہیں تو انکی خاموشی انکی رضا کی دلیل نہیں ہے

اگرچہ صحابہ بالفرض خاموش رہے ہیں تو انکی اس خاموشی کی ایک ٹکہ بھی قیمت نہیں ہے کیونکہ کثرت پرست جسم تثلیث کے پجاریوں کی عقل اور اُن کی خاموشی شیعوں کے نزدیک کوئی قیمت نہیں رکھتی، کیونکہ حوالہ جات مذکور ہو چکے ہیں کہ اجماع سکوتی معتبر نہیں ہے ۔ کتاب اہل سنت شرح منہاج بیضاوی میں صاف لکھا ہے، کبھی خاموشی خوف اور فتنہ کے باعث ہوتی ہے اور طبقات شافعیہ میں صاف لکھا ہے کہ ہر علم کو ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اور فتح الباری میں صاف لکھا ہے کہ تحریمہ کے علاوہ دینی مسائل میں خاموشی کسی کی حجت نہیں ہے اور امام اہل سنت ابن حزم نے محلی میں صاف لکھا ہے کہ خاموشی لغت کے باعث بھی ہو سکتی ۔ خلاصہ ہم شیعوں کی یہ فتح جبین ہے کہ سنی علماء سچائی کے سامنے مجبور ہو کر یہ اقرار کرتے ہیں کہ دینی مسائل میں خاموشی کی اگرچہ وہ صحابہ کی طرف سے کیوں نہ ہو انکی کوئی قیمت نہیں ہے ۔

دلیل اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فیصلہ کہ اجماع سکوتی کی مخالفت جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص باب ۷ امامت

و اجماع ظنی و مخالفت میتوان کرد مثل اجماع سکوتی۔

ترجمہ: اجماع سکوتی کی مخالفت جائز ہے اور اسی طرح اجماع ظنی کی مخالفت بھی جائز ہے۔

۱: نوٹ: شاہ صاحب کے اس فیصلہ سے سکوت صحابہ والے عبارہ سے جو فائدہ ہوگی

۲: تحفہ اثنا عشریہ ص مطاعن عمر طعن ۸ میں شاہ صاحب وکالت عمر اس طرح بھی کرتے ہیں کہ عمر کے سامنے جس عورت نے حق مہر پر اعتراض کیا تھا اور عمر خاموش ہو گیا تھا۔ عمر اس لیے خاموش نہیں ہوا تھا کہ عورت کا اعتراض صحیح تھا بلکہ عمر اس لیے خاموش ہوا کہ وہ دوسرے صحابہ کو اجتہاد کی رغبت دلانا چاہتا تھا۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ عمر کے متعہ کو منع کرنے کے بعد صحابہ اس لیے خاموش ہو گئے تھے کہ وہ دوسرے بزرگوں کو اجتہاد کی رغبت دلانا چاہتے تھے۔ اس لیے خاموش ہوئے کہ عمر کا فیصلہ صحیح تھا۔

قمرالدین سنی کا فیصلہ کہ جواب جاہلاں خاموشی ہوتی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب نور لکم مبین ص از تشدید المطاعن ص۱۲

حضرت عمر نے حق مہر والے مسئلہ میں عورت کے جواب سے خاموشی اختیار فرمائی درحقیقت یہی سکوت اس ناقص العقل عورت کا جواب تھا۔

نوٹ: جواب جاہلاں خاموشی اسی کو کہتے ہیں۔ ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ قرآن و سنت کو زد کرتے ہوئے جناب عمر نے متعہ کو حرام کیا اور صحابہ نے اس ناقص العقل کے سامنے خاموشی کو اس کا صحیح جواب قرار دیا۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں امام اہل سنت فخر الدین رازی نے بھی انبیاء کیلئے مقام تقیہ میں اظہار کفر کو جائز تسلیم فرمایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جز ۱۳ آیہ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی ۔ انعام آیت ۷۶

ترجمہ : جب رات چھا گئی تو جناب ابراہیم نے ستاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ میرے رب ہیں ۔ چونکہ یہ کلام کفریہ کلام ہے اور اعتراض وارد ہوتا ہے کہ نبی اللہ نے یہ کلام کفریہ کس طرح فرمایا تو حضرت امام رازی اس کے دفاع میں فرماتے ہیں ۔ وکان علیہ السلام مامورا بالدعوۃ الی اللہ کان بمنزلۃ المکرہ علی کلمۃ الکفر ومعلوم ان عند الاکراہ یجوز اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان قال اللہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان واذا جاز ذکر کلمۃ الکفر لمصلحۃ بقاء شخص واحد فان یجوز اظہار کلمۃ الکفر لتخلیص عالم من العقلاء عن الکفر والعقاب المؤبد کان ذالک اولی ۔

ترجمہ : چونکہ حضرت ابراہیم کو حکم تھا کہ وہ تبلیغ کریں اور اس وقت تبلیغ موقوف تھی اس بات پر کہ آپ کفار کی وقتی طور پر موافقت کی جائے پس حضرت ابراہیم گویا مانند اس شخص کے تھے جو مجبور ہو اظہار کلمہ کفر پر اور یہ بات معلوم ہے کہ وقت مجبوری زبان پر کلمہ کفر کا اجراء کرنا جائز ہے ۔ کیونکہ قرآن پاک کی آیت ہے کہ جس کا دل مطمئن ہو وہ بوقت مجبوری اظہار کلمہ کفر کر سکتا ہے اور جب ایک شخص کی بقاء والی مصلحت کی خاطر اظہار

کیونکہ کفر جو ہے تو پھر اگر یہ فتویٰ دیا جائے کہ ایک پوست ہاتھ تھا، جو کفر اور ہمیشہ کے عذاب سے بچانے کی خاطر اظہار کلمہ کفر جائز ہے تو یہ فتویٰ بہتر اور اولیٰ ہوگا۔

امام رازی نے انبیاء کیلئے بوقت مجبوری کلمہ کفر کو زبان پر لانا دوبارہ دیکھو تسلیم کرلیا

اہل سنت کی تفسیر کتاب اسرار التنزیل ص ۸۱ از تشیید المطاعن جلد ۱

آیت قال هذا ربی - فکان ذلک بمنزلة المکره علی کلمة الکفر عند الاکراه یجوز اجراء کلمة الکفر علی اللسان قال الله الا من اکره و قلبه

ترجمہ: ستاروں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ میرے رب ہیں۔ اس کلمہ کی تلبیت جناب ابراہیم کے لیے اس لیے تھی کہ حق کی طرف دعوت دینے کیلئے ان کے پاس اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ حضرت ابراہیم مثل اس شخص کے تھے جو کلمہ کفر کے کہنے پر مجبور ہو اور وقت مجبوری زبان پر کلمہ کفر کا جاری کرنا جائز ہے حق تعالیٰ قرآن میں فرماتا کہ جس کا دل مطمئن ہو اور وہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور ہو تو اس کو اجازت ہے۔

نوٹ: رازی کہتا ہے اگر متعہ فی الواقع حلال تھا اور عمر نے حرام کیا ہے تو صحابہ کرام نے خاموشی اختیار کر کے ان کی موافقت کیوں کی ہے اس طرح صحابہ کرام کا کفر لازم آتا ہے۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں فخر الدین رازی کو خدا نے ہم شیعوں کے سامنے ذلیل فرمایا ہے اور وہ اس طرح کہ رازی نے بوقت مجبوری انبیاء کے لیے اظہار کفر کو جائز قرار دیا ہے۔ اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ عمر کے سامنے صحابہ کرام بھی مجبور تھے اور اس مجبوری کی وجہ سے صحابہ کرام نے خاموشی یعنی اظہار کفر کو اختیار کیا ہے اور کس قدر کیا حرج جب مجبوری کے وقت انبیاء کفر اختیار کر سکتے ہیں، تو اصحاب کے لیے کیا رکاوٹ ہے۔

رازی کے علاوہ امام اہل سنت جلال الدین سیوطی نے بھی انبیاء کیلئے وقت مجبوری غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا اظہار کفر کرنا تسلیم کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور میں ج۵ ص۱۲۲ آیت وجاء رجل من اقصی المدینۃ سورۃ قصص پ ۲۰، اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن السدی قال ذهب القبطی فافشی علیہ ان موسی هو الذی قتل الرجل فطلبه فرعون اخذ بک، فخرج منه خائفاً یترقب قال رب نجنی من القوم الظالمین فلما اخذ فی بنیات الطریق جاءه ملک علی فرس بیدہ عنزۃ فلما راه موسی سجد له من الفرق قال لا تسجد لی ولکن اتبعنی فاتبعه وهدی نحو مدین ملخص۔

ترجمہ: اہل سنت کے کئی عمدہ اماموں نے یہ روایت کی ہے جب قبطی نے جا کر پراپیگنڈہ کیا کہ موسیٰ ہی نے اس مرد کو قتل کیا ہے پس فرعون نے حکم دیا کہ موسیٰ کو تلاش کرو اور اس کو گرفتار کرو۔ اس نے جانے آدمی کو دوڑایا اس کارروائی کے وقت ایک آدمی آیا اور جناب موسیٰ کو بتایا کہ یہ قبطی لوگ مشورہ کر رہے ہیں کہ آپکو قتل کر دیں پس آپ یہاں سے نکل جائیں کہیں چلے جائیں۔ میں آپکو نصیحت کرنیوالے لوگوں سے ہوں۔ جناب موسیٰ ظالموں کے ظلم سے نجات کی رب تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے روانہ ہوئے راستہ میں ان کے پاس ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے آیا پس جب حضرت موسیٰ نے اس کو دیکھا تو ڈر کے مارے اس کے سامنے سجدہ کرنے لگے بادشاہ نے کہا کہ مجھے سجدہ نہ کرو آؤ میں تم کو مدین کا راستہ بتاؤں اور موسیٰ کو مدین کی راہ پر لگا دیا۔

سنی علماء کے عقیدہ میں اگر انبیاء بوقت مجبوری کفر کر سکتے ہیں

تو متعہ کے بارے میں عمر کے سامنے تقیہ کرتے ہوئے اصحاب بھی کفر کر سکتے ہیں

جناب عمر نے خدا اور رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے حرمت متعہ کا اعلان فرمایا۔
وکلاء نے عمر کی یہ صفائی دی کہ اگر اعلان عمر غلط تھا تو اصحاب خاموش
کیوں رہے۔ ہم نے وکلاء عمر کو دو جواب دیئے پہلا کہ اصحاب خاموش نہیں
رہے عبداللہ بن عباس صحابی نے عمر کی تحریک بپا کر مخالفت کی ہے۔ اور
عمران بن حصین صحابی اور جابر بن عبداللہ صحابی نے بھی اور ابوبکر کی بیٹی
اسماء نے بھی اور اس وقت کے بے شمار لوگوں نے عمر کی مسئلہ متعہ میں
مخالفت کی ہے۔

دوسرا جواب: چلو ہم فرض کر لیں کہ اصحاب خاموش رہے تھے مگر اس سکوت
سے عمر کی غلطی کی صفائی نہیں ہو سکتی کیونکہ اہل سنت علماء کا امام رازی
اور سیوطی وغیرہ کا عقیدہ ہے کہ مخالفوں کے ڈر سے انبیاء اللہ کلمہ کفر کا اظہار
کر سکتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہم شیعہ اثنا عشریہ یہ کہتے
ہیں کہ جب انبیاء تقیہ کر سکتے ہیں تو اسی طرح اصحاب بھی عمر جیسے امیر اور
جابر کے سامنے ان کے خوف سے مسئلہ متعہ پر چپ رہ سکتے ہیں۔ اور
اگر اصحاب کا چپ رہنا بقول رازی کے کفر تھا تو ہم کہتے ہیں کہ بقول رازی
کے حوالے گزر چکا ہے کہ جس طرح مقام تقیہ اور خوف میں انبیاء کے لیے اظہار
کفر جائز تھی اسی طرح صحابہ کرام کے لیے بھی تقیہ اور خوف کے باعث جناب عمر
کے سامنے اظہار کفر جائز تھا کیونکہ صحابہ کرام کوئی [illegible] تو نہ تھے

جب حضرت عمر نے حکم قرآن کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو منع کیا تو اصحاب کو ڈرایا تھا کہ جسنے حکومت کی مخالفت کی اسکو قتل کیا جائے گا

۱: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۶ النساء آیت متعہ
۲: اہل سنت کی معتبر کتاب نہایۃ العقول ـ از امام رازی.
۳: اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۹۴ کتاب النکاح
۴: اہل سنت کی معتبر کتاب مرآۃ الزمان لابن جوزی

تفسیر کبیر کی عبارت: روی ان عمر قال لا اوتی برجل نکح امراۃ الی اجل الا رجمتہ ـ

ترجمہ: روایت میں آیا ہے کہ عمر نے کہا تھا کہ جب بھی کسی نے متعہ کیا اور اس کو میرے پاس لایا گیا تو میں اسکو سنگسار سے قتل کروں گا۔

کنز العمال میں بھی اسی طرح لکھا کہ ابن عمر نے گواہی دی ہے کہ عمر نے کہا تھا کہ جو متعہ میں پکڑا گیا اس کو قتل کردیا جائے گا۔

نوٹ: جناب عمر ایک جابر اور آمر حکمران تھے۔ اور اپنی حکومت کے مخالفوں کو کچلنے میں بہت تیز تھے۔ جب ابوبکر نے خلیفہ عمر کو اپنا ولی عہد بنانے میں خفیہ سازش کی تو اصحاب بھڑک اٹھے تھے اور ابوبکر کو کہا تھا کہ تو خدا کو کیا جواب دے گا کہ عمر کو تو نے ہم پر مسلط کر دیا۔ عمر اپنی حکومت منوانے کے لیے رسول کے دروازے پر آگ اور لکڑیاں بھی لایا تھا لہٰذا بیچارے اکثر اصحاب عمر کے ڈر سے مسئلہ متعہ میں چپ رہتے اور تقیہ کرکے زندگی کے دن پورے کرتے رہتے۔

سکوت صحابہ کے موقف کو خود اہل سنت علماء نے اپنی تحقیقات کی گولہ باری سے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات فقہائے شافعیہ ج ۲ ص ۲۳ مؤلف تاج الدین عبدالوہاب السبکی ، ذکر اسحٰق بن راہویہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاسرار شرح منار — از تشئید المطاعن مؤلف قوام علی بن محمد بن محمد احمد الکاکی۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الاسرار شرح اصول بزدوی مؤلف عبدالعزیز بن احمد بن محمد البخاری از تشئید المطاعن ص ۱۴۰

طبقات شافعیہ کی عبارت

رب سکوت ابلغ من نطق

کتنے سکوت اور خاموشیاں ہیں کہ جن میں بولنے سے بلاغت زیادہ پائی جاتی ہے۔

کشف الاسرار کی عبارت

فاعرض عن جوابہم امتثالاً بقولہ تعالیٰ و اذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ۔ یعنی کہ ابن عباسؓ نے ابن زبیر کو جواب دینے سے خاموشی اس آیت کی روشنی میں فرمائی تھی کہ جب وہ نیک لوگ لغو اور فضول بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض اور منہ پھیر لیتے ہیں۔

نوٹ :عمر کے متعہ کو حرام کرنے کے بعد اصحاب اس لیے خاموش رہے کہ انہوں نے جناب عمر کے لغو اور فضول کلام کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھا جس طرح ابن عباس نے ابن زبیر کے کلام کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھا تھا کیونکہ کتنی خاموشیاں ہیں جو بولنے سے زیادہ بلیغ اور بہتر ہیں۔

جب کاذباً آثماً غادراً خائناً کی حضرت عمرؓ گردان پڑھ رہے تھے اس وقت بھی حضرت علیؑ خاموش رہے تھے اس سکوت کے بارے کیا خیال ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج۲ ص۹۱ باب الفئ

عن عمر... فرأيتماه كاذباً آثماً غادراً خائناً... فرأيتماني كذلك،

جناب عمرؓ نے حضرت علیؑ سے کہا تھا کہ تم اور عباس دونوں جناب ابوبکر کو اور مجھ بندہ مسکین کو جھوٹا اور گناہگار اور دھوکاباز اور خیانت کار سمجھتے ہو اور جناب امیرؑ نے یہ کلام عمر سن کر خاموش رہے تھے۔

نوٹ:- ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ فدک میں اگر جناب امیر کی خاموشی سے صداقت عمرؓ ثابت کی جا سکتی ہے تو حضرت امیر جناب عمر کی مذکورہ گردان پڑھتے وقت بھی خاموش رہے تھے ہمیں اس خاموشی سے بھی عمر کی صداقت لازم آتی اور اس صداقت سے مذکورہ کلام میں جو القابات کاذباً وغیرہ ہیں انکا مصداق پھر کون ٹھہرا قابل غور نکتہ ہے کلام عمر کے بعد حضرت علیؑ نے عمر کی تردید نہیں کی ان پر نکیر نہیں کی اور اس عدم نکیر اور سکوت سے ثابت ہوا کہ بے شک حضرت ابوبکر اور عمر کو حضرت علیؑ اسی طرح ہی سمجھتے تھے جس طرح حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا ہے۔

خلاصہ الکلام اہل بیت رسولؐ کے سکوت اور عدم نکیر کو اگر صحابہ اس مقام میں اہمیت نہ دیتے جس طرح کہ مسئلہ فدک میں آل رسولؐ کی نکیر اور احتجاج کو ابوبکر اور عمر نے اہمیت نہیں دی تھی۔ ابوبکر کو رسول اللہؐ کی بیٹی نے مسجد میں جا کر سمجھایا کہ تیرا فیصلہ غلط ہے۔ مگر وہ غلط فیصلہ پر ڈٹا رہا۔

حضرت عمر کا مسئلہ متعہ میں خدا اور رسول کی نافرمانی کرنا اور رازی

کی مت وکلاء صحابہ کا عمر کی صفائی میں عدم نکیر والا عذر پیش کرنا

وکلاء صحابہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے متعہ سے منع فرمایا تھا اور یہ منع انکی اسلام کے خلاف بغاوت تھی تو اصحاب نے انکو اس وقت روکا اور ٹوکا کیوں نہیں ہے اور تمام اصحاب نے خاموشی کیوں اختیار فرمائی تھی اس عدم نکیر اور خاموشی سے بقول امام رازی کے اصحاب پر حرف آتا ہے پس عدم نکیر صحابہ اور سکوت صحابہ سے معلوم ہوا کہ متعہ زمانہ رسالت ہی میں منسوخ ہوگیا تھا۔ اور انا انہی قول عمر کا مطلب یہ ہے کہ میں اس حکم کو ظاہر کرتا ہوں۔

جواب سکوت صحابہ والا عذر بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے

پہلا جواب سکوت صحابہ کا

ارباب انصاف سکوت صحابہ وہ بہانہ ہے کہ وکلاء صحابہ جب کہیں کسی مسئلہ میں لاجواب ہو جاتے ہیں تب ہی عدم نکیر صحابہ اور سکوت صحابہ والی توپ کا سہارا لیتے ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جب مدینہ میں عثمان قتل ہوا تھا تو اہل مدینہ جو کہ صحابہ اور صحابیات کا گڑھ تھا خاموش رہے تھے پس قتل عثمان کے وقت تمام صحابہ کا سکوت اس بات کا ثبوت ہے کہ قتل عثمان بالکل درست اور صحیح تھا اگر قتل عثمان ظلم اور ناحق تھا تو اصحاب خاموش کیوں رہے جنگ کیوں نہ کی۔ سکوت صحابہ نے خون عثمان کے کیس کو برباد کیا۔

سکوت صحابہ کے عذر کا جواب ۲

عمر کے متعہ منع کرنے کے بعد سکوت صحابہ اور عدم تکفیر صحابہ سے وجود کرنا بالکل ہٹ دھرمی اور بے انصافی ہے کیونکہ یہ شہادت علی النفی ہے جو ارباب انصاف کی نگاہ میں قبول نہیں ہے۔ نیز عمر بن خطاب ایک ضدی قسم کا مانع تھا صحابہ کے منع کرنے کے باوجود بھی باز نہیں آتا تھا۔ جیسا کہ اہل سنت کی معتبر کتب طبقات الامم صاعد مؤلف قاضی صاعد اندلسی منقول از نزہت عیون سنہ میں لکھا ہے کہ فتح مصر کے بعد وہاں جو کتب خانے تھے حضرت عمر نے انکو آگ لگانے کا حکم دیا تھا اور حضرت علی علیہ السلام نے عمر کو اس حرکت سے منع فرمایا تھا مگر عمر صاحب نے حضرت علی کا فرمان ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ یعنی ممکن ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمر کو متعہ کے روکنے سے منع کیا ہو اور مگر عمر صاحب نے آپ کتاب کے فرمان کو اسی طرح ٹھکرا دیا ہو جس طرح آیت فما استمتعتم کو ٹھکرا دیا تھا۔ رہا یہ احتمال کہ اگر حضرت علی نے منع فرمایا ہوتا تو منقول ہو کر آتا مردود ہے کیونکہ یہ عدم منقول سے عدم وجود پر دلیل ہے جو کہ ممنوع ہے اور صحیح نہیں ہے۔

سکوت صحابہ کے عذر کا جواب ۳

جب آیت متعہ میں عبد اللہ بن عباس نے الی اجل مسمی پڑھا اور ابی بن کعب نے بھی اسی طرح پڑھا تو تمام اصحاب خاموش رہے۔ اس جگہ اصحاب کی خاموشی سے جس طرح انکا کفر لازم نہیں آتا اسی طرح عمر کے ماننے ان کے نہی عن المتعہ کے وقت اصحاب کی خاموشی سے انکا کفر لازم نہیں آتا۔

جناب عمر کا حکم خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو منع کرنا اور

صحابہ کرام کا عمر کے اس فیصلہ کو قبول نہ کرنا اور اس کی مخالفت کرنا بلکہ مذمت کرنا

مسئلہ متعہ میں عمر سے کتاب اہلسنت تفسیر در منثور صفحہ ۱۴۰ آیت متعہ میں ابن عباس کی مخالفت یہ لکھا ہے قال ابن عباس یرحم اللہ عمر ما کانت المتعۃ الا رحمۃ من اللہ رحم بھا امۃ محمد ولولا نہیہ عنہا ما احتاج الی الزنا الا اشقی۔ عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے کہ اللہ رحم کرے عمر پر۔ امت محمد پر متعہ اللہ کی رحمت تھی اور اگر جناب عمر متعہ کرنے سے منع نہ فرماتے تو زنا کرنے کی ضرورت صرف شقی کو پڑتی۔

نوٹ:۔ ابن عباس کے اس فرمان میں اعلانیہ عمر کی مخالفت ہے اور عمر کے متعہ کو روکنے کی نکیر اور مذمت ہے اور ابن عباس نے صاف لفظوں میں قیامت تک ہونے والی زنا کی ذمہ داری بھی جناب عمر کی ذات پر ڈالی ہے

مسئلہ متعہ میں عمر کی عمران نے مذمت کی کتاب اہلسنت فتح الباری صفحہ ۱۴۲ جز ۲ کتاب الحج کتاب اہلسنت صحیح بخاری تفسیر سورہ بقرہ صف۔

انزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ففعلناھا مع رسول اللہ ولم ینزل قرآن یحرمہ ولم ینہ عنہا حتی مات قال رجل برأیہ ماشاء

صحابی رسول اللہ عمران بن حصین فرماتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت متعہ اتری ہے اور ہم نے رسول اللہ کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور قرآن پاک میں متعہ کو روکنے والا کوئی حکم نہیں آیا حتی کہ نبی پاک کی وفات ہوئی اور کہا ایک مرد نے اپنی مرضی سے جو چاہا (اور مراد عمر ہے)۔

مسئلہ متعہ میں ابن عباس نے جناب عمر کی ٹھوکر بچا کر مخالفت کی ہے اور اسی چیز نے امام رازی سے عدم تکبیر والے غبارے کی ہوا خارج کر دی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۱۹ ج ۱ از الغدیر ص ۲۰۸ ج ۶

قال عروۃ لابن عباس۔ جناب عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا اور متعہ کی لوگوں کو اجازت دیتا ہے جناب ابن عباس نے فرمایا کہ وسئل امک یا عریہ کہ اس متعہ کے بارے تو اپنی ماں محترمہ سے پوچھ۔ عروہ نے کہا ابوبکر اور عمر نے متعہ نہیں کیا۔ جناب ابن عباس نے فرمایا واللہ ما اراکم منتهین حتی یعذبکم اللہ نحدثکم عن النبی وتحدثونا عن ابی بکر و عمر کہ تم غلط باتوں سے نہیں رکو گے حتی کہ خدا تم پہ عذاب نازل کرے گا میں تم کو رسول اللہ کے فرمان سناتا ہوں اور تم مجھے ابوبکر و عمر کی باتیں سناتے ہو

نوٹ :۔ ابن عباس کا ایک فرمان اس قبل بھی گذرا ہے ان دونوں کو ملا کر دیکھو تو صاف ظاہر ہے کہ مسئلہ متعہ میں ابن عباس نے قیامت تک کے زنا کی ذمہ داری جناب عمر پہ ڈالی ہے اور متعہ کو منع کرنے کی بابت ابن عباس نے جناب عمر کی کھل کر مخالفت فرمائی ہے اگر متعہ زنا ہے تو کیا ابن عباس صحابی ہو کر زنا کی اجازت دیتا تھا اور ساتھ یہ دھمکی بھی دیتا تھا کہ اگر اس زنا کو جائز نہیں مانو گے تو تم پہ پتھر برسیں گے۔ اور کیا عروہ کی ماں اسماء بنت ابی بکر جو متعہ کو جائز جانتی تھی کیا وہ زنا کو جائز جانتی تھی۔

جابر بن عبداللہ کا مسئلہ متعہ میں جناب عمر کی مخالفت کرنا اس مخالفت سے سکوت صحابہ والی دلیل پر کاری ضرب لگتی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبری جلد ۷ صفحہ ۲۰۶ ذکر متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم حصہ ج ۱ ذکر متعہ

عن ابی نضرۃ عن جابر قال قلت الخ

ابو نضرہ بیان کرتا ہے کہ میں نے جابر سے کہا کہ ابن زبیر متعہ سے منع کرتا ہے اور ابن عباس متعہ کی اجازت دیتا ہے حضرت جابر نے فرمایا کہ سارا قصہ میرے سامنے ہوا ہے۔ ہم نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور جب عمر حاکم بنا تو اس نے خطبہ دیا اور کہا کہ رسول خدا وہی پہلے والا رسول ہے اور قرآن پاک بھی وہی قرآن ہے وانہما کانتا متعتان علی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما واعاقب علیہما

عمر نے کہا کہ دو متعے زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں اور مخالفت کرنے والے کو سزا دوں گا۔ ایک متعہ حج ہے اور دوسرا متعۃ النساء اور جس نے کیا اس کو سنگسار کروں گا۔

نوٹ :- مسئلہ متعہ میں جناب عمر کی مخالفت کا مذکورہ روایت ٹھوس ثبوت ہے۔ حضرت جابر صحابی نے کھلے الفاظ میں عمر کی مخالفت فرمائی ہے البتہ عمر کے سر میں ڈنڈا اٹھا کر نہیں مارا۔

مسئلہ متعہ میں جناب عمر کی اسماء بنت ابی بکر نے بھی مخالفت کی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند ابو داود الطیالسی ص ۲۲۷

قال دخلنا علی اسماء بنت ابی بکر فسألنا عن متعة النساء فقالت فعلناها علی عهد النبی

مسلم قرشی کا بیان ہے کہ ہم نے اسماء بنت ابوبکر سے متعۃ النساء کی بابت سوال کیا تھا اس مرحومہ نے فرمایا کہ یہ متعۃ النساء زمانہ رسول اللہ میں ہم نے خود کیا۔

نوٹ:۔ ابوبکر کی بیٹی اور جناب عائشہ کی سگی بہن نے متعہ کے مسئلہ میں نہایت شرافت کے ساتھ اپنے چچا عمر کی مخالفت فرمائی ہے اگر متعہ منسوخ ہوگیا تھا تو یہ ذکر کرتی اس بی بی کی خاموشی سے ثابت ہوا کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا۔

مسئلہ متعہ میں زمانہ عمر کے مسلمانوں نے عمر کی مخالفت کی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۰۳ ج ۵ ذکر عمر سنہ ۲۳

یہ روایت اس سے قبل تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے کہ عمران بن سوادہ نے عمر کو بتایا کہ عابت رعیتک اربعا کہ جناب کی رعایا نے چار باتیں آپ کی ناپسند کی ہیں۔ منہا ذکروا انک حرمت متعۃ النساء ایک ان میں یہ ہے کہ آپ نے متعۃ النساء کو منع کر دیا ہے حالانکہ اس کی اللہ کی طرف سے اجازت تھی۔ نوٹ یہ روایت اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ متعہ کے بارے میں سنی مسلمانوں نے عمر کی مخالفت کی ہے

جناب عمر کے ساتھ جواز متعہ کی بابت ایک مسلمان کا مناظرہ کرنا

اور جناب عمر کا لاجواب ہو کر از روئے انصاف ہار جانا

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال صفحہ ۲۹۳ ج ۸ ذکر متعہ

ابی خیثمہ کی بیٹی ام عبداللہ جو کہ زمانہ فاروق اعظم میں مدینہ شریف کی
مشہور ترین دلالہ تھی اور لوگوں کو متعہ کرواتی تھی بیان فرماتی ہے کہ ایک آدمی
شام سے آیا اور مجھے کہا کہ کنوارہ رہنا میرے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے
میرے لیے ایک عورت کا انتظام کریں میں نے ایک عورت سے اسکا متعہ
کروا دیا اور وہ شخص اس عورت کے ساتھ رہا پھر وہ کہیں باہر گیا اور ادھر جناب عمر کو
اسکے متعہ کا پتہ چل گیا انہوں نے اس دلالہ کو بلوایا اور سب پوچھا۔ دلالہ نے
الف سے ی تک تمام واقعہ بتا دیا عمر نے کہا جب وہ مرد آئے تو مجھے بتانا
جب وہ مرد آیا تو عمر کے پاس اس کو حاضر کیا گیا عمر نے کہا کہ تم نے متعہ کیوں
کیا ہے قال فعلته مع رسول اللهؐ ثم لم ينهنا عنه حتى قبضه الله
ثم مع ابي بكر فلم ينهنا عنه حتى قبضه الله ثم معك فلم تحدث لنا فيه نهيا
ترجمہ۔ اس مرد نے کہا رسول پاکؐ کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا اور آپ نے
ہم کو منع نہیں کیا حتیٰ کہ وفات پا گئے اور میں نے یہ متعہ ابو بکر کے زمانہ میں
بھی کیا ہے اور انہوں نے بھی منع نہ فرمایا حتیٰ کہ وہ مر گئے اور آپ کی حکومت
کے دوران بھی میں نے متعہ کیا ہے اور حضورؐ نے بھی منع نہیں کیا عمر نے کہا
کہ اگر میں نے تم کو پہلے روکا ہوتا تو آج میں تم کو سنگسار کرتا۔

نوٹ۔ یہ روایت کنز العمال میں موجود ہے اور عمر کا ہار جانا صاف ظاہر ہے

حضرت علی نے بھی متعہ کو روکنے کے بارے جناب عمر کی مخالفت فرمائی ہے اور عمر کے نامہ اعمال میں لوگوں کے زنا کے درج ہونے کی تصدیق فرمائی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ النساء آیت ۲۴

اخرج عبد الرزاق وابو داؤد فی ناسخه وابن جریر عن الحکم انه سئل
عن هذه الآیة امنسوخة قال لا وقال علی لولا ان عمر نهی
عن المتعة ما زنی الا شقی

جناب حکم سے سوال ہوا کہ کیا آیت متعہ منسوخ ہے۔ اس نے فرمایا
نہیں۔ اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر عمر صاحب متعہ سے
منع نہ کرتا تو زنا نہ کرتا مگر شقی۔

نوٹ:۔ علامہ سیوطی کو علماء نے نویں صدی کا مجدد قرار دیا ہے اور
کتب رجال میں اس کے فضائل بے شمار ذکر کئے ہیں اور سیوطی اپنی اس
تفسیر کے خطبہ میں فرماتا ہے فها وسهل الینا بالاسناد العالی من الکتب المشهور
کہ میں نے قرآن پاک کی تفسیر کی ہے ان اخبار کے ذریعہ جو اسناد عالی کے
ساتھ میرے تک پہنچی ہیں پس علامہ سیوطی نے جناب عمر پر حضرت علیؑ کی
تنقید اور یہ گواہی کہ لوگوں کو زنا کا محتاج حضرت عمر نے کیا ہے۔ عالی نقل
فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ متعہ کو عمر کے حرام کرنے کے بعد اصحاب نے
عمر کو معاف نہیں کیا اور خاص طور حضرت علیؑ نے تو عمر کو اس مسئلہ میں بہت
بڑا مجرم قرار دیا ہے اور قیامت تک ہونے والے زنا کا حضرت عمر کو ذمہ دار قرار
دیا ہے اور یہ تنقید مسئلہ متعہ پر حضرت عمر کی صاف مخالفت ہے۔

جناب عمر کا متعہ کو حرام کرنا اور وکیل عمر امام رازی کا صفائی دینا

ان دونوں باتوں پر دوبارہ غور و فکر اور عالم اسلام کو دعوت انصاف

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۶/۳ النساء آیت متعہ

ما روی عن عمر انہ قال فی خطبتہ متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ الخ

ترجمہ: حضرت امام رازی کی وکالت عمر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حرمت متعہ کی ایک یہ دلیل بھی ہے کہ جناب عمر نے اعلان فرمایا کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں حضرت عمر نے یہ کلام مجمع صحابہ میں فرمایا تھا اور اس وقت کسی بھی صحابی نے جناب عمر کے فرمان کو ٹوکا نہیں ہے اور یہ نہیں کہا کہ متعہ سے نبی کریم نے منع نہیں فرمایا لہٰذا آپ کو منع کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اور صحابہ کرام کے نہ بولنے کی تین وجوہات ہو سکتی ہیں علاوہ اس کے کہ متعہ حلال تھا۔ اور صحابہ کرام کا نہ بولنا علی سبیل المداہنہ تھا یعنی انہوں نے منافقت سے کام لیا ہے اور یہ وجہ باطل ہے کیونکہ اس وجہ سے حضرت عمر اور صحابہ کرام کا کافر ہونا لازم آتا ہے کیونکہ جب متعہ حلال تھا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس کو حرام کرتا ہوں اور نبی کریم نے اس کو نہیں کیا تھا تو اس جسارت اور بغاوت سے حضرت عمر کا کفر لازم آتا تھا اور صحابہ کرام کو جب معلوم ہے کہ متعہ حلال ہے اور پھر وہ عمر کے سامنے خاموش ہیں اور اس خاموشی سے وہ عمر کی تصدیق کرتے ہیں تو ان صحابہ کرام کا بھی کافر ہونا لازم آتا ہے اور چونکہ کفر حضرت عمر اور کفر صحابہ کو تسلیم کرنا

درست نہیں ہے پس فی الواقع متعہ کا حلال ہونا بھی درست نہیں ہے

۳۔ اور یا صحابہ کرام عمر کے سامنے اس لئے خاموش رہے اور نہ بولے کہ ان کو متعہ کے حلال یا حرام ہونے کا علم نہ تھا۔ اور مسکین اس مسئلہ میں حقیقت سے جاہل تھے۔ اور یہ رد بھی باطل ہے کیونکہ متعہ بھی نکاح کی مثل روزمرہ کی ضرورت تھی لہذا متعہ کے حکم سے صحابہ کا جاہل ہونا بھی قابل تسلیم نہیں ہے۔

۴۔ اور یا صحابہ کرام عمر کے سامنے اس لئے خاموش رہے کہ فی الواقع متعہ حرام تھا اور جناب عمر نے بھی یہی اعلان فرمایا تھا کہ متعہ حرام ہے پس صحابہ کرام کی خاموشی کی وجہ ان کا متعہ کے بارے علم یا [illegible] کا اختیار کرنے سے کوئی حرف نہیں آتا اور متعہ کی حرمت بھی ثابت ہو جاتی

خلاصۃ الکلام :- بے شک عمر نے متعہ کو روکنے منع کرنے کو اپنی طرف نسبت دی ہے مگر مراد ان کی یہ تھی کہ متعہ زمانہ رسالت میں منع ہوا ہے اور میں بھی منع کرتا ہوں۔ اگر ان کی مراد یہ تھی کہ زمانہ رسالت میں متعہ منع نہیں تھا اور میں منع کرتا ہوں تو اس دعویٰ سے عمر کا کافر ہونا لازم آتا ہے اور عمر کے خطبہ کو سن کر اصحاب کیوں خاموش رہے۔ اصحاب کا خاموش رہنا بھی اصحاب کی تکفیر کا باعث ہے مزید خلاصۃ الکلام کہ اس دلیل میں سکوت صحابہ کو عمر کے سامنے حرمت متعہ کی دلیل بنایا گیا ہے اور شیعہ علماء نے رازی کی اس دلیل پر جو ضرب کاری لگائی ہے۔ اس کو اہل علم کے سامنے پیش کر کے تمام اہل اسلام کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت فکر دے رہے ہیں۔

ذرا صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو حضرت عمر نے مذکورہ واقعات میں نبی کریم سے متعہ کو منع کرنے کا ذکر کیوں نہ کیا

ہم نے کتب اہلسنت سے خطبہ عمر پیش کیا ہے اس میں الفاظ یہ ہیں انا انھی کہ متعہ سے میں منع کرتا ہوں۔ وکما عمر نے دوسری رپورٹ میں بھی یہی الفاظ نقل کئے ہیں انا انھی عنھن کہ میں تین چیزوں کو میں منع کرتا ہوں اور ان پر حرام کرتا ہوں۔ اور شیخ ابو بکر کے واقعہ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ متعہ کو حرام کرنے کی نسبت عمر نے اپنی طرف ہی کی ہے اور عمران بن سوادہ لیثی کی رپورٹ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ عمر نے خود متعہ منع کیا تھا اس لئے رعایا نے اس کی اس جسارت کو برا کہا اور زاد المعاد میں ابن قیم نے بھی سنی ہونے کے باوجود تسلیم کیا ہے کہ متعہ خود عمر نے حرام کیا ہے اور ابن عباس اور عمران بن حصین نے بھی اعلان فرمایا ہے کہ متعہ خود عمر نے منع کر کے لوگوں کو زنا کا محتاج بنایا اور جابر صحابی نے بھی یہی رپورٹ دی ہے کہ متعہ زمانہ رسالت اور ابوبکر میں حلال رہا اور خود عمر نے منع کیا ہے اور احادیث ابی نضرہ نے بھی تحریم متعہ میں عمر کو ملوث ٹھہرایا ہے اور علامہ ذہبی نے اس متعہ کے مسئلہ میں عمر سے مناظرہ کر کے ثابت کیا ہے کہ متعہ سے خود عمر نے منع کیا ہے امیر المومنین علی علیہ السلام نے بھی قیامت تک ہونے والے زنا کو عمر کے کھاتہ میں ڈالا ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ واقعات گواہ ہیں کہ عمر نے خود متعہ کو منع کر کے خدا اور رسول کے خلاف بغاوت کی ہے اور ایسا شخص صحیح خلیفہ نہیں ہو سکتا

صحابہ کی خاموشی اور عدم نکیر کو جناب عمر کی حقانیت پر دلیل بنانا

غلط ہے اور اب ہم سکندر کے دلائل کی گولہ باری سے ریزہ ریزہ کرتے ہیں

ہم پہلے بھی اس چیز کو ذکر کر چکے ہیں کہ وکلاء صحابہ جب کسی محاذ پر بھی عاجز آ جاتے ہیں اور قرآن و حدیث سے کسی مطلب کو ثابت نہیں کر سکتے تو پھر اجماع صحابہ اور سکوت صحابہ والی شرلی چھوڑتے ہیں اور ہم شیعہ خیرالبریہ یہ کہتے ہیں آیت قرآن اور حدیث رسول اللہ سے متعہ کا حلال ہونا رسول اللہ کے زمانہ کے بعد بھی ثابت ہے۔
اور قرآن و حدیث کے خلاف اجماع صحابہ کی کوئی قیمت نہیں ہے

اگر بقول امام سکوت اور نکیر صحابہ کیلئے واجب تھا تو ترک واجب سے کون کافر بنتا تھا

ارباب انصاف جب عمر نے متعہ کو منع کیا تھا اور حکم عمر خلاف شریعت تھا اور بقول امام اہلسنت امام رازی اس وقت صحابہ خاموش کیوں رہے ان کے لئے بولنا واجب تھا پس ان کے سکوت سے ان کا کفر لازم آتا ہے
ہم شیعہ خیرالبریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری فتح مبین ہے کہ ہمارے مقابلے میں امام رازی بیچارا اس طرح پھنس گیا اور بدحواس ہو گیا ہے کہ صرف ایک واجب کے ترک سے صحابہ کا کفر تسلیم کر لیا ہے اور اگر صرف ایک واجب کے ترک سے کوئی کافر بن جاتا ہے تو پھر ہر صاحب تاریخ گواہ ہے کہ کئی کئی واجبات ترک کئے تھے اور صحابہ معصوم بھی نہیں تھے پس رازی بیچارے رازی نے ایک عمر کو کفر سے بچاتے بچاتے صحابہ کرام کا کفر تسلیم کر کے شیعوں کی فتح کا اعلان کر دیا ہے۔

وکلاء صحابہ کی قرارداد کہ کسی مسئلہ میں بعض علماء کی خاموشی اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ وہ اس مسئلہ میں متفق ہیں خاموشی مفتی کے خوف کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح منہاج بیضاوی کی صد: (تیسیر مطبوعہ مصر
السادس فیما ادخل فی الاجماع ولیس منہ اذا قال البعض من
اھل عصر واحد او جماعۃ قولا وسکت الباقون عنہ مع معرفتہم
بہ ولم ینکرہ احد منہم . . . فلیس باجماع ولا حجۃ
امام الحرمین انہ ظاہر مذہبہ وقال الغزالی نص علیہ فی الجدید
واختارہ الامام الرازی واتباعہ
نص علی انہ لیس باجماع ولا حجۃ . . . وانہ ربما سکت لتوقف لانہ
لم یجتہد بعد او رای لہ فی المسئلۃ او اجتہد وتوقف لتعارض الادلۃ
او خوف من المفتی تعظیما لہ او ھابہ او الفتنۃ فسکت لذالک .
او رای تصویب کل مجتہد فسکت لانہ لا یری الانکار فرضا ومع قیام
ھذہ الاحتمالات لا یدل علی الموافقۃ.

ترجمہ: امام اہلسنت محمد بن الامام بالکا ملین فرماتے ہیں کہ بحث اجماع
میں کہ کچھ چیزیں اجماع میں داخل کی گئی ہیں اور وہ اجماع کی قسم نہیں ہیں
اور وہ یہ ہے کہ جب ایک زمانہ میں ایک جماعت یا ایک عالم کوئی
قول یا فتویٰ دیتا ہے اور دوسرے علماء کو اس کا فتویٰ
معلوم ہوتا ہے اور وہ اس علم کے باوجود اس فتویٰ کی تردید
نہیں کرتے بلکہ خاموش رہتے ہیں .

پس اس خاموشی کے باوجود وہ فتویٰ اجماع کا حکم نہیں رکھتا اور حجۃ نہیں ہے اور اسی بات کو قاضی ابوبکر باقلانی نے اختیار کیا ہے اور اس کو امام شافعی سے نقل کیا اور کہا ہے کہ یہ شافعی کا آخری قول ہے اور امام الحرمین نے کہا ہے کہ یہی ان کا ظاہر مذہب ہے اور بعد میں غزالی نے اس پر بحث کی ہے اور امام رازی اور اس کے پیروکاروں نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے

اور اس کے اجماع نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دوسرے علماء کے خاموش رہنے کے وجوہات بہت ممکن ہے کہ دوسرا عالم اس مسئلہ میں توقف کرتا ہو۔ کیونکہ اس نے ابھی اس مسئلہ میں اجتہاد نہیں کیا اور اس میں اپنی رائے کی ترجیح کی یا اس عالم نے اس مسئلہ میں اجتہاد کیا ہے اور پھر تعارض ادلہ کے باعث توقف کو اختیار کیا ہے اور یا وہ عالم اس لئے خاموش ہے کہ اس مفتی سے اس کو خوف ہے اور یا اس سے ڈرتا ہے یا تقیہ (چپ) ہے اور یا فتنہ کے خوف سے خاموش ہے اور یا اس خاموش عالم کا یہ مذہب ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے اور اس کو خلاف اظہار فرض نہیں ہے اور جب خاموشی کے اتنے احتمالات ہیں تو کسی عالم کا خاموش رہنا اس کی موافقت پر دلیل نہیں اور نہ یہ اجماع ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمر کے سامنے خوف اور فتنہ کے باعث خاموش رہتے

جب عمر نے متعہ کو حرام کیا تھا تو اصحاب نے عمر کی مخالفت کی تھی لیکن اس کی تردید کی تھی اور اگر کوئی ویسا ہی شخص اس بات کو نہیں مانتا تو ہم یہ کہتے ہیں کہ بالفرض اگر صحابہ خاموش بھی رہتے تھے تو خاموشی موافقت کی دلیل نہیں ہے صحابہ عمر کے خوف سے اور فتنہ کے خوف سے چپ تھے کیونکہ ہر چپ رہنا کی دلیل نہیں ہے اور اس بات میں ہماری موافقت سنی علماء نے بھی کی ہے

سنی علماء کا فیصلہ کہ بات کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات فقہائے شافعیہ حصہ ۱۳ ج ۲
ترجمہ اسمٰعیل بخاری۔ مؤلف تاج الدین سبکی از تشیید المطاعن صفحہ ۱۲۴

فان قلت اذا كان حقا لم لا يتضح فيه قلت قد انبأناك ان الشريعة تشدد بهم في الخوض في علم الكلام خشية ان يتجر الكلام فيه الى ما ينبغي وليس كل علم يفصح به فاحفظ ما نلقيه اليك واشدد عليه يديك ويعجبني ما انشده الغزالي في منهاج العابدين لبعض اهل البيت۔ اني لاكتم من علمي جواهره كي لا يرى الحق ذو جهل فيفتتنا يا رب جوهر علم لو ابوح به لقيل لي انت ممن يعبد الوثنا ولاستحل رجال مسلمون دمي يرون اقبح ما ياتونه حسنا۔

ترجمہ:- اگر تو کہے کہ اگر یہ مسئلہ حق ہے تو اس کو ظاہر کیوں نہیں کیا جاتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر علم کو ظاہر کرنا ہر وقت ممکن نہیں ہوتا اور غزالی کے اشعار پر توجہ دیں جو اس نے نقل کئے ہیں۔

نوٹ:- ارباب انصاف ہمارے مولا علی کی یہ کرامت ہے اور ہم شیعوں کا یہ فتح عظیم ہے کہ وہ کام جو ہمارے سامنے جس چیز کا انکار کریں پھر خدا تعالیٰ ان کو مجبور کر سکتا کہ اسی چیز کا اقرار کر دیا ہے علماء نے متعہ خود حرام کیا ہے اور صحابہ کرام نے اس وقت سکوت اس لئے اختیار فرمایا کہ ہر مسئلہ کو ہر وقت ظاہر کرنا ممکن نہیں ہوتا کسی مصلحت کی وجہ سے صحابہ خاموش رہے ہیں۔

دکھاؤ صحابہ کا لینا فیصلہ کہ نبی کریمؐ کی خاموشی کے علاوہ اور کسی کی خاموشی کی کوئی وقعت نہیں ہے اس فیصلہ نے سکوت صحابہ والی دلیل کو ناکارہ کر دیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۳۲۳ جلد ۱۳ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ وقد اتفقوا علی ان تقریر النبی فیما یفعل بحضرتہ او یقال و یطلع علیہ بغیر انکار دال علی الجواز لان العصمۃ تنفی عنہ ما یحتمل فی حق غیرہ فلا یقر علی الباطل فمن ثم قال من غیر الرسول فان سکوتہ لا یدل علی الجواز . . . باب من رای ترک النکیر من النبی حجۃ

ترجمہ :۔ اگر کوئی شخص نبی کریمؐ کے سامنے کوئی کام کرے یا بات کرے اور آنجناب اس قول اور فعل پر مطلع بھی ہوں اور اس کو رد نہیں کریں اور منع نہیں تو یہ تقریر نبی اس فعل اور قول کے جواز کی دلیل ہے کیونکہ حضور پاکؐ معصوم ہیں اور جو احتمال دوسروں کے حق میں ہے وہ عصمت کے باعث آنجناب سے منفی ہے پس نبی کریمؐ باطل پر تقریر نہیں کر سکتے۔

اور اسی لئے امام بخاری نے فرمایا ہے من غیر الرسول کہ رسول پاکؐ کے علاوہ کسی کی خاموشی جواز پر دلالت نہیں کرتی۔

اس عبارت کے بعد ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی قول کتاب اور سنت کے خلاف ہو تو اس قول کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب و سنت پر عمل کیا جائے گا۔ نوٹ ما نحن فیہ میں قول عمر ہے کہ متعہ حرام ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ متعہ حلال ہے پس مسلمان قول عمر کو چھوڑے گا اور حکم خدا اور رسولؐ کے سامنے سر جھکائے گا۔

وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ خاموشی صرف کنواری کی اور نبی کریمؐ کی حجت ہے اور اس فیصلے سے سکوت صحابہ والا حربہ ناکارہ ہو جاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب محلی صد ابن حزم از تشئید المطاعن صفحہ ۱۱۶۹

والسکوت لیس رضا الا من اثنین فقط: من رسول اللہ
الذی امر بالبیان ... والثانی البکر فی نکاحها للنص الوارد فی ذالک
...... لان ما عدا رسول اللہ یسکت تقیة او تدبیرا فی امر او ترویة او لانه
یری ان سکوته لا یلزم به شیء وهذا هو الحق انتهی

ترجمہ: صرف دو کی خاموشی حجت ہے ایک رسول پاکؐ اور دوسری کنواری کیونکہ کنواری کی بابت نص وارد ہے کہ نکاح میں اسکی خاموشی اس کی رضا کی دلیل ہے اور رسول پاکؐ کے علاوہ جو خاموشی اختیار کرتا ہے ممکن ہے کہ تقیہ کی وجہ سے یا کچھ تدبیر کی وجہ سے خاموش ہو اور ایا اس لئے خاموش ہے کہ وہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اس کی خاموشی سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔

وکلاء صحابہ کو دیا اور انصاف کے واسطے سے دعوت فکر

عمر کا متعہ کو حرام کرنا اور وکلاء صحابہ کا اسکی صفائی میں یہ عذر پیش کرنا کہ اگر متعہ فی الواقع حرام نہ ہوتا اور عمر نے منع کیا تھا تو صحابہ نے نکیر کیوں نہ کی یہ عذر نہ عمر کی صفائی بالکل درست نہیں ہے چونکہ ہم اس دعوی کو صحابہ کو غلط سمجھتے ہیں کہ صحابہ خاموش رہے جبکہ عمر کی مسئلہ متعہ میں مخالفت ہونیکی بابت ہم ذکر ہو تفصیلات کا مطالعہ ایک بار ضرور کریں۔

متعہ حلال ہونے کی چوتھی دلیل صحابہ کی یہ گواہی ہے کہ متعہ جناب عمر نے ہی سب سے پہلے منع کیا ہے۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج۳ ص۳۴۲ کتاب الحج
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ج۴ ص۱۳۲ کتاب الحج
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص۱۳۶ بوجہ عمر
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ج۳ ص۴۵ ذکر غزوہ خیبر
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الاوائل ص لعسکری
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص از الغدیر

فتح الباری کی عبارت | باب تمتع علی عہد... عن عمران بن حصین تمتعنا علی عہد رسول اللہ ﷺ ونزل القرآن قال رجل برأیہ ما شاء... واغرب الکرمانی فقال ان المراد بہ عثمان والاولی ان یفسر بعمر فانہ اول من نہی عنہا۔

ترجمہ: عمران صحابی بیان کرتا ہے کہ زمانہ رسالت میں ہم نے متعہ کیا ہے اور قرآن نازل ہوا ہے اور ایک مرد نے اپنی رائے سے کہا کرمانی نے کہا ہے کہ مراد عثمان ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ رجل سے مراد عمر لیا جائے کیونکہ عمر پہلا وہ شخص ہے جس نے متعہ کو منع کیا ہے۔

نوٹ: اسی روایت کو امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں سورہ نساء پ۵ آیت فما استمتعتم کی تفسیر میں لکھا ہے اور امام صاحب اس تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کا تعلق متعہ النساء سے ہے

متعہ کے حلال ہونے کی پانچویں دلیل کہ صحابی رسولؐ اللہ عبداللہ بن عباس بھی اسماء بنت ابی بکر کی طرح متعہ کو حلال جانتا تھا

دلیلِ اول

دلیل اول ابن عباس متعہ کو حلال جاننے کی سنی علما کی گواہی ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عنایہ شرح ہدایہ ص ۱۰۹ ج ۲ باب نکاح

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی سے

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ص ۴۳ ج ۴ باب متعہ

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۱۵۱ ج ۱ کتاب النکاح

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زرقانی ص ۱۵۳ ج ۳

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴۳ ج ۹ کتاب التزویج

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مبسوط سرخسی سے

۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء

۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق سے

۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رمز الحقائق شرح کنز الدقائق سے

۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب خزانۃ الروایات سے

۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کافی

عنایہ شرح ہدایہ ص ۱۴۲ ج ۳ | فی نکاح المتعۃ خلاف مالک فانہ یجوز عنہ و هو الظاهر من قول ابن عباس

ترجمہ ملخص: امام مالک اور ابن عباس کے نزدیک متعہ جائز ہے۔

دلیل دوم ابن عباس کے متعہ کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ ان کے حلیت متعہ والے فتویٰ کی شعراء نے خوب تعریف فرمائی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۳ صفحہ ۱۹۵ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ البیہقی ج ۷ صفحہ ۲۰۵
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ج ۳ صفحہ ۱۵۱
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۶ صفحہ ۱۴۵

نیل الاوطار کی عبارت ! عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ما تقول فی المتعة فقد اکثر الناس فیها حتی قال فیها الشاعر

سعید بن جبیر نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ متعہ کے بارے کیا فرماتے ہیں. لوگ اور شعراء آپ کے حلیت متعہ والے فتویٰ کا خوب ذکر کرتے ہیں.

تفسیر کبیر کی روایت ! ان الناس لما ذکروا الاشعار فی فتیا ابن عباس فی المتعة
جواز متعہ کے بارے جب شعراء نے ابن عباس کے اشعار کو ذکر کیا.

نوٹ ہمارا باب الفضائل میں ابن عباس کا متعہ کو حلال سمجھنا ایک ناقابل انکار حقیقت ہے تو کیا یہ صحابی رسول اللہ خدا اور رسول کا مقابلہ کر رہا تھا کہ خدا اور رسول کے نزدیک متعہ حرام تھا مثل زنا تھا اور یہ صحابی رسول اللہ اس زنا کو حلال کہتا تھا. اگر اس طرح سمجھے تو پھر معلوم ہوا کہ صحابہ کرام میں ایسے خراب لوگ تھے اور اگر متعہ شریعت میں حلال تھا صرف من مانی کرتے ہوئے جناب عمر نے متعہ کو حرام فرمایا تھا. تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام میں ایسے لوگ تھے جو حکم خدا کے سامنے اکڑ جاتے تھے .

دلیل سوم ابن عباس کے متعہ کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ وہ حرمت متعہ کا فتویٰ دینے والوں کو آسمان سے پتھر برسنے اور دوسرے عذاب سے ڈراتے تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ج ۱ ص ۲۵۲

قال ابن عباس لمن كان يعارضه فيها بأبي بكر وعمر يوشك أن ينزل عليكم حجارة من السماء اقول . قال رسول الله . وتقولون قال ابو بکر و عمر

ترجمہ: جو لوگ ابن عباس سے یہ کہتے تھے کہ تم متعہ کو حلال کہتے ہو۔ اور ابو بکر و عمر اس کو منع کرتے تھے ابن عباس نے ان سے فرمایا کہ قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر نازل ہوں، میں تمہارے سامنے قول رسول اللہ کو پیش کرتا ہوں اور تم میرے سامنے میرے خلاف قول ابو بکر و عمر کو پیش کرتے ہو

فقط :۔ اس باب کو ذرا غور سے پڑھیں۔

عروہ اور ابن عباس کا مسئلہ متعہ کی بابت مناظرہ

زاد المعاد ص ۲۵۵ عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تو متعہ کو حلال کہتا ہے اور تو خدا سے نہیں ڈرتا۔ ابن عباس نے کہا کہ تو اپنی ماں سے جا کر متعہ کا مسئلہ پوچھ۔ عروہ نے کہا کہ ابو بکر اور عمر نے متعہ نہیں کیا ابن عباس نے فرمایا کہ میں نہیں دیکھتا کہ تم ان فضول باتوں سے رک جاؤ حتیٰ کہ تم پر عذاب خدا نازل ہو۔ میں تم کو رسول اللہ کا فرمان سناتا ہوں اور تم مجھ کو ابو بکر اور عمر کی باتیں سناتے ہو

دلیل نمبر ۳: ابن عباس متعہ کو حلال کہتے تھے، کہا ہے کہ بقول ابن عباس کے عمر نے متعہ کو حرام کر کے لوگوں کو قیامت تک زنا کا محتاج کر دیا۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ج ۵ ص ۹ آیت متعہ
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۵ ص ۱۳۰
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن جصاص ج ۲ ص ۱۴۷
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الدار قطنی ج ۳ ص ۲۵۷ کتاب النکاح
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۴۰
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نہایہ ابن اثیر ج ۲ ص ۲۴۹ مادہ شفا
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مجمع البحار گجراتی ص —
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ہدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۵۸ ابن رشد
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الفائق زمخشری ص — لغت شفی
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص — شفی
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاج العروس ص — شفی

تفسیر در منثور کی عبارت: واخرج عبد الرزاق وابن منذر من طریق عطاء عن ابن عباس قال یرحم اللہ عمر ما کانت المتعۃ الا رحمۃ من اللہ رحم بہا امۃ محمد ولولا نہیہ عنہا ما احتاج الی الزنا الا شقی وہی التی فی سورۃ النساء فما استمتعتم بہ منہن الی کذا وکذا من الاجل علی کذا وکذا ... واخبرنی انہ سمع ابن عباس یراہا الآن حلالاً۔

بقول ابن عباس جناب عمر کی وجہ سے لوگ رحمت خداوندی سے محروم ہو گئے

ترجمہ: ابن عباس نے فرمایا کہ متعہ لوگوں کیلئے اللہ پاک کی طرف سے رحمت تھا اور خدا رحم کرے عمر پر اس کی وجہ سے لوگ اس رحمت سے محروم ہو گئے اور اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے کوئی زنا کا محتاج نہ ہوتا۔ عطا کہتا ہے کہ ابن عباس اس وقت متعہ کو حلال جانتا تھا۔

نوٹ :۔ علامہ سیوطی نے مسند عالی سے یہ نقل کیا کہ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ابن عباس نے تحریم متعہ میں تکذیب عمر فرمائی ہے دونوں صحابی ہیں۔ ان میں سے ایک کا غلطی پہ ہونا ضروری ہے اور وہ عمر ہے کیونکہ ان کا فرمان قرآن کے خلاف ہے

نیل الاوطار کی عبارت وكان ابن عباس يقول يرحم الله عمر ما كانت المتعة الا رحمة من الله رحم بها عباده ولولا نهي عمر عنها ما احتاج الى الزنا ابدا

ترجمہ: ابن عباس فرماتے تھے کہ متعہ بندوں پر اللہ کی رحمت تھی اور خدا رحم کرے عمر صاحب پر اگر وہ متعہ سے لوگوں کو منع نہ کرتا تو کبھی بھی کوئی شخص زنا کا محتاج نہ ہوتا۔ نوٹ: بڑی شرافت سے ابن عباس نے عمر صاحب کی تکذیب فرمائی

تفسیر قرطبی کی عبارت عن ابن عباس انه قال ما كانت المتعة الا رحمة رحم الله بها هذه الامة ولولا نهي عمر عنها ما زنى الا شقي

ترجمہ: ابن عباس فرماتے ہیں کہ نکاح متعہ اس امت کے لئے اللہ پاک کی رحمت تھی اور اگر جناب عمر اس متعہ سے لوگوں کو منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے کوئی زنا نہ کرتا

نوٹ: اے ارباب انصاف حضرت ابن عباس کوئی کوچہ گرد شخص تو نہیں آپ جناب عمر کی طرح صحابی ہیں ان کا یہ فرمان متعہ کے حلال ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے اگر متعہ زنا ہوتا تو عمر کے اس کو منع کرنے پر ابن عباس افسوس نہ فرماتے۔

دربابِ صحاح اہلسنت کی گواہیاں کہ ابن عباس متعہ کو حلال جانتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری کتاب النکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم باب نکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبری کتاب النکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور

صحیح بخاری کی عبارت: عن ابی جمرہ قال سمعت ابن عباس سئل عن متعۃ النساء فرخص۔ ابو جمرہ کہتا ہے کہ ابن عباس سے عورتوں کے متعہ کی بابت سوال ہوا اور میں سن رہا تھا انہوں نے فرمایا کہ رخصت ہے اور حلال ہے۔

نوٹ:- اس جگہ ان کے مولوی نے دم چھلہ لگایا مگر وہ غلط ہے۔

صحیح مسلم کی عبارت: لقد کانت المتعۃ تفعل علی عہد امام المتقین یرید رسول اللہ ۔ ابن زبیر نے مکہ میں خطبہ کے دوران ابن عباس پر طعنہ لگاتے ہوئے فرمایا کہ خدا نے جن کے دلوں کو ان کی آنکھوں کی طرح اندھا کر دیا ہے وہ متعہ کی حلیت کا فتویٰ دیتے ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ تو بے علم ہے۔ متعہ امام المتقین سید المرسلین کے زمانہ میں کیا جاتا تھا یعنی رسول اللہ کے زمانہ میں۔ ابن زبیر نے بر سر حکومت کہا کہ اگر تو نے متعہ کیا تو میں سنگسار کروں گا۔

نوٹ:- ابن زبیر کا زمانہ حکومت ابوبکر عمر عثمان کے بہت بعد آیا ہے اور ابن زبیر کا تحلیل متعہ کی بابت ابن عباس سے نوک جھونک کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ ابن عباس متعہ کو حرام کرنے میں عمر کو غلطی پر سمجھتا تھا اور خود متعہ کو جائز اور حلال جانتا تھا کیونکہ رسول اللہ متعہ کو حلال جانتے تھے۔

مکہ اور مدینہ پاک کے لوگوں کے دو مایہ ناز مسئلے عورتوں سے وطی فی الدبر اور متعہ اور انہی فتووں کے باعث فقہائے حجاز کا سر فخر سے بلند ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۵۳ ج۶ کتاب النکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۴۳ ج۹

فتح الباری کی عبارت | ابن بطال کہتا ہے کہ اہل مکہ اور یمن نے اباحۃ متعہ کی ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ثم قال۔ اور ساتھ ہی ایک جماعت نے یقین کی حد تک فرمایا ہے کہ ابن عباس اباحۃ متعہ کے فتوی میں متفرد ہے وھی من المسائل المشھورۃ وھی نادرۃ المخالفۃ۔ ابن عباس کا متعہ کو حلال کہنا ان مسائل مشہورہ میں سے ہے کہ جن میں کہا جاتا تھا کہ ندرۃ المخالف۔

نیل الاوطار کی عبارت | قال الاوزاعی۔ تیرک من قول اھل الحجاز خمس فذکر منھا متعۃ النساء من قول اھل مکۃ واتیان النساء فی ادبارھن من قول اھل المدینۃ۔ وروی اھل مکۃ عن ابن عباس اباحۃ المتعۃ۔ اوزاعی امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ اہل حجاز کے قول سے ۵ باتیں چھوڑ دی جائیں گی۔ اور ان میں سے ایک تو اہل مکہ کا فتوی ہے کہ متعہ حلال ہے اور دوسرا اہل مدینہ کا مایہ ناز فتوی کہ عورتوں کی وطی فی دبر جائز ہے۔ اہل مکہ نے ابن عباس سے اباحۃ متعہ کی روایت کی ہے۔

نوٹ:۔ اہل مکہ و مدینہ صحابہ کی نظروں میں بڑی شان والے ہیں اور یہ فقہاء متعہ کو حلال جانتے تھے اگر متعہ بالفرض زنا ہے تو کیا یہ تمام مکہ و مدینہ صحابہ زنا کو حلال جانتے تھے اور حقیقت یہ کہ ابن جریج نے تو خود ۹۰ عورت سے متعہ کیا ہے۔

ابن عباس کے متعہ کو حلال جاننے کی بابت وکلائے صحابہ کے گھڑے ہوئے عذر

ابن عباس کی صفائی میں پہلا عذر / وکلائے صحابہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس چونکہ حرمت کا علم نہ تھا یا ناسخ حلیت متعہ کا ان کو پتہ نہ تھا اس لئے وہ تمام زندگی متعہ کو حلال سمجھتے رہے۔

جواب / یہ عذر ضعیف ہے / حکومتی سطح سے جناب عمر کا متعہ سے منع کرنا اور ابن عباس کا نہ ماننا۔ اور ابن زبیر کا بھی ابن عباس کو تحلیل متعہ سے روکنا اور ابن عباس کا ان کو ان کی ماں کے متعہ کرنے کا طعنہ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ابن عباس تحریم متعہ کو غلط سمجھتے تھے اور جناب عمر وغیرہ کی تکذیب کرتے تھے۔

ابن عباس کی صفائی میں دوسرا عذر / ابن عباس سے حرمت متعہ اور تحلیل متعہ کی دو روایات مروی ہیں۔ اور تحلیل و تحریم کے اجتماع کی صورت میں تحریم مقدم ہے پس متعہ حرام ہے۔

جواب / یہ عذر بھی ضعیف ہے / حضرت نعثل بقول عائشہ صدیقہ یعنی عثمان فرماتے ہیں کہ تحلیل اور تحریم کے اجتماع کی صورت میں تحلیل کو مقدم کرنا اولیٰ ہے ثبوت کے لئے تفسیر کبیر میں زیر آیت۔ وان تجمعوا بین الاختین ملاحظہ ہو۔ وکیل صحابہ فخر رازی لکھتا ہے وعن عثمان انہ قال احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ والتحلیل اولیٰ۔ جناب عثمان فرماتے ہیں کہ جمع الاختین کو ایک آیت نے حلال اور ایک آیت نے حرام فرمایا ہے اور ایسے حالات میں تحلیل کو ترجیح دینا اولیٰ ہے۔ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ ابن عباس کے کیس میں بھی تم سنی عثمان کا کہنا مانو اور تحلیل متعہ کو ترجیح دو۔

ابن عباس نے مسئلہ متعہ میں جناب عمرؓ کو زندگی بھر جھٹلایا ہے اور ابن عباس نے متعہ کے حلال ہونے کے فتویٰ سے تے دم تک رجوع نہیں کیا

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴۳ ج ۹
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۱۵۱ ج ۳ نکاح
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص ۳۲ ج ۹
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۲۲ ج ۶ ذکر متعہ
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب انسان العیون ص ۱۸۲ ج ۲ خیبر کا ذکر
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن کثیر شافعی ص ۱۹۳ ج ۴ خیبر
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ المحتاج شرح منہاج ص ـ
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۵ ج ۶ النکاح

فتح الباری کی عبارت) وروی عن ابن عباس الرجوع باسانید ضعیفۃ و اجازۃ المتعۃ عنہ اصح وھو مذھب الشیعۃ

جواز متعہ کے فتویٰ سے ابن عباس کا رجوع کرنا ضعیف سند سے مروی ہے اور متعہ کے جائز ہونے کی روایت ابن عباس سے زیادہ صحیح ہے۔

نوٹ۔ یہ فتح الباری ہے جو کہ شاہ عبدالعزیز کی نگاہ میں شرح صحیح بخاری ہے اور اس پر بستان المحدثین گواہ ہے۔

تاریخ ابن کثیر کی عبارت) ومع ھذا ما رجع ابن عباس عما کان یذھب الیہ من اباحتہا۔ ابن عباس کا جو اباحت متعہ کا فتویٰ تھا انہوں نے اس فتویٰ سے رجوع نہیں فرمایا۔

مرقات شرح مشکوٰۃ کی عبارت | فقد ثبت انه مستمر القول علی جوازها
ابن زبیر نے ابن عباس کو طعنہ دیا حلیت متعہ کے فتویٰ کا اور یہ قصہ حضرت علیؓ کی وفات کے بعد ابن زبیر کی خلافت کے دوران ہوا ہے پس ثابت ہوا کہ ابن عباس جواز متعہ کے قول پر آخر تک قائم تھے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ کی عبارت | فقد ثبت ان عباس مستمر القول علی جوازها
جواز متعہ پر ابن عباس کا آخر تک قائم رہنا ثابت ہے

وکلاء صحابہ تمہیں تمہاری ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

کتاب المسند کنز العمال کتاب الفضائل باب فضائل صحابہ فضائل ابن عباس ابن خطاب کہ حضرت عمرؓ نے ابن عباس کی شان میں فرمایا ہے انک تنطق من بیت نبوۃ۔ یعنی گواہی دیتا ہوں کہ تو بیت نبوت سے بولتا ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ابن عباس کا عمر کی تحریم متعہ میں مخالفت کرنا اور بلکہ عمر یا دیگر تمام صحابہ کی اس مسئلہ میں مخالفت کرنا اور علانیہ متعہ کو حلال کہنا۔ یہ ابن عباس کا بیت نبوت سے بولنا ثبوت ہے۔ کیا یہ ابن عباس صحابی نہ تھا کیا ابن عباس دشمن اسلام اور مخالف قرآن تھا کیا تمام زندگی میں کوئی روایت نہ مل سکی۔ جس میں متعہ حرام بتایا گیا ہے۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا صحابی ابن عباس تمام زندگی زنا کو حلال جانتا رہا۔ افسوس ابن عباس زندگی بھر متعہ کو حلال کہنے کے باوجود مسلمان رہے۔ اور شیعہ مذہب والے متعہ کو حلال کہنے سے بقول نواصب کے اسلام سے خارج ہو گئے۔

متعہ کے حلال ہونے کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ صحابی رسولؐ اللہ عمران بن حصین بھی اسماء بنت ابی بکر کی مانند متعہ کو حلال جانتا تھا

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۵ ج ۳ النساء الرازی
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج ۲ ص ۵
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا مالک ص ۴۷ ج ۹
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ص ازتشیید المطاعن ص ۱۳۹
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابی حیان ص ۲۱۸ ج ۳ النساء
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۵۲ ج ۱
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۲۷ ج ۲ کتاب التفسیر
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴۶ ج ۸ کتاب التفسیر
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۴۰۲ ج ۱ کتاب الحج
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۳ ج ۵ آیت متعہ

تفسیر قرطبی کی عبارت | ولم یرخص فی نکاح المتعۃ الا عمران بن حصین وابن عباس وطائفۃ من اھل البیت

علامہ قرطبی نے ابوبکر طرطوسی کا فرمان بیان کیا ہے کہ نکاح متعہ میں ابن عباس اور عمران بن حصین نے ہی اجازت دی ہے اور بعض صحابہ اور بعض اہلبیت نے بھی نکاح متعہ کے حلال ہونے کو بیان فرمایا ہے۔

نوٹ۔ اگر متعہ منع ہے اور زنا کی مثل ہے تو عمران جیسے صحابی کو کیا دورہ پڑ گیا تھا کہ وہ نبی پاک کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو حلال کہتا تھا۔

عمران صحابی نے متعہ کی حلیت کا فتویٰ دیکر جناب عمر کی تکذیب کی ہے

غرائب القرآن کی عبارت | وقیل المراد بہ حکم متعۃ ..... والمتفق اعلیٰ انہا کانت مباحۃ فی اول الاسلام .. وذهب الباقون منهم الشیعة

الی انہا باقیۃ کما کانت ویروی هذا عن ابن عباس و عمران بن حصین ف

اما عمران بن حصین فانه قال نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم ینزل

بعد ها آیۃ تنسخها وامرنا بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتمتعنا معہ

ومات ولم ینهنا عنہ ثم قال رجل برأیہ ما شاء یرید ان عمر نهی عنہ

ترجمہ: امام اہلسنت علامہ نظام الدین نیشاپوری فرماتے ہیں کہ اہل اسلام کا یہ قول بھی

ہے کہ آیت فما استمتعتم سے مراد حکم نکاح متعہ ہے اور جمہور اہلسنت

کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نکاح متعہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا،

اور پھر منسوخ ہو گیا۔ اور جمہور کے علاوہ باقی مسلمان اور ان میں شیعہ بھی

شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ متعہ جس طرح حلال تھا اسی طرح اب بھی حلال ہے

اور متعہ کا پہلے کی طرح حلال رہنا ابن عباس اور عمران بن حصین صحابی سے

بھی روایت کیا گیا ہے اور عمران صحابی نے فرمایا ہے کہ کتاب خدا میں آیت متعہ

نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد کوئی ناسخ آیت اس کی نہیں آئی اور متعہ

کی نبی پاک نے ہمیں اجازت دی ہے اور ہم نے ان کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور

رسول اللہ نے وفات پائی ہے اور ہم کو متعہ سے منع نہیں فرما گئے پھر کہا مرد نے

اپنی مرضی سے جو چاہا عمران کی مراد اس سے ہے کہ عمر نے منع کیا ہے۔

نوٹ: سنی مفسر نے عمران کی تقریر کو آیت متعہ کی تفسیر میں درج کر کے یہ ثابت

کر دیا ہے کہ مراد آیت متعہ سے فما استمتعتم ہے اور سنیت کی رسوائی کے

لئے یہی کافی ہے۔

عمران صحابی نے جواز متعہ کا اعلان فرما کر شیعان علیؑ کی سچائی کا اعلان کر دیا ہے

تفسیر کبیر کی عبارت — واما عمران بن الحصین فانه قال نزلت آیة المتعة فی کتاب الله ولم ینزل بعدها آیة تنسخها وامرنا بها رسول الله ﷺ وتمتعنا بها ومات ولم ینهنا عنه ثم قال رجل برأیه ما شاء۔

ترجمہ ملخص: عمران نے فرمایا کہ آیت متعہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں آئی اور ہم نے اذن رسالتؐ سے متعہ کیا ہے اور نبی کریمؐ نے وفات پائی ہے اور متعہ سے منع بھی نہیں فرمایا اور اس مرد نے اپنی مرضی سے جو چاہا آرڈر دے دیا۔

صحیح بخاری کی عبارت — عن عمران بن حصین قال انزلت آیة المتعة فی کتاب الله ففعلناها مع رسول الله ﷺ ولم ینزل قرآن یحرمه ولم ینه عنه حتی مات قال رجل برأیه ما شاء۔

ترجمہ: عمران کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور ہم نے اس پر حضور پاک کے زمانہ میں عمل کیا ہے اور پھر قرآن میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو متعہ کو حرام کرے اور نبی کریمؐ کی وفات ہو گئی ہے اور آنجناب نے بھی منع نہیں فرمایا پھر اپنی مرضی سے مرد نے منع کر دیا۔

نوٹ:- عمران صحابی کی مراد آیت متعہ ہے۔ آیت فما استمتعتم ہے مگر امام بخاری صاحب بڑے محدث ہونے کے باوجود اس جگہ مغالطہ کر گئے۔ اور عمران صحابی کے قول کو سورہ نساء میں لکھنے کی بجائے سورہ بقرہ میں لکھ دیا اور امام رازی اور امام نیشاپوری نے جناب بخاری کی غلطی کی طرف توجہ کرتے ہوئے قول عمران کو سورہ نساء آیت متعہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔

احمد ثعلبی کی حسکی توثیق صاحب پاک نے کی ہے وہ بھی شیعوں کی سچائی بیان کرتا ہے

تفسیر ثعلبی ۲ عن عمران بن حصین قال نزلت آیت المتعۃ فی کتاب اللہ کی عبارت ۔ ولم تنزل آیۃ بعدھا تنسخھا فامرنا بھا رسول اللہ وتمتعنا مع رسول اللہ ومات ولم ینھنا عنھا قال رجل بعد برأیہ ما شاء قلت لم یرخص فی نکاح المتعۃ الا عمران بن حصین وعبداللہ بن عباس و بعض اصحابہ وطائفۃ من اھل البیت

ترجمہ۔ عمران صحابی کہتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں آئی اور ہم نے اذن رسالت سے متعہ کیا ہے اور رسول پاک نے وفات فرمائی ہے اور متعہ سے منع نہیں فرمایا اور اپنی مرضی سے وہ مرد آرڈر دیتا رہا ہے اور میں (ثعلبی) کہتا ہوں کہ نکاح متعہ کو عمران بن حصین اور ابن عباس اور اس کے بعض اصحاب نے اور اہل بیت سے ایک جماعت نے ہی حلال کیا ہے۔

اہلسنت کے امام المفسرین کی خواب میں اللہ کا دیدار اور احمد ثعلبی کی توثیق

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات الکبریٰ ج۳ ص۲۴ م عبدالوہاب سبکی۔ احمد ثعلبی ۔

کان اوحد زمانہ فی علم القرآن وتصنیفاتہ الی القاسم القشیری قال رأیت رب العزت فی المنام وھو یخاطبنی واخاطبہ فکان فی اثناء ذالک ان قال الرب جل اسمہ اقبل الرجل الصالح فالتفت فاذا احمد الثعلبی مقبل ۔

ترجمہ امام اہلسنت ثعلبی علم قرآن میں اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم

تھا امام اہلسنت ابو القاسم القشیری سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھا اور وہ مجھ سے اور میں ان سے باتیں کر رہا تھا۔ دوران گفتگو کے دوران رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک نیک مرد آ رہا ہے۔ پس میں نے دیکھا تو احمد ثعلبی آ رہا تھا۔

نوٹ :۔ رب تعالیٰ کی گواہی کے باوجود اگر احمد ثعلبی کا قول جواز متعہ میں قبول نہیں ہے تو پھر کس کا قول قبول ہو گا اور اگر متعہ زنا ہے اور احمد ثعلبی زنا کی اباحت کی گواہی دیتا ہے تو پھر رب تعالیٰ نے اس کو رجل صالح کا لقب کیوں دیا ہے۔

وکلاء صحابہ کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر

عمران صحابی کی روایت کو ہم نے پیش کر دیا ہے کہ جس کی وجہ سے کتب اہلسنت میں جواز متعہ کی ایک دلیل ہے۔ اور عمران صحابی کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کی مراد متعہ سے متعۃ النساء نہیں ہے۔ بلکہ متعۃ الحج ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ عمران صحابی کے قول کو امام رازی، امام ثعلبی، امام نیشاپوری نے متعۃ النساء پر حمل کیا ہے اور اہلسنت بھائیوں کو الزام دینے کے لئے ان تینوں سنی اماموں کا قول کافی ہے اور ان تینوں کو یہ کہنا کہ انہوں نے غلطی کی ہے یہ بھی سنی بھائیوں کی پرانی عادت ہے اور آج تک یہ لوگ سنت عمر پر قائم ہیں اس نے بھی نبی پاکؐ کے حق میں کہہ دیا تھا کہ ان الرجل لیھجر کہ حضور پاکؐ ہذیان سے بول رہے ہیں لہذا آج بھی جب کوئی سنی اپنے کسی عالم کے فرمان کو جھٹلانا چاہتا ہے تو جھٹ کہتا کہ وہ ہذیان بک رہا ہے خلاصۃ الکلام، ابن عباس، عمران بن حصین، اسماء بنت ابی بکر متعہ کو حلال کہتے اور مسلمان بھی رہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ زنا کو حلال کہنے والے مسلمان بھی رہیں اور سنیوں کے امام بھی ہیں۔

متعہ کے حلال ہونے کی ساتویں دلیل یہ ہے کہ صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ بھی اسماء بنت ابی بکر کی طرح متعہ کو حلال جانتا تھا۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۴۹۳ ج ۱ باب المتعہ
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص [illegible] ج ۱
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۹۳ ج ۸ نکاح متعہ
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص [illegible] ج ۶ نکاح متعہ
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص [illegible] ج ۲
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح موطا الزرقانی ص ۱۵۴ ج ۳
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا ص ۴۴ ج ۹
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴۲ ج ۹ کتاب النکاح
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ ص ۲۰۶ ج ۷ نکاح متعہ

دلیل اول جابر صحابی کے متعہ کو حلال کہنے کی امام مسلم بن حجاج کی گواہی ہے

صحیح مسلم کی ... عن ابن جریج - قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول کنا نستمتع بالقبضۃ من التمر والدقیق الایام علی عہد رسول اللہ وابی بکر حتی نہی عنہ عمر فی شان عمرو بن حریث

ترجمہ: امام اہلسنت ابن جریج نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے جابر سے سنا تھا وہ فرما رہے تھے کہ زمانہ رسالت اور زمانہ ابوبکر میں ہم نے چند دنوں کے لیے مٹھی بھر کھجور اور آٹا حق مہر دے کر متعہ کرتے تھے حتی کہ عمر نے عمرو بن حریث کے کیس میں متعہ سے منع کر دیا۔

نوٹ:۔ اگر بقول نواصب کے متعہ زنا ہے تو کیا صحابی رسول حضرت جابر
اعلان فرما رہے ہیں کہ صحابی مٹھی بھر آٹا دے کر زمانہ رسالت اور زمانہ ابو بکر میں
زنا کرتے تھے اور اس زنا سے ابو بکر نے منع نہیں کیا بلکہ عمر نے منع کیا ہے ہم کہتے
ہیں کہ جناب عمر کی ذات مبارک میں کونسی خوبی ہوئی تھی کہ انہوں نے رسول پاک اور
ابو بکر کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو منع فرما کر بدعت کو رائج کر لیا۔

روایت جابر نے سنی علماء کو حلیت متعہ کی گواہی پر مجبور کر دیا ہے!

زاد المعاد ص۲۰۵ ج۲ - فان قیل فما تصنعون بما رواہ مسلم فی صحیحہ
کی عبارت — عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نستمتع بالقبضة من
التمر والدقیق الایام علی عهد رسول اللہ وابی بکر حتی نهی عنها عمر
فی شان عمرو بن حریث وفیما ثبت عن عمر انه قال متعتان کانتا علی
عهد رسول اللہ انا انهی عنهما متعة الحج ومتعة النساء قیل الناس
فی هذا طائفتان طائفة یقول ان عمر هو الذی حرمها ونهی عنها
وقد امر رسول اللہ باتباع ما سنه الخلفاء الراشدون۔

ترجمہ: اگر کہا جائے کہ تم مسلم شریف کی اس روایت کے بارے میں کیا کرو گے کہ جابر کہتا
کہ زمانہ رسالت اور زمانہ ابو بکر میں ہم مٹھی بھر کھجور اور آٹا دے کر چند دنوں تک
متعہ کرتے تھے حتیٰ کہ عمر نے منع کر دیا اور نیز عمر کے متعلق آیا ہے کہ اس نے کہا کہ
زمانہ رسالت میں دو متعے تھے ایک متعۃ النساء اور ایک متعۂ حج ان کو میں حرام کرتا ہوں

مذکورہ سوال کے جواب میں کہا جائے گا۔ متعہ کے مسئلہ میں لوگ دو گروہ
ہیں۔ ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ عمر ہی نے متعہ سے منع کیا ہے اور نبی پاک
نے سنت خلفاء کی پیروی کا حکم دیا ہے۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ حرمت متعہ بیان کرنے والی روایات صحیح نہیں ہیں

زاد المعاد ص ۲۰۶ ج ۲ کی عبارت

ولم تر هذه الطائفة تصحيح حديث سبرة بن معبد في تحريم المتعة عام الفتح فانه من رواية عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن أبيه عن جده وقد تكلم فيه ابن معين ولم ير البخاري اخراج حديثه في صحيحه مع شدة الحاجة اليه وكونه اصلاً من اصول الاسلام ولو صح عنده لم يصبر عن اخراجه والاحتجاج به قالوا ولو صح حديث سبرة لم يخف على ابن مسعود حتى يروي انهم فعلوها ويحتج بالآية وايضاً ولو صح لم يقل عمر انها كانت على عهد رسول الله وانا انهى عنها واعاقب عليها بل كان يقول انه صلى الله عليه وسلم حرمها ونهى عنها قالوا ولو صح لم تفعل على عهد الصديق وهو عهد خلافة النبوة

ترجمہ: تحریم کے ان حرمت متعہ کی خبر دینے والی روایت سبرہ بن معبد کی اہلسنت علماء کے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عبد الملک بن ربیع بن سبرہ کی روایت ہے اور اس میں امام اہلسنت ابن معین نے کلام فرمایا ہے اور یہ حرمت متعہ والی روایت اتنی کمزور ہے کہ امام بخاری نے اس کو اپنی صحیح میں لکھنے کے قابل نہیں سمجھا۔ جبکہ اس کی ضرورت بھی تھی اور صحیح بخاری ایک اصل ہے اصول اسلام میں سے۔ اگر وہ روایت امام بخاری کی نگاہ میں صحیح ہوتی تو وہ اس کو اپنی بخاری میں لکھنے سے پرہیز نہ کرتے جبکہ اس کے لکھنے کی ضرورت بھی تھی اور سنی علماء نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ اگر حرمت متعہ والی حدیث سبرہ صحیح ہوتی تو عبد اللہ بن مسعود سے پوشیدہ نہ رہتی اور وہ آیت قرآن سے متعہ کے حلال ہونے کا استدلال نہ کرتے۔

اللہ پاک نے سنی علماء کی زبان پہ کلمہ حق جاری فرما دیا کہ اگر شریعت میں متعہ حرام ہوتا تو عمر اس کی منع کو اپنی طرف نسبت نہ دیتا

زاد المعاد جلد 2 صفحہ 206 ولو صح لم یقل عمر انہا کانت علی عہد رسول اللہ
کی عبارت] وانا انہی عنہا و اعاقب علیہا بل کان یقول ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حرمہا و نہی عنہا

ترجمہ: اگر حرمت متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو جناب عمر یہ نہ فرماتے کہ متعہ زمانہ رسالت میں تھا اور میں اس کو منع کرتا ہوں اور خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دوں گا۔ بلکہ یوں فرماتے کہ نبی پاک نے متعہ منع فرمایا ہے

وکلاء صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مولا علیؑ کی یہ کرامت ہے کہ جو سنی علماء ہم شیعوں کے خلاف غوغو کرتا خدا تعالیٰ اس کو اپنے ہیر بھائیوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا کروا تا ہے جو وکلاء صحابہ متعہ کی بات کر کے ہر کی زبان نکال کر اپنے گنجے سر سے لے کر اپنے ٹیڑھے پاؤں تک زور لگا کر ہم شیعوں کے خلاف غلط بیانی کرتے ہیں ان کو اللہ پاک نے اپنے خاص کرم سے اپنے ہیر بھائیوں کے ہاتھوں سے خوب ذلیل کیا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہو گی کہ جن روایات کو نسل فاروقی مسئلہ متعہ میں ہمارے خلاف پیش کرتی ہے ان روایات کو خود اہلسنت علماء نے ضعیف اور غیر صحیح قرار دیا ہے اور ہم شیعوں کے اور نادر علماء کے خلاف یہ ایک فتح مبین ہے۔

مخالفین متعہ کے عقیدہ میں ۱۸ سال تک زمانہ رسالت میں اور تمام زمانہ خلافت ابوبکر میں زنا کا کاروبار پورے عروج پر تھا اور صحابہ خوب نفع کماتے تھے

کنز العمال کی عبارت عن جابر قال کنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقیق علی عہد النبی و ابی بکر حتی نہی عمر الناس

ترجمہ جناب جابر صحابی رپورٹ دیتے ہیں کہ نبی پاک اور ابوبکر کے زمانہ میں ہم مٹھی بھر آٹا اور کھجور دے کر متعہ کر لیتے تھے حتیٰ کہ عمر نے لوگوں کو متعہ سے منع کر دیا۔

زاد المعاد کی عبارت ج۲ ص۲۰۶ ولو صح لم تفعل علی عہد الصدیق وهو عہد خلافة النبوة اگر حرمت متعہ کی روایات صحیح ہوتی تو یہ متعہ ابوبکر کے زمانہ میں نہ ہوتا جبکہ وہ زمانہ خلافت نبوت کا شمار ہوتا ہے۔

مدارج النبوت کی عبارت ذکر جنگ خیبر میں لکھا ہے کہ متعہ فتح مکہ کے بعد حرام ہوا ہے۔ اور زاد المعاد میں ابن قیم نے یہی مدونہ روایات۔

نوٹ ہماری پیش کردہ حوالجات کتب اہلسنت سے اس بات کا بخوبی ثبوت ہیں کہ آغاز اسلام سے لے کر زمانہ عمر تک متعہ کا کاروبار صحابہ کرام میں نہایت ہی بابرکت تھا جس سنی علماء نے آنکھیں بند کر کے متعہ زنا متعہ زنا لگایا ہوا ہے ان کو دعوت فکر ہے کہ اگر متعہ زنا ہے تو پیغمبر ۱۸ سال تک زمانہ رسالت میں اور خلافت ابوبکر کے تمام زمانہ میں زنا کا کاروبار پورے عروج پر تھا اور خود اسماء بنت ابی بکر نیک بخت خواتین میں سے ہے جس نے اپنی ذات کو اسلام کی ترقی کی خاطر متعہ کیلئے حضرت زبیر صحابی کو پیش کر کے جواز متعہ کو چار چاند لگا دیئے

دوم جابر کے متعہ کو حلال کہنے کی امام ابوبکر بیہقی کی گواہی سے

السنن الکبریٰ کی عبارت | جلد ۷ ص ۲۰۶، اختصار کے پیش نظر ترجمہ حاضر خدمت ہے

امام اہلسنت ابوبکر روایت کرتا ہے کہ راوی نے کہا میں نے جابر سے عرض کیا کہ ابن زبیر متعہ سے منع کرتا ہے اور ابن عباس متعہ کی اجازت دیتا ہے جابر نے فرمایا کہ رسالت مآب اور ابوبکر کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا ہے اور جب عمر صاحب خلیفہ بنے تو انہوں نے خطبہ دیا کہ رسولؐ رسول ہے اور قرآن قرآن ہے اور زمانہ رسول اللہ میں دو متعے تھے اور انا انہی عنہما واعاقب علیہما احدہما متعۃ النساء ولا اقدر علی رجل تزوج امرأۃ الی اجل الا غیبتہ بالحجارۃ والاخری متعۃ الحج

عمر نے کہا میں ان دو متعوں سے منع کرتا ہوں اور خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دوں گا ایک متعۃ النساء ہے اور اگر کوئی مرد متعہ کرنے والا میرے قابو میں آگیا تو اس کو پتھروں میں غائب کروں گا۔ دوسرا متعۃ الحج ہے۔

ف، اس روایت میں جابر صحابی نے جواز متعہ کو ابوبکر کے زمانہ میں نقل کیا صحابہ کا متعہ سے لطف اندوز ہونے کا ذکر فرمایا ہے اگر متعہ زمانہ رسالت میں منسوخ ہوگیا تھا تو کیوں یہ صحابہ کرام زمانہ ابوبکر میں متعہ کا لبادہ اوڑھ کر کرتے تھے۔ اور حکومت ابوبکر کو تقویت بخشتے تھے جابر نے جواز متعہ کا فتویٰ دینا اس امر کا کھلا ثبوت ہے کہ ان کے نزدیک متعہ کے منسوخ ہونے کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور جناب عمر نے لوگوں کو رعب حکومت سے متعہ سے روکنا اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ اپنی کسی ذاتی ضرورت کی تکمیل کو قانونی بنانے کی خاطر متعہ سے منع فرماتے تھے

جابر صحابی نے جواز متعہ کی روایت بیان کر کے شیعوں کے سچے ہونے کا اعلان کر دیا ہے

اور وکلائے صحابہ میدانِ نزاع میں عاجز آکر بھانت بھانت کی بولیاں بولنے لگے

وکلا صحابہ کا پہلا عذر: متعہ منسوخ ہو گیا تھا اور حضرت جابر اور دیگر صحابہ کو اس کا علم نہ تھا اور حضرت عمر نے متعہ پر پابندی لگا کر نسخ یاد دلا دیا۔

جواب: اس عذر کو خود علمائے اہلسنت نے جھٹلا کر عظمت فاروقی کا جنازہ نکال دیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ ص ۲۷۲ باب نکاح المتعۃ

ولكنه يعكر على ما في حديث سبرة من تحريم مؤبد ما اخرجه مسلم عن جابر قال كنا نستمتع الخ۔ فانه يبعد كل البعد ان يجهل جمع من الصحابة النهي المؤبد الصادر عنه صلى الله عليه وآله وسلم في جمع كثير من الناس ثم يستمرون على ذالك حياته وبعد موته صلى الله عليه وآله وسلم حتى نهاهم عنها عمر

ترجمہ: متعہ کا حرام مؤبد ہونا جو حدیث سبرہ میں آیا ہے اس کو گدلا کر دیتا ہے جو امام مسلم نے جابر صحابی سے نقل کیا ہے۔ جابر کہتا ہے کہ ہم نبی کریمؐ اور ابوبکر کے زمانہ میں متعہ کرتے تھے اور عمر نے منع کیا متعہ کو عمرو بن حریث کے کیس میں امام اہلسنت شوکانی اس جگہ مجبور ہو کر جو فرماتے ہیں کہ یہ بات بعید اور مشکل ہے کہ ایک چیز سے نبی کریمؐ لوگوں کو بڑے مجمع میں منع کریں اور ایک جماعت صحابہ کی اس حکم سے نبی کریمؐ کی زندگی اور وفات کے بعد بھی جاہل رہے اور جناب عمر ان کو منع فرمادیں۔

دوسرا عذر — وکلاء صحابہ کا اگر امام اہلسنت امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں متعہ کے جائز ہونے کا ذکر صحابہ کرام کی زبانی نقل کیا تو اسی طرح انہوں نے متعہ کے حرام ہونے کا ذکر بھی صحابہ سے نقل کیا ہے اور یہ ان کی دیانت داری ہے اور شیعوں کی نادانی ہے کہ پوری عبارت نہیں پڑھتے۔

جواب: سبحان اللہ صحابہ کرام بھی دو منہ والی ٹھیکری تھے۔

اس عذر کی روشنی میں اہل اسلام میں اختلاف ڈالنے کی اور ان کو آپس میں لڑانے کی ذمہ داری امام مسلم اور صحابہ کرام پر ہے۔ متعہ حلال اور متعہ حرام دونوں روایتیں صحابہ کرام کی ہیں۔ پس اختلاف کی بنیاد صحابہ کرام ہی رکھ گئے تھے۔

جواب: اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول۔ اگر کوئی عقلمند ایک مرتبہ کسی قرضے کا اقرار کرے تو پھر سو مرتبہ اگرچہ انکار کرے نہیں سنا جاتا تو جب امام مسلم نے جابر صحابی کی زبانی متعہ کے جواز کا اقرار کر لیا کہ یہ متعہ ابوبکر اور نصف زمانہ عمر تک جائز تھا تو ہم شیعوں کے لئے سنی بھائیوں کو الزام دینے کے لئے یہ کافی ہے۔ اور اگر بعد میں اس نے متعہ کی حرمت کو بیان فرمایا ہے تو ان کی اس روایت کو شیعوں کے خلاف نہیں پیش کیا جا سکتا کیونکہ صحیح مسلم شیعوں کی کتاب نہیں ہے اور مخالف کو اس کے مسلمات سے الزام دیا جاتا ہے اور ہم شیعان علیؑ کی یہ فتح مبین ہے کہ بیچارے وکلاء صحابہ ہمارے مقابلہ میں اس طرح بے بس و بے سہارا ہیں کہ مجبور ہو کر قواعد مناظرہ توڑ رہے ہیں اور شرم و حیاء کو بھی ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور اپنی کتابوں کی روایات کو ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں وہ کتابیں پیش کرتے ہیں اور ہم جواز متعہ کی خاطر بی بی اسماء بنت ابی بکر پیش کرتے ہیں اور فیصلہ عقلاء پر چھوڑتے ہیں۔

وکلا صحابہ | صحیح مسلم صحاح ستہ سے ہے اور اس میں حرمت متعہ کی احادیث
کا تیسرا عذر | موجود ہیں پس ایک سنی ان کو کیسے چھوڑ سکتا ہے

جواب ۱: کتاب صحیح مسلم بقول ایک سنی امام کے بدعت کی سیڑھی ہے۔ اہلسنت کی
معتبر کتاب الرجال ص مؤلف ملا علی قاری حنفی منقول از استقصاء الافحام
جب مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح کو ابوزرعہ رازی کی خدمت میں پیش کیا تو اس
نے کہا سمیتہ الصحیح وجعلتہ سلما للاھل البدع کہ تو نے اس کتاب کا نام صحیح
رکھا ہے اور اس کو بدعت کی سیڑھی بنایا ہے۔

نوٹ: جس کتاب کو خود علماء اہلسنت بدعت کی سیڑھی قرار دیں اس کی روایات
کو شیعوں کے خلاف پیش کرنا سنی علماء کی نادانی ہے اور یا کوئی خاص مجبوری ہے۔

جواب ۲: ابن تیمیہ نے اپنی منہاج میں حضرت علیؑ کی امامت کی ادلہ میں سے جو دسویں
دلیل کے جواب میں فرمایا ہے کہ ھذا من افراد المسلم۔ والبخاری اعرض عنہ
کہ یہ روایت بیان کرنے میں مسلم تنہا ہے اور بخاری نے اس روایت سے اعراض کیا ہے
نوٹ: ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جو روایات مسلم نے حرمت متعہ کے بارے
نقل کی ہیں مسلم ان کی روایت کرنے میں تنہا ہے اور بخاری نے ان سے اعراض کیا
ہے پس بقول ابن تیمیہ وہ روایات مشکوک ہیں پس حرمت متعہ مشکوک ہے اور
زمانہ رسالت میں متعہ کا حلال ہونا یقینی ہے۔ اور عقلمند امر مشکوک کو چھوڑ کر
امر یقینی کو لیتا ہے۔ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے۔ نبی اکرمؐ کے
بعد صحابہ کرام متعہ فرماتے رہے ہیں۔ بقول سنی علماء کے متعہ تو زنا ہے۔ ہم شیعہ
خیر البریہ کہتے ہیں کہ جب اصحاب خود متعہ کرتے تھے تو کیا وہ زنا فرماتے
تھے اگر متعہ کنجری بازی ہے تو کیا اصحاب کرام کنجری بازی سے دل
بہلاتے تھے۔

مسلم شریف کی وہ روایات کہ جن سے حرمت متعہ ظاہر ہوتی ہے ان کے راویوں کے جھوٹے ہونے کا سنی علماء نے خود اقرار فرمایا ہے۔

مسلم شریف کی پہلی روایت کا راوی عبد الواحد بن زیاد ہے اور کتاب اہلسنت میزان الاعتدال میں لکھا کہ لیس بشئ کہ جھوٹے ہونے کے باعث وہ کچھ بھی نہیں تھا اور روایت ۲ میں حرمت کی تصریح نہیں ہے اور حدیث ۳ کا راوی بشر بن مفضل ہے اور یہ عثمانی اور ناصبی تھا اس کے دل میں بغض آل رسول تھا جو کہ قبول روایت میں رکاوٹ اور سی روایت میں رکاوٹ اور اسی روایت کا ایک دوسرا راوی عمارہ بن غزیہ ہے اور ذہبی نے اپنی کتاب مغنی میں لکھا کہ ابن حزم نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور مسلم شریف کی روایت نمبر ۴ کا راوی عمارہ بن غزیہ ہے جو کہ ضعیف ہے۔ اور روایت ۵ و ۶ کے اسناد میں عبد العزیز بن عمر ہے۔ ذہبی نے مغنی میں لکھا ہے کہ اس راوی کو ابو مسہر نے ضعیف کیا ہے۔ اور مسلم کی روایت ۷ کے اسناد میں ابراہیم بن سعد ہے اور کتاب اہلسنت میزان الاعتدال میں اس کی تضعیف منقول ہے۔ اسی طرح مسلم کی دوسری روایات جو متعہ کے منع کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔ ان کے اسناد میں زہری جیسے بے ضمیر درباری چمچے موجود ہیں۔

خلاصہ حرمت متعہ ثابت کرنے کے لئے اپنے ہی مذہب کی جھوٹی کتابوں کی جھوٹی روایات کو سنی علماء کا ہمارے سامنے پیش کرنا یہ ان کی نادانی ہے اور قواعد مناظرہ سے ان کی ناواقفیت ہے۔

امام اہلسنت امام مسلم نے اپنی صحیح میں حلیت متعہ کی روایت جابر صحابی سے نقل کر کے اپنے آپ کو اور اپنے خانہ ساز مذہب کو جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص۴۵۳ جلد۱ باب نکاح المتعہ

ابن جریج قال قال عطاء قدم جابر بن عبد اللہ معتمرا فجئناہ فی منزلہ فسألہ القوم عن اشیاء ثم ذکروا المتعہ فقال نعم استمتعنا علی عہد رسول اللہ وابی بکر و عمر۔

ترجمہ:۔ امام اہلسنت حضرت عطاء صاحب فرماتے ہیں کہ صحابی رسول اللہؐ حضرت جابر عمرہ کی خاطر تشریف لائے اور ہم ان کی قیام گاہ پہنچے قوم نے ان سے متعہ کے بارے سوال کیا۔ جابر نے فرمایا کہ ہاں زمانہ رسالت میں اور زمانہ ابوبکر و عمر میں ہم نے متعہ کیا ہے۔

نوٹ:۔ کتاب اہلسنت تہذیب التہذیب میں عسقلانی نے لکھا کہ عطاء کہتا ہے کہ عثمان کی خلافت سے صرف دو سال رہ گئے تھے کہ میری ولادت ہوئی اسی بیان سے معلوم ہوا کہ عمر کی وفات کے بعد بھی مسئلہ متعہ میں جابر عمر کو جھٹلاتے رہے ہیں اور تعجب ہے کہ ناسخ متعہ جابر کو معلوم نہ ہوا۔ اور کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کے مصداق کو معلوم ہو گیا۔

خلاصہ:۔ اس روایت سے مسلم نے اپنے آپ کو اور جابر نے عمر کو مسئلہ حرمت متعہ میں جھٹلایا ہے۔ بقول سنی علماء کے اگر متعہ زنا ہے تو کیا زمانہ رسالت اور زمانہ ابوبکر و عمر میں صحابہ متعہ کے بہانے زنا کرتے رہے ہیں۔

معاذ اللہ

صحابی کا یہ کہنا کہ ہم زمانہ رسالت میں یہ کام اس طرح کرتے تھے یہ قول صحابی سنی علماء کے نزدیک حدیث مرفوع کا حکم رکھتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ کتاب النکاح باب العزل

اہلسنت کی معتبر کتاب نخبۃ الفکر صفحہ ۔۔۔ مؤلف ابن حجر

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح منہاج الوصول صفحہ ۔۔۔ محمد بن الامام مالک علیہ

اہلسنت کی معتبر کتاب المواہب لدنیہ صفحہ ۔۔۔ ورزکریا باحث لمحرم تحلیل

فتح الباری کی عبارت ملاحظہ ہو: والمسئلۃ المشہورۃ فی الاصول وفی علم الحدیث وھی ان الصحابی اذا اضافہ الی زمن النبی کان لہ حکم الرفع عند الاکثر لان الظاہر ان النبی اطلع علی ذالک واقرہ ۔

ترجمہ :- علم حدیث اور علم اصول کا یہ مسئلہ مشہور ہے کہ جب صحابی کسی اپنے فعل کو زمانہ رسالت کی طرف نسبت دیتا ہے تو اس قول صحابی کو حدیث مرفوع کا حکم حاصل ہوتا ہے اور یہ مسلک اکثر علماء اہلسنت کا ہے کیونکہ اس قول صحابی سے یہ ظاہر ہوتا کہ نبی کریم کو ان کے اس فعل کا علم تھا اور آنجناب نے تقریر فرمائی ہے ۔

نوٹ :- اس مذکورہ بیان کے بعد یہ ثابت ہو گیا کہ جابر کا یہ کہنا کہ زمانہ رسالت میں ہم متعہ کرتے تھے یہ قول جابر جواز متعہ کے بارے حدیث مرفوع کا حکم رکھتا ہے اور اگر متعہ زنا ہے تو کیا اہلسنت کے نزدیک جواز زنا کے بارے حدیث مرفوع آئی ہے کیونکہ بقول جابر متعہ ابوبکر کے زمانے میں جاری تھا تو ابوبکر کے زمانہ میں زنا جاری تھا۔

اہلسنت علماء کا فیصلہ کہ کسی صحابی کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی حکم منسوخ کے بارے میں پوچھے کہ خلافت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے وقت وہ حکم باقی تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی، ص باب طلاق الثلاث

لم یبلغ الراوی ان یحقیق والحکم فی خلافۃ ابی بکر و بعض خلافۃ عمر۔

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ جب کوئی حکم زمانہ رسالت میں منسوخ ہو گیا پھر تو کسی صحابی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خبر دے کہ یہ حکم ابوبکرؓ کی تمام خلافت کے زمانہ میں اور عمرؓ کے بعض زمانہ خلافت میں باقی تھا۔

نوٹ: جابر بن عبداللہ صحابی ہے اور بقول سنی علماء کے صحابی بے ایمانی نہیں کرتا ہے اگر متعہ زمانہ رسالت میں منسوخ ہوتا تو جابر یہ خبر نہ دیتے کہ وہ زمانہ ابوبکر و عمر میں متعہ کرتے تھے معلوم ہوا کہ جابر کی نگاہ میں متعہ کو حرام کرنے میں عمر غلطی پر تھے

نوٹ: بقول رازی کے جب عمر نے متعہ حرام کیا تو اگر متعہ حرام نہیں تھا تو صحابہ خاموش کیوں رہے اس طرح کی خاموشی سے صحابہ کا کفر لازم آتا ہے۔ اور ہم شیعہ اثنا عشریہ یہ کہتے ہیں کہ جابر نے جب حرمت متعہ کے اعلان عمر کو باطل کہا اور فرمایا کہ یہ متعہ تو ابوبکر اور عمر کے زمانے میں ہم کرتے رہے ہیں میں جابر کے اس اعلان کے بعد صحابہ خاموش کیوں رہے ہیں۔ اگر متعہ حرام تھا تو صحابہ کی خاموشی سے ان کا کفر لازم آتا ہے۔ نیز جابر بھی حدیث نجوم کی روشنی میں ایک ستارہ ہے اور بایہم اقتدیتم اھتدیتم کی رو سے حلیت متعہ میں جابر صحابی کی پیروی کرنی بھی ہدایت ہی ہدایت ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی آٹھویں دلیل عبداللہ بن مسعود بھی اسماء بنت ابی بکر کی مانند متعہ کو حلال جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص کتاب النکاح باب
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص۴۵۱ ج۱ نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۱۸ ج۹ ب متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص
اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص۲۰۵ ج۲ ب اجازۃ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص۲۱۹ ج۶ ب متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب موطا شرح زرقانی ص۱۵۴ ج۳
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص۳۰۷ ج۲

بخاری شریف کی عبارت } باب ما یکرہ من التبتل والخصاء۔ قال عبداللہ کنا نغزو مع رسول اللہ ولیس لنا شیء فقلنا الا نستخصی فنہانا عن ذالک ثم رخص لنا ان ننکح المراۃ بالثوب ثم قرأ علینا یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود صحابی کہتا ہے کہ ہم نبی کریمؐ کے ساتھ جہاد کے لئے جاتے تھے اور ہمارے لئے عورتیں نہیں تھی پس ہم نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہیں کر سکتے پس نبی کریمؐ نے ہم کو اپنے آپ کو خصی کرنے سے منع کیا پھر ہم کو اجازت دی کہ ہم کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے کے عوض میں نکاح متعہ کر سکتے ہیں پھر ابن مسعود نے اس آیت کو تلاوت کیا کہ ایمان والو جن طیبات کو اللہ نے حلال کیا ہے ان کو حرام نہ کرو۔

فتح الباری کی عبارت قولہ لان ننکح المرأۃ بالثوب ای الی اجل فی نکاح المتعۃ ۔۔۔ وقولہ واستشہاد ابن مسعود بہذہ الآیۃ هنا یشعر بانہ کان یری بجواز المتعۃ

ترجمہ۔ غرض ابن مسعود کی یہ ہے کہ ہمیں نبی کریمؐ نے اجازت دی کہ ہم ایک مدت معین تک نکاح متعہ کر لیں اور ابن مسعود کا مذکورہ آیت کو اس مقام میں بطور شاہد پڑھنا اس طرف رہنمائی کرتا ہے کہ ابن مسعود نکاح متعہ کو جائز جانتا تھا۔

ابن مسعود کا متعہ کو جائز سمجھنا صحیحین سے ثابت ہو گیا

جب مسلم اور بخاری میں کوئی حدیث آجاتی ہے تو اس حدیث کی سند سے اہلسنت میں بحث ختم ہو جاتی ہے پس ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ صحابی رسولؐ اللہ عبداللہ بن مسعود نے بقول امام اہلسنت بخاری اور مسلم کے جواز متعہ کو نبی کریمؐ سے نقل کیا ہے اور ناسخ کا ذکر بھی نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عمر نے متعہ سے منع کیا ہے نبی کریمؐ نے متعہ سے منع نہیں کیا اور قسطلانی شارح بخاری نے اپنی کتاب ارشاد الساری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ ابن مسعود ابن عباس کی مانند متعہ کو حلال جانتا تھا اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ حوالہ جات گذر چکے ہیں کہ ابن عباس حرمت متعہ میں عمر کو تمام زندگی جھٹلاتے رہے ہیں اور حلیت متعہ سے آخری دم تک رجوع نہیں کیا ہے پس اسی طرح ابن مسعود بھی عمر کو اپنی تمام عمر جھٹلاتے رہے (دیکھیں حوالہ جات گذر چکے ہیں) کہ یہ ابن مسعود آیت میں الی اجل مسمی پڑھتا تھا اس سے بھی معلوم ہوا کہ ابن مسعود متعہ کو حلال جانتا تھا۔

متعہ کے حلال ہونے کی نویں دلیل کہ صحابی رسول اللہ ابو سعید خدری بھی اسما بنت ابو بکر کی مانند نکاح متعہ کو حلال جانتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ــــ باب نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ـــ باب نکاح المتعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زرقانی ص ـــ نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ـــ نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص ـــ ذ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ـــ ب غزوہ خیبر
کنز العمال عن ابی سعید قال کنا نتمتع علی عہد رسول اللہ بالثوب -
کی عبارت ہم زمانہ رسالت میں کپڑا دے کر بھی متعہ کر لیتے تھے -

اگر متعہ کنجری بازی ہے تو صحابہ کرام کیا کنجری بازی کرتے تھے

ارباب انصاف وہ مولانا صاحبان جو کہ اہلسنت بھائیوں کے پڑھے لکھے طبقے میں نہ تین میں ہیں اور نہ ہی تیرہ میں وہ بھی ہمارے لئے مالک مفتی بن بیٹھے ہیں اگز بھر کی زبان نکال کر اپنے لعنت زدہ گنجے سر سے لے کر لیتے ٹھنڈے پاؤں تک زور لگا کر کہتے ہیں کہ متعہ زنا ہے ہم شیعہ خیر البریہ ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ بقول تمہارے اگر متعہ زنا ہے تو یہ متعہ ابو بکر کی بیٹی اسما نے کیا ہے - عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری اور جابر بن عبداللہ جیسے صحابہ کرام نے متعہ کیا - کیا صحابہ کرام اس وقت میں کنجری کرتے تھے - یا وہ زنا کار تھے -

متعہ کے حلال ہونے کی دسویں دلیل کہ معاویہ بھی اسماء بنت ابوبکر کی طرح متعہ کو نبیؐ کے بعد بھی حلال جانتا رہا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۴۳ باب نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب شرح الزرقانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ باب متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا جلد ۹ صفحہ ۴۰۳ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب مصنف عبدالرزاق جلد ۷ صفحہ ۴۹۹ باب متعہ۔

اوجز المسالک کی عبارت } وقال ابن حزم ثبت علی اباحتها بعد رسول اللہؐ ابن مسعود ومعاویة وابو سعید وابن عباس وسلمة ومعبد ابنا امیہ بن خلف وجابر وعمرو بن حریث

امام اہلسنت ابن حزم کہتا ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد بھی جو لوگ متعہ کو مباح سمجھتے تھے یہ اصحاب ہیں ۱۔ عبداللہ بن مسعود ۲۔ معاویہ بن ہند ۳۔ ابو سعید خدری ۴۔ عبداللہ بن عباس ۵۔ سلمہ ۶۔ اور معبد امیہ بن خلف کے بیٹے ۷۔ جابر بن عبداللہ انصاری ۸۔ اور عمرو بن حریث

نیل الاوطار کی عبارت } وقد ثبت علی تحلیلها بعد رسول اللہؐ من الصحابة جماعة مثل اسماء بنت ابی بکر وجابر بن عبداللہ وابن مسعود وابن عباس ومعاویة وعمرو بن حریث وابو سعید وسلمة ومعبد ابنا امیة بن خلف ورواه جابر عن الصحابة مدة رسول اللہؐ ومدة ابی بکر ومدة عمر الی قرب آخر خلافته۔

نبی کریم کی ایک سالی اور ایک سالا دونوں نے خود متعہ کیا ہے۔

ترجمہ:۔ نبی کریمؐ کے صحابہ کرام سے جو لوگ آنجناب کے بعد بھی متعہ کو حلال جانتے تھے وہ یہ ہستیاں ہیں ۱۔ بی بی اسماء بیٹی ابوبکر کی عائشہ کی بہن ہیں اور نبی کریم کی سالی ۲۔ اور معاویہ جو بقول اہلسنت کے نبی کریم کا سالا تھا ۳۔ جابر بن عبداللہ انصاری ۴۔ عبداللہ بن مسعود ۵۔ عبداللہ بن عباس ۶۔ عمرو بن حریث ۷۔ ابوسعید ۸۔ سلمہ دونوں بیٹے امیہ بن خلف کے

موطا شرح زرقانی | ثبت الجواز من جمیع من الصحابۃ کما بروا بن مسعود ومعاویہ واسماء بنت ابی بکر وابن عباس

جن صحابہ سے متعہ کا جواز ثابت ہوا ہے وہ یہ ہیں اسماء بیٹی ابوبکر کی اور معاویہ بیٹا ہندہ کا وغیرہ۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف جن لوگوں کے مبارک نام ذکر ہوئے ہیں اور یہ لوگ متعہ کو حلال جانتے تھے اور نبی کریمؐ کا زمانہ گزر جانے کے بعد حلال جانتے تھے اگر متعہ زنا ہے تو کیا نبی کریمؐ کی سالی اور سالا اور دیگر صحابہ کرام زنا کو حلال جانتے تھے اور صرف بات حلال سمجھنے کی نہیں ہے۔ نبی کریمؐ کی سالی ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اسماء نے خود متعہ فرما کر متعہ سے ایک بیٹا جنا ہے اور نبی کریمؐ کا سالا اور اہلسنت کا پانچواں امام حضرت معاویہ صاحب نے بھی خود متعہ فرمایا ہے اور اس داشتہ یعنی ممتوعہ کو اپنی حکومت کے زمانہ میں وظیفہ دیتا رہا ہے اور بیت المال کو متعہ کی لذتوں پہ خرچ کرتا رہا ہے۔۔۔

معاویہ کی متوعہ کا نام معانہ تھا اور معاویہ اس کو بیت المال سے متعہ کی وجہ سے وظیفہ دے کر اپنے مریدوں کو رسوا کرتا رہا

مصنف عبدالرزاق کی عبارت ← ان معاویۃ بن ابی سفیان استمتع مقدمۃ الطائف علی ثقیف بمولاۃ ابن الحضرمی یقال لہا معانۃ قال جابر ثم ادرکت معانۃ خلافۃ معاویۃ حیۃ - فکان معاویۃ یرسل الیہا بجائزۃ کل عام حتی ماتت

جب معاویہ طائف میں آیا تو اس نے ابن الحضرمی کی ایک معانہ نامی کنیز سے متعہ کیا اور جابر نے کہا ہے کہ یہ معانہ وہ خوش نصیب ہے جس نے معاویہ کے زمانہ حکومت تک زندگی کو پایا ہے اور معاویہ اپنی اس متوعہ کو ہر سال وظیفہ دیتا تھا حتی کہ وہ مر گئی۔

فتح الباری کی عبارت ← ان معاویۃ استمتع بامرأۃ بالطائف واسنادہ صحیح

معاویہ نے طائف میں ایک عورت سے متعہ کیا اس خبر کی سند صحیح ہے

نوٹ:۔ ارباب انصاف ان روایات کو جب اہل سنت اپنی کتابوں میں دیکھتے ہیں تو ان کے جگر پھٹ جاتے ہیں کیونکہ یہ تمام روایات اس امر کی گواہی دیتی ہیں کہ صحابہ کرام نبی کریم کے زمانہ کے بعد متعہ کو حلال سمجھ کر متعہ کرتے رہے ہیں اور صحابہ کے اس متعہ سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ یا تو صحابہ کرام زنا کرتے تھے اور یا عمر صاحب متعہ کو منع کرنے میں غلطی پر تھے اور سنی علماء اس محاذ میں بڑے مجبور اور بے بس ہیں۔

متعہ کے حلال ہونے کی گیارہویں دلیل یہ ہے کہ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب نے عمر کے متعہ کو حرام کرنے کی مذمت فرمائی ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۴۰ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج ۳ ص ۶
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ج ۵ ص ۹
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لرازی ج ۳ ص ۱۹۵
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابی حیان ج ۳ ص ۲۱۸
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ص ـــ
اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۸ ص ۲۹۴
اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ج ۷ ص ۵۰۰

تفسیر در منثور میں ہے واخرج عبد الرزاق وابو داود فی ناسخہ وابن جریر
کی عبارت } عن الحکم انہ سئل عن هذه الآية أمنسوخة قال لا وقال علي عليه السلام لولا ان عمر نهى عن المتعة ما زنى الا شقي۔

علامہ سیوطی بسند معانی نقل فرماتے ہیں کہ حکم سے سوال ہوا کہ کیا آیت متعہ منسوخ ہوئی ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر عمر صاحب نے نکاح متعہ منع نہ کیا ہوتا تو بغیر کسی شقی بدبخت کے کوئی شخص بھی زنا نہ کرتا۔

نوٹ: حضرت علیؑ نے قیامت تک ہونے والے زنا کا ذمہ دار حضرت عمر کو قرار دیا۔ اور اتنے زنا جس کے نامہ اعمال میں ہوں وہ ابو شخص ہی ہو سکتا ہے۔

حضرت علیؑ کا عمر کو قیامت تک ہونے والے زنا کا ذمہ دار قرار دینا

تفسیر کبیر۔ وروی محمد بن جریر الطبری فی تفسیرہ عن علی ابن ابیطالب

کی عبارت انہ قال لولا ان عمر نہی الناس عن المتعۃ ما زنی الا شقی۔

اور محمد بن جریر طبری نے روایت کی ہے اپنی تفسیر میں کہ امام علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو بغیر کسی بدبخت کے اور کوئی شخص زنا نہ کرتا

نوٹ :- المصنف لعبد الرزاق میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے مذکورہ مذمت جناب عمر کی کوفہ میں فرمائی تھی پس معلوم ہوا کہ زمانہ رسالت میں حضرت علیؑ کی نگاہ میں متعہ منسوخ نہیں ہوا تھا ورنہ بچارے عمر صاحب پر تنقید کا کوئی مطلب نہ تھا نیز حضرت علیؑ کی نگاہ میں عمر کا متعہ سے منع کرنا یہ عمر کی ذاتی رائے تھی۔ شریعت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اور چونکہ عمر صاحب نے مسئلہ متعہ میں خدا اور رسولؐ سے اختلاف کیا تھا حضرت علیؑ نے خدا اور رسولؐ کی خاطر عمر کی مذمت فرمائی ہے اور عمر کی رائے سے اختلاف فرمایا ہے اور امام رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت علیؑ کسی کے ساتھ کسی مسئلہ میں اختلاف فرما دیں تو حق علیؑ کے ساتھ ہے کیونکہ فرمان رسولؐ ہے کہ علی مع الحق ہمیشہ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور اہلسنت کتابوں میں جو لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے متعہ سے منع کیا ہے۔ اس کو مذکورہ حوالہ جات جھٹلا رہے ہیں۔ اور سنی اپنی روایات مناظرہ میں الزام کی خاطر ہمارے سامنے پیش نہیں فرما سکتے۔

حلیت متعہ کی بارہویں دلیل کہ عبداللہ بن عباس کے اصحاب بھی اسماء بنت ابی بکر کی طرح متعہ کو حلال جانتے تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۱۴۳ ج۹ ت نکاح

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص۲۱ باب خوخیبر

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ص۴۴ ج۹

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۵۳ ج۶ ذکر متعہ

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح زرقانی علی موطا ص۱۵۴ ج۳

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی لابن حزم ص

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مرأۃ الزمان ص

فتح الباری کی عبارت: قال ابن عبد البر اصحاب ابن عباس من اهل مكة واليمن على اباحتها ... وقال ابن حزم ثبت على اباحتها بعد رسول الله ابن مسعود ومعاوية وابو سعيد وابن عباس

ترجمہ:۔ اہلسنت کا امام ابن عبد البر فرماتا ہے کہ اہل مکہ اور یمن سے جو اصحاب ابن عباس ہیں وہ متعہ کے مباح ہونے پر قائم ہیں اور ابن حزم کہتا ہے کہ نبی پاک کے بعد یہ لوگ متعہ کے حلال ہونے پر قائم رہے تھے عبداللہ بن مسعود اور معاویہ اور ابو سعید و ابن عباس

عمدۃ القاری کی عبارت: اما الصحابة فانهم اختلفوا فی نکاح المتعة فذهب ابن عباس الی اجازتها وتحليلها لاخلاف عنه فی ذالك وعليه اكثر اصحابه منهم عطاء بن ابی رباح وسعيد بن جبير وطاوس۔

ترجمہ:- نکاح متعہ کے بارے اصحاب کا اختلاف ہے۔ ابن عباس متعہ کو جائز اور حلال جانتے تھے اور اسی طرح متعہ کو اصحاب ابن عباس بھی حلال جانتے تھے اور ان اصحاب میں سے ہیں۔ عطا بن ابی رباح اور سعید بن جبیر اور طاوس۔

شرح زرقانی کی عبارت ← قال ابن عبد اللہ اصحابہ من اھل مکۃ والیمن یرون حلالا۔ مکہ اور یمن سے اصحاب ابن عباس متعہ کو حلال جانتے تھے بقول علامہ ابن عبد البر کے۔

نیل الاوطار کی عبارت ← وقال من التابعین طاوس وعطاء وسعید بن جبیر وسائر فقہاء مکۃ۔ تابعین سے یہ لوگ متعہ کو حلال جانتے تھے طاؤس اور عطاء بن ابی رباح اور سعید بن جبیر۔

ابن عباس بمع اپنے اصحاب کے متعہ کو حلال سمجھ کر بھی مسلمان رہ گیا

اربابِ انصاف:- مگر بقول علماء اہل سنت کے سب اصحاب ہدایت کے ستارے ہیں اور علماء کا اختلاف مسائل دینیہ میں امت کے لئے رحمت ہے اور اسلام کا ہر مفتی صحیح فتویٰ دیتا ہے تو ہم ہر مسلمان بھائی کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ ابن عباس صحابی رسول اللہ ہے اور اس کے اصحاب اور تابعین علماء اسلام ہیں اور یہ سب لوگ متعہ کو حلال جانتے تھے پس معلوم ہوا کہ متعہ حلال ہے زنا نہیں ہے۔

مجوزین متعہ ابن جبیر طاؤس اور عطا کے فضائل

اہلسنت کی معتبر کتاب تہذیب الاسماء مصنفہ علامہ نووی

قال سعید بن جبیر هو الامام الجلیل الوحید ابو عبد اللہ کان من کبار الائمۃ التابعین و قال بواب الحجاج قال رأیت رأس ابن جبیر بعد ما سقط الی الارض یقول لا الہ الا اللہ

حضرت نووی فرماتے ہیں کہ ابو عبداللہ سعید بن جبیر بلند پایہ اماموں میں سے تھا اور حجاج کا دربان کہتا ہے کہ جب قتل کے بعد سعید کا سر زمین پر گرا تو میں نے سنا کہ اس سر نے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور علامہ نووی نے طاؤس بن کیسان الیمانی کے بارے لکھا ہے ۔
ھو من کبار العلماء الفضلاء الصالحین کہ حضرت طاؤس بزرگ علماء سے اور فضلاء سے اور صالحین سے تھا اور واتفقوا علی جلالتہ وفضیلتہ و ثقتہ وجلالت وحفظہ

ترجمہ :- اور طاؤس بن کیسان کے جلیل القدر اور صاحب فضیلت اور نیک اور حافظ حدیث ہونے پر سب سنیوں کا اتفاق ہے ۔

اور علامہ نووی نے اپنی کتاب تہذیب الاسماء میں عطاء بن ابی رباح کے بارے لکھا ہے کہ واتفقوا علی توثیقہ وامامتہ کہ اہلسنت کا عطا کے ثقہ اور امام ہونے پر اتفاق ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر اور عطاء اور طاؤس فضیلت میں یہ تینوں اصحاب ثلاثہ سے کسی طرح کم نہیں تھا اگر نبی کریم کے بعد متعہ زنا بن گیا ہے تو یہ تینوں سنیوں کے امام کیا معاذ اللہ زنا کے حلال ہونے کا فتوی دیتے تھے ۔

متعہ کے حلال ہونے کی تیرہویں دلیل امام اہل سنت

ابن جریج نے ستر عورتوں سے متعہ فرما کر روح عمر کو ثواب پہنچایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۱۷۲ ج۹ باب متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب المغنی لابن قدامہ ص۵۷۰ ج۶
اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۱۵۹ ج۲
اہلسنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص۴۰۶ ج۶

تہذیب:- قال الشافعی استمتع ابن جریج بسبعین امرأۃ
کی عبارت کہ شافعی نے کہا ہے کہ ابن جریج نے ۷۰ عورت سے متعہ کیا۔
میزان الاعتدال:- عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج احد الاعلام
کی عبارت:- الثقات مع کونہ قد تزوج نحو من سبعین
امرأۃ نکاح المتعۃ کان یری الرخصۃ فی ذالک

ترجمہ:- امام اہلسنت علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن جریج
ان بڑے علماء اہلسنت میں سے ہیں جو ثقہ اور معتبر ہیں اور اس کے ثقہ علماء ہونے
کے ساتھ ساتھ اس نے ستر عورت سے نکاح متعہ بھی فرمایا ہے
اور وہ متعہ کو حلال سمجھتا تھا۔

نوٹ:- اگر متعہ زمانہ رسالت کے بعد زنا تھا اور اس کی حلیت منسوخ
ہوگئی تھی تو اہلسنت کے اس امام نے جو تابعین میں سے ہے ستر عورت
سے متعہ کس طرح کیا بلکہ اس نے تو زنا کیا اور جو شخص حلال سمجھ کر ستر عورت
سے زنا کرے وہ کیا ثقہ اور معتبر کس طرح ہو سکتا ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی چودہویں دلیل سعید بن جبیر نے مکہ شریف میں ایک عراقی عورت سے متعہ فرما کر روح عمر کو ثواب پہنچایا

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴۱ ج ۹ ذکر متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبدالرزاق ص ۴۹۶ ج ۷
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۴۷۴ ج ۱ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۴۴۹ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابی حیان الاندلسی ص ۲۱۸ ج ۳
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۵ ج ۶ ذکر متعہ

فتح الباری کی عبارت: قال ابن حزم ثبت علی اباحتها بعد رسول اللہ ابن مسعود ومعاویۃ وابوسعید ومن التابعین طاؤس و سعید بن جبیر و عطاء و سائر فقہاء مکۃ

ابن حزم نے کہا ہے کہ نبی کریم کے بعد جو لوگ متعہ کو حلال سمجھنے پر قائم رہے ہیں وہ یہ بزرگ وار ہیں ابن مسعود اور معاویہ اور ابوسعید اور ابن عباس اور سلمہ و معبد امیہ بن خلف کے بیٹے اور جابر اور عمرو بن حریث اور جابر نے ابوبکر اور عمر کے زمانہ میں صحابہ سے متعہ کی حلیت کو نقل کیا ہے اور تابعین میں سے فقہاء مکہ اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور عطا نے متعہ کو حلال سمجھا ہے۔ صاحب فتح الباری فرماتے ہیں کہ ابن حزم نے جن تابعین سے حلیت متعہ کو نقل کیا یہ عبدالرزاق کے نزدیک صحیح اسناد سے ثابت ہے۔

تفسیر ابن کثیر ۔ وکان ابن عباس وابی بن کعب وسعید بن جبیر والسدی
کی عبارت ۔ یقرؤن فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی
فآتوہن اجورہن فریضۃ وقال مجاہد نزلت فی نکاح المتعۃ ۔
ترجمہ ۔ ابن عباس اور ابی بن کعب اور سعید بن جبیر اور سدی آیت متعہ
میں الی اجل پڑھتے تھے ۔ یہ اجل کا لفظ متعہ پر دلالت کرتا ہے اور
مجاہد کہتا ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔
المصنف لعبد الرزاق کی عبارت ملاحظہ } عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم قال کانت بمکۃ امرأۃ عراقیۃ تنسک جمیلۃ لہا ابن
یقال لہ ابو امیۃ وکان سعید بن جبیر یکثر الدخول علیہا قال قلت
یا ابا عبد اللہ ما اکثر ما تدخل علی ہذہ المرأۃ قال انا قد نکحتہا
ذالک النکاح المتعۃ قال واخبرنی ان سعیدا قال لہ ہی احل من
شرب الماء ۔ المتعۃ
ترجمہ ۔ راوی کہتا ہے کہ مکہ شریف میں ایک خوبصورت عراقی
عورت رہتی تھی اور سعید بن جبیر کا اس کے پاس تشریف لانا
زیادہ تھا ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ جناب کا اس عورت کے
پاس زیادہ تشریف لاتا ہے اس نے کہا کہ ہم نے اس عورت سے نکاح
متعہ کیا ہوا ہے اور یہ نکاح متعہ پانی پینے سے بھی زیادہ حلال ہے
نوٹ :- ارباب انصاف اگر زمانہ رسالت کے بعد متعہ
منع ہو گیا ہے اور یہ مثل زنا ہے تو کیا یہ امام اہلسنت
زنا کرتا تھا ۔

اہل حجاز نے عورتوں سے متعہ اور لواطہ کو حلال کر کے فتویٰ کی دنیا میں اپنا نام روشن فرمایا ہے

اے ارباب انصاف! ہم اس طرف بھی توجہ فرمائیں کہ مکہ اور مدینہ
وہ شہر ہیں جو کہ صحابہ اور صحابیات کی مہربانی سے عورتوں سے
متعہ اور لواطہ کے گڑھ رہے تھے اور انہی دونوں شہروں ہی سے
سب سے پہلے شریعت کے سورج نے روشنی دینا شروع کی
ہے۔ اور ہم شیعہ خیرالبریہ کہتے ہیں کہ بقول نواصب کے اگر متعہ
زنا ہے تو زمانہ رسالت کے بعد صحابہ کرام کو کیا مجبوری لاحق تھی کہ
حرمین شریفین میں خود امام الحرمین نے اس زنا کو حلال سمجھ رکھا تھا
اور صرف حلال ہی نہیں مفتی اعظم فقیہ مکہ ابن جریج نے ستر
عورتوں سے متعہ فرما کر اسماء بنت ابی بکر کی طرح اس مسئلہ
پر عمل فرما کر روح عمر کو قبر میں بے چین کر دیا ہے اہل مکہ اور صدیقی
خاندان کے کردار سے یہ معلوم ہو گیا کہ متعہ شریعت اسلامیہ میں نہ
منسوخ ہوا ہے اور نہ ہی حرام ہے اور حضرت عمرؓ نے حرمت متعہ کا اعلان
فرما کر اپنے آپ ہی کو الجھا دیا ہے اور جب صحابہ کرام نے ان کے خلاف ثابت کیا ہے تو خود اہل مکہ
کے مفتی اعظم اور فقیہ ابن جریج کا زنا کار ہونا ثابت ہوتا ہے اور
اس حرام میں کئی امام نواصب پھنسے اور مبتلا ہیں۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ اگر ایک سنی مفتی ایک چیز کو حلال کہتا ہے اور دوسرا حرام کہتا ہے تو وہ دونوں ایکدوسرے کو جھٹلاتے ہیں حق پر ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الظنون ص چلپی ذکر موطا
اہلسنت کی معتبر کتاب المیزان الکبری ص۳۰ از عبدالوہاب شعرانی
اہلسنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص۲
اہلسنت کی معتبر کتاب جزیل المواہب فی اختلاف المذاہب
اہلسنت کی معتبر کتاب مرقاۃ الاتحف ص از سیوطی
اہلسنت کی معتبر کتاب الحلیہ ص از ابونعیم

میزان الکبریٰ ص۳ ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربھم
کی عبارت [وان کل مجتہد مصیب ص۲۱ وکذالک الحجۃ عبد البر
کان یقول کل مجتہد مصیب فاما ان یکون خطا او حقا

ترجمہ: اہلسنت کے تمام امام اپنے رب کی طرف سے حق پر ہیں اور
ان کا ہر مجتہد درست فرماتا ہے خواہ دونوں فتوے دیں یا عمل کریں

رحمت الامۃ [فا ختلفوا فی طلب الحق وکان اختلافھم رحمۃ
کی عبارت [للخلق یعنی علماء نے طلب حق میں اختلاف کیا ہے اور
دینا میں = ان علماء کا ایک دوسرے کو جھٹلانا اور اختلاف کرنا
مخلوق کے لئے رحمت ہے

نوٹ: اہلسنت نے اپنے جھوٹے اماموں کے فراڈ پر پردہ ڈالنے کے
لئے یہ ہتھکنڈہ بنایا ہے کہ ان کا ہر مجتہد دوسرے مجتہد کو جھٹلا کر
بھی برحق ہے اور ان کی دینی مسائل میں جنگ مخلوق کیلئے رحمت ہے

اصحاب اگرچہ ایک دوسرے کو جھٹلائیں تو بھی سچے ہیں

کشف الظنون کی عبارت ج۲ ص ذکر موطا میں کاتب چلپی لکھتا ہے
فان اصحاب محمد رسول اللہ تفرقوا فی الفروع ولتفرقوا فی البلدان وکل مصیب ملخص

ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں لکھا ہے کہ حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ ہارون رشید نے مجھ سے مشورہ کیا کہ تمہاری کتاب موطا کو کعبہ میں رکھا جائے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ مالک فرماتے ہیں کہ میں نے کہا ایسا نہ کریں کیونکہ اصحاب رسولؐ نے دینی مسائل میں خود اختلاف کیا ہے۔ اور اس اختلاف کو ہر شہر میں پہنچایا ہے اور وہ ایک دوسرے کو جھٹلانے میں مصیب اور حق پر ہیں۔

روضۃ الانف کی عبارت فیکون من اجتہد فی مسئلۃ فادّاہ اجتہادہ الی تحلیل مصیبا فی استحلالہا وآخر اجتہد فاداہ اجتہادہ ونظرہ الی تحریمہا مصیبا فی تحریمہا

ترجمہ: جو شخص امام اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد اس کو کسی شئی کے حلال ہونے تک پہنچا دے وہ حق پر ہے اور اگر دوسرا امام اسی شئی میں اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد اس کو اسی شئی کے حرام ہونے تک پہنچا دے تو وہ بھی حق پر ہے۔ نوٹ: یعنی اگر ایک امام شئی کو ایک حلال فرماتا ہے جیسا اسی چیز کو سنیوں کا دوسرا امام حرام فرماتا ہے تو دونوں حق پر ہیں گویا سنیوں کا عقیدہ جمع بین الضدین پر ہے باوجودیکہ یہ متناقض نہیں ہے۔

اہلسنت کے بڑے بڑے پوپ پالوں کا فیصلہ کہ اہلسنت علما کا ہر غلط فتویٰ بھی درست اور صحیح ہے۔

تنزیل المواہب کی عبارت: کل المجتہدین علی ہدی وکلہم علی حق ولا ینسب الی احد منہم تخطیۃ

ہر سنی مجتہد ہدایت پر ہے اور حق پر ہے اور کسی بھی سنی مجتہد کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ خطا پر ہے اور اس کا فتویٰ غلط ہے۔

ان اختلاف العلماء رحمۃ من اللہ علی ہذہ الامۃ فمن تبع ما صح عندہ فہو علی ہدی وکل یرید اللہ

سنی علماء جو ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیتے ہیں اور آپس میں اختلاف کرتے ہیں یہ اس امت کیلئے رحمت ہے ہر سنی ملاں ہدایت پر ہے اور ہر ایک اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔

اختلاف مذاہب اس امت کیلئے بہت بڑی فضیلت اور نعمت ہے

تنزیل المواہب کی عبارت: فی اختلاف المذاہب فی ہذہ الامۃ خصیصۃ فاضلۃ — مذہبوں کا اختلاف اس امت میں ایک خاص فضیلت ہے

فصل اعلم ان اختلاف المذاہب فی ہذہ الامۃ نعمۃ کبیرۃ وفضیلۃ عظیمۃ ولہ سر لطیف ادرکہ العالمون وعمی عنہ الجاہلون

جان تو کہ اس امت میں مذہبوں کا اختلاف ایک بڑی نعمت ہے اور ایک بڑی عظمت والی فضیلت ہے اور اس اختلاف میں ایک راز ہے جس کو عالم جانتے ہیں اور جاہل اس کی معرفت سے دل کے اندھے ہیں۔

علمائے اسلام کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوتِ فکر

اہل اسلام کی مایہ ناز کتابیں گواہ ہیں کہ فرقۂ فاروقی نے ہر مسئلے میں بھانت بھانت کے فتوے دیئے ہیں اور اہل سنت علماء اور امام اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ پیش فرماتے رہتے ہیں اور اس چیز کا نتیجہ ہے کہ اہلسنت پانچ ایسے فرقوں میں بٹ گئے جو ایک دوسرے کو کافر کہنا اپنے لئے سعادت اور فخر سمجھتے ہیں اور پھر ایک تیجڑی اور دوسری سہ زوری کے مصداق یہ منطق فرماتے ہیں کہ دین اسلام کے احکام میں جس طرح بھی ہم بھانت بھانت کے فتوے لکھیں یہ سب حق ہے اور یہی شریعت ہے اور یہ اختلاف عین رحمت ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اختلاف رحمت نہیں ہے بلکہ اس مسئلے کے گستاخوں پر ایک لعنت ہے۔

مسئلہ متعہ میں بھی فتوؤں کا اختلاف رحمت ہے

امر بالانصاف: اس رسالے میں پیش کئے گئے حوالہ جات اس بات کے گواہ ہیں کہ اہلسنت کے کئی بزرگ متعہ کو حلال سمجھتے تھے اور یہ بات صرف حلال حکم ہی نہیں ہے بلکہ جناب ابوبکرؓ کی ایک بیٹی جناب اسماء نامی نے اہل اسلام کی بھلائی کی خاطر خود بذاتِ متعہ فرما کر عظمتِ متعہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور جناب عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ انصاری اور جناب عمران بن حصین اور معاویہ بن سفیان جیسے اہلسنت کے مفتیوں نے متعہ حلال ہونے کا فتویٰ دیکر اور دوسرے مجتہدوں سے اختلاف کر کے ثابت کر دیا ہے کہ جب ہر اختلاف رحمت ہے تو متعہ میں اختلاف بہت بڑی رحمت ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی سولہویں دلیل سلمہ بن امیہ نے ام اراکہ سے متعہ فرما کر سنت ابی بکر کی سنت کو زندہ کیا ہے

۱- اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۷۲ ج۹ باب متعہ
۲- اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ص۳۴۳ ج۹
۳- اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۵۳ ج۶ باب متعہ
۴- اہلسنت کی معتبر کتاب جمہرۃ انساب العرب لابن حزم۔
۵- اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ص۴۹۸ ج۷
۶- اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی لابن حزم ص۵۲۰ ج۹

فتح الباری کی عبارت - وفی روایۃ عبد الرزاق بسند صحیح عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس قال لم یرع عمر الا ام اراکۃ قد خرجت حبلی فسألها فقالت استمتع بی سلمۃ بن امیۃ

ترجمہ: سند صحیح سے آیا ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ عمر نے صرف ام اراکہ کی رعایت فرمائی وہ حاملہ تھی عمر نے پوچھا تو اس نے صاف صاف بتا دیا کہ سلمہ بن امیہ نے اس کے ساتھ متعہ کیا ہے۔

جمہرۃ انساب کی عبارت ص۱۲۰ ج۲ - فولد سلمۃ بن امیۃ معبد بن سلمۃ امہ ام اراکۃ نکحہا سلمۃ نکاح متعۃ فی عہد عمر او فی عہد ابی بکر فولد منہا معبد۔

ترجمہ: سلمہ کا بیٹا معبد ہے۔ معبد کی ماں ام اراکہ تھی۔ سلمہ نے اس کے ساتھ نکاح متعہ کیا تھا۔ اور یہ متعہ ابو بکر یا عمر کے زمانہ میں ہوا۔

متعہ کے حلال ہونے کی ۷۰ ویں دلیل، اہل یمن نے حضرت عمر کی مخالفت اور ابن عباس کی موافقت کرتے ہوئے متعہ کے حلال ہونے کا اعلان کیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۱۷۳ جزو ۹ ذ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صفحہ ۱۴۵ جز ۶

فتح الباری کی عبارت { قال ابن عبد البر اصحاب ابن عباس من اهل مكة واليمن على اباحتها۔

ترجمہ: ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس کے یمنی اصحاب اور مکی اصحاب متعہ کے حلال ہونے پر ڈٹے ہوئے تھے۔

نوٹ: مکہ مدینہ اور یمن یہ علاقے اہل اسلام کے خاص مرکز ہیں اور ان علاقوں کے علماء جب کسی شئی کے حلال ہونے کا فتویٰ دیں تو ظاہر ہے یہی سمجھا جائے گا کہ اس شئی کو حلال سمجھنے کی شریعت پاک میں گنجائش ہے ہم شیعہ خیر البریہ اپنے سنی بھائیوں کی توجہ اور دیانت کا ان کو واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ اگر بقول آپ کے متعہ زنا ہے تو ان مکہ اور یمن کے مسلمانوں کو کیا مجبوری تھی کہ انہوں نے سنی ہونے کے باوجود اپنے خلیفہ نمبر ۲ حضرت کی مخالفت کی۔ اور متعہ کو حلال قرار دیا۔ اگر کسی سنی نے متعہ حرام قرار دیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس نے اس فتویٰ میں خطا کی ہے اور اس مسئلہ میں سنی علماء کا آپس کا اختلاف دوسرے معنی میں جوتوں میں دال بٹنا ہے۔

حلیت متعہ کی ۱۸ ویں دلیل امام مالک سنی نے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیکر ابوبکر کی بیٹی کی لاج رکھ لی ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ج ۱/۱۲۵ ۔ کتاب النکاح فصل ہذا

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الھدایہ ج ۱/۲۱۳ محرمات۔

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۱۷۱ جزو ۹ ذکر متعہ

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مبسوط ص از شمس الائمہ سرخسی

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق ص

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رمز الحقائق شرح کنز الدقائق ص

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب خزانۃ الروایات ص از قاضی جگن

۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کافی ص کتاب نکاح

۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عنایہ شرح ہدایہ ص از اکمل الدین

۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حدائق الانوار شرح مشارق الانوار

۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ ص از علامہ الیاس۔

۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ ص از ابو المکارم

۱۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ تاتارخانیہ از عالم بن العلاء

۱۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سراج وہاج شرح مختصر قدوری۔

۱۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ ظہیریہ ص۔ از ظہیر الدین

۱۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رسالہ رد شیعہ ص از یوسف بحور

۱۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جذب القلوب ص چھپا ظہیر از شاہ عبدالحق

۱۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ــ مطاعن عمر
۱۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جامع الرموز شرح مختصر وقایہ
۲۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق ص ــ از ابوالبرکات
۲۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مختصر مالکی ص ــ از امام مالک
۲۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ــ کید ۳۱
۲۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بدایونی ص
۲۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب النموذج اللبیب فی خصائص الحبیب
۲۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ فرشتہ فارسی ص ۲ ج ۱

الھدایہ کی عبارت: ونکاح المتعہ باطل عندنا وقال مالک ھو جائز لانہ کان مباحا فیبقی الی ان یظہر ناسخہ۔

ترجمہ:۔ اور نکاح متعہ ہمارے نزدیک باطل ہے اور امام مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے دلیل ان کی یہ ہے کہ متعہ حلال اور مباح تھا لہذا یہ جواز باقی رہے گا ناسخ کے ظہور تک۔

نوٹ:۔ کتاب اہلسنت کشف الظنون چلپی میں ہدایہ شریف کی تعریف جہاں لکھا ہے کہ یہ کتاب مثل قرآن ہے اور ہم شیعہ خیرالبریہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں جس طرح غلطی نہیں ہے اسی طرح صاحب ہدایہ نے امام مالک سے جواز متعہ کے نقل کرنے میں کوئی خطا اور غلطی نہیں کی ہے اور شیعہ سنی علماء نے صاحب ہدایہ پر اس فتویٰ کے نقل کرنے میں خطا کا بہتان باندھا ہے۔ وہ بچارے خود خطا پر ہیں۔ صاحب ہدایہ کا فقہ میں وہی مقام ہے جو ابوبکر کا خلفاء میں ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں | ولا ینعقد النکاح بلفظ متعۃ وھی باطلۃ عندنا الا تقید بالقول فی قول ابن عباس ومالک

ترجمہ: لفظ متعہ سے نکاح نہیں ہو سکتا اور یہ متعہ باطل ہے مفید حلیت نہیں ہے اس میں ابن عباس اور امام مالک کا اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک یہ مفید حلیت ہے۔

مبسوط کی عبارت | شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے متعہ کو حلال کیا تھا اور یہ متعہ ہمارے نزدیک باطل ہے اور امام مالک بن انس کے نزدیک جائز ہے۔

فتح الباری کی عبارت | قال ابن دقیق ما حکاہ بعض الحنفیۃ عن مالک من الجواز خطاء۔ ابن دقیق کہتا ہے کہ امام مالک سے جو بعض حنفیہ نے متعہ کا جواز نقل کیا ہے یہ ان کی غلطی ہے لوٹ غلطا اس لئے ہے کہ اس طرح حق ظاہر ہوتا ہے۔

تبیان الحقائق کی عبارت | وقال مالک ھو جائز لانہ کان مشروعا فیبقی الی ان یظہر ناسخہ

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ متعہ جائز ہے کیونکہ وہ شریعت کا حکم تھا اور جب تک اس کا ناسخ نہ آئے گا وہ باقی رہے گا

رمز الحقائق کی عبارت | وقال مالک ھو جائز لانہ کان مشروعا

مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے کیونکہ وہ شریعت کا حکم ہے

[illegible] الروایات | وقال مالک ھو جائز لان ابن عباس کان یبیحھا

امام مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے کیونکہ ابن عباس کے نزدیک متعہ حلال تھا۔

سنی اہلحدیثوں کے عقیدہ میں متعہ حلال ہے

علامہ وحید الزمان فرماتے ہیں کہ حرمت متعہ کے بارے ہمارے بعض اصحاب اہلحدیث نے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے متعہ کو جائز قرار دیا ہے کیونکہ متعہ شریعت میں جائز اور ثابت تھا اور اس کے جواز کا ذکر آیت ۲۴ سورۃ نساء میں ہے اور یہ آیت متعہ کے مباح ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے پس متعہ کی اباحت یقینی ہے کیونکہ اس پر اجماع ہے اور تحریم ظنی اور گمان ہے اور دلیل یقینی کو گمان نہیں توڑ سکتا۔

کچھ لوگ سواد اعظم سے بھی متعہ کو غیر منسوخ اور حلال مانتے ہیں

غرائب القرآن، المتعۃ علی انہا کانت مباحۃ فی اول الاسلام ثم
کی عبارت ہے: السواد الاعظم من الامۃ علی انہا صارت منسوخۃ وذہب الباقون ومنہم الشیعۃ الی انہا ثابتۃ کما کانت ویروی ہذا عن ابن عباس۔

ترجمہ: اہل اسلام کا متعہ کے حلال ہونے پر اتفاق ہے شروع اسلام میں۔ پھر سواد اعظم فرماتے ہیں کہ متعہ منسوخ ہے اور ان کے علاوہ دوسرے علماء جو باقی ہیں اور ان میں شیعہ بھی شامل ہیں ان کے عقیدہ میں متعہ جس طرح حلال تھا اب بھی اسی طرح حلال ہے اور یہ عقیدہ صحابی رسول اللہ ابن عباس اور حضرت عمران بن حصین سے بھی مروی ہے۔

مودودی امیر جماعت اسلامی متعہ کو جائز جانتے تھے

سابق امیر جماعت اسلامی جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب
نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن کے زیر عنوان ترجمان القرآن، اردو اگست
۱۹۵۵ء کے شمارہ میں سورۃ مومنون کی آیت اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

"متعہ کا جب ذکر کیا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ
دو باتوں کی اور توضیح کر دی جائے۔

(۱) یہ کہ متعہ کو حرام قرار دینے یا مطلقاً مباح ٹھہرانے میں
سنیوں اور شیعوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اس
میں بحث و مناظرہ نے بے جا شدت پیدا کر دی ہے ورنہ امر حق
معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں۔ انسان کو بسا اوقات ایسے حالات
سے سابقہ پیش آجاتا ہے جن میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ
زنا یا متعہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے
ایسے حالات میں زنا کی بہ نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف، محترم مودودی صاحب نے ترجمان میں جو کچھ لکھا
ہے وہ آپ نے ملاحظہ کر لیا مگر اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں خوب قلابازیاں
کھائی ہیں اور متعہ پر اس انداز میں تنقید فرمائی ہے کہ وہ تنقید بجائے
شیعوں کے خدا اور رسول پر جا رہی ہے کیونکہ متعہ کو خدا اور رسول نے
حلال کیا ہے اور اگر ذات متعہ میں کسی قسم کی بھی قباحت و برائی یا بے حیائی
ہے تو اس کو خدا اور رسول نے حلال اور مباح اور جائز ہی کیوں فرمایا ہے

متعہ کے حلال ہونے کی ۲۹ ویں دلیل کہ حنابلہ کے سردار امام احمد بن حنبل بھی متعہ کو حلال جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ج۱ ص۴۷۴ النساء آیت ۲۴
اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۱۹۱ ج۴ تفسیر
ابن کثیر قد روی عن ابن عباس وطائفة من الصحابة اباحتها
کی عبارت للضرورة وهو رواية عن الامام احمد

جناب ابن عباس اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے نکاح متعہ کا حلال ہونا روایت کیا گیا ہے اور امام احمد سے بھی متعہ کی حلیت مروی ہے

البدایہ کی عبارت یہ ہے: وقد حکی عن الامام احمد رواية کمذهب ابن عباس ... وحکاه بعض من صنف نقل روایة اخری عن الامام احمد بمثل ذالک

جس طرح مذہب ابن عباس یہ ہے کہ متعہ حلال ہے اسی طرح امام احمد سے متعہ کے حلال ہونے کی حکایت ہے۔

نوٹ:- امام احمد صاحب حضرت امام مالک کی طرح اہلسنت بھائیوں کی فقہ کا مجتہد ہے اور امام مالک کی طرح متعہ کو حلال جانتا تھا اور ابن عباس اور صحابہ کرام بھی متعہ کو حلال جانتے تھے لہٰذا اگر متعہ بے حیائی اور بے شرمی ہے اور زنا کا دوسرا نام ہے تو خدا و رسول نے اس زنا کو چند دن تک کیوں حلال فرمایا تھا۔ خدا و رسول کے کلام کو صحابہ نے سمجھا اور متعہ کیا ہے اور آج سنی بھائیوں کا حلالہ کو مستحب سمجھنا اور متعہ کو حرام کہنا ان کی بے انصافی ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی ۱۲ ویں دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر کا بیٹا عبداللہ بھی متعہ کو حلال جانتا تھا اور عمر کی مخالفت کرتا تھا!

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند الامام احمد ص۹۵ جلد ۲ حدیث ۵۶۹۴

ان رجلا سال عبداللہ بن عمر عن متعۃ النساء و انا عندہ فغضب وقال واللہ ما کنا علی عہد رسول اللہ ﷺ زانین ولا مسافحین ۔

راوی فرماتا ہے کہ میں بھی حاضر تھا اور ایک شخص نے جناب ابن عمر خلیفہ زادے سے متعۃ النساء کے بارے سوال کیا۔ ابن عمر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ کے زمانے میں زناکار نہیں تھے

نوٹ معلوم ہوا کہ ابن عمر متعہ کو حلال جانتے تھے اور نسخ کے قائل نہ تھے

اعتراض: ابن عمر نے متعہ کو حرام بھی فرمایا ہے۔

جواب: یہ سفید جھوٹ ہے کیونکہ کسی کو کوئی بیان دینا اور کسی کو کوئی بیان دینا یہ صحابہ کرام کے زیبا نہیں ہے یہ کام غیر ذمہ دار لوگوں کا ہے۔

اعتراض: قلیل مقدار صحابہ متعہ کو حلال جانتے تھے۔

جواب: الحق حق وان قل ناصرہ والباطل باطل وان کثر ناصرہ حق ۔ حق ہے اگرچہ اس کو ماننے والے اور اس کی مدد کرنے والے تعداد میں کم ہوں اور باطل باطل ہے اگرچہ اس کے مددگار زیادہ ہوں

نوٹ: ارباب انصاف ۔ ہماری ان اکیس عدد دلیل کے بعد صاحب تحفہ شاہ عبدالعزیز کا یہ دعویٰ جھوٹا ثابت ہو گیا کہ سوائے آیت فما استمتعتم کے متعہ کے حلال ہونے کی شیعوں کے پاس اور کوئی دلیل نہیں ہے۔

قرآن و سنت سے منہ پھیر کر متعہ کو حرام کہنے والوں کے دلائل

دلیل اول: کتاب المتعہ تحقیقاتی تشریح صفحہ ۱۶ باب پنجم
ماخذ ہو [احکام فقہیہ از کوئی عقلمند اہل متعہ میں غور کرے گا، تو جان لے گا کہ اس غلط نکاح میں کتنی برائیاں ہیں۔ اور وہ حکم الٰہی اور شریعت پاک سے ٹکراتی ہیں۔ اس کے بعد صاحب تحفہ نے پورے صفحے اسی قسم کے خرافات سے اپنے نامۂ اعمال کی طرح سیاہ کئے ہیں، اور خلاصہ اس دلیل کا اور اسی قسم کی دوسری دلیل کا یہ ہے کہ بالکل متعہ کی حلیت سے انکار کرنا حتیٰ آغاز اسلام میں چند روز تک اس کے جواز سے انکار کرنا۔ اور تمسخر اور مذاق کے عنوان سے متعہ کو ایک بری شکل میں پیش کرنا اور لوگوں کو اس نکاح شرعی سے نفرت دلانا مثلاً بعض نے اپنے رسالہ جات میں کچھ سنی علماء نے نکاح متعہ کے بارے اس طرح بھی بدزبانی فرمائی ہے

رسالہ حرمت متعہ صفحہ ۱۲-۱۳ از معصوم شاہ میں لکھا ہے۔

متعہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر عورت رنڈی اور ہر بستی چکلہ ہو گی ۱۲ اور سوسائٹی میں میری اور تیری کی قید اٹھ جائے گی ۱۲ جواز متعہ کے بعد کون ہے جو اپنی نو سینرہ لڑکی کو چھپا رہے۔ شیعہ لوگ کوئی بھی دلیل متعہ پیش نہیں کر سکتے۔

دہلوی کذاب نے متعہ سے انکار کر کے قرآن و حدیث کو جھٹلایا ہے اور اپنے منحوس چہرے پر بے ایمانی کا غازہ لگایا ہے

ہم نے اسی رسالہ میں صـ ۱۷ سے دو کتب اہل سنت سے ثابت کیا ہے کہ سورہ نساء کی آیت ۲۴ فما استمتعتم متعہ کی حلیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ قرطبی سنی نے اور صاحب فتح القدیر نے اور ابن کثیر دمشقی نے صاف لکھا ہے کہ اس آیت سے مراد نکاح متعہ ہے جو کہ ابتداء اور عہد اسلام میں جائز تھا۔ پس دہلوی کذاب نے متعہ سے بالکل بغیر کسی تفصیل کے انکار کر کے اپنے مذہب کے ۲ علماء کو جھٹلایا ہے اور قرآن حکیم کو ٹھکرایا ہے اور بخاری شریف طبع دہلی صفحہ ۷۶۷ میں جابر صحابی سے روایت لکھی ہے کہ ہمیں نبی کریم کی طرف سے ایک صحابی نے کہا کہ ان النبی قد اذن لکم ان تستمتعوا کہ تم کو رسول پاک نے متعہ کی اجازت دی ہے۔ اور یہی روایت صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ اور حوالہ جات گذرے ہیں کہ حضرت ابوبکر کی بیٹی اسماء نے متعہ کر کے ایک بیٹا بھی جنا ہے۔ ہم شیعہ خیر البریہ اولاد حلالہ سے سوال کرتے ہیں کہ بقول تمہارے اگر متعہ رنڈی بازی ہے تو اسماء بنت ابی بکر معاذ اللہ کیا رنڈی تھی اور نبی کریم نے کیا معاذ اللہ جکلے کھولنے کی اجازت دی ہے

مناظر اہلسنت شاہ عبدالعزیز کو خدا نے اس طرح بھی ذلیل کیا ہے کہ خود اسی کے قلم سے لکھوایا ہے کہ متعہ حلال ہے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ باب مطاعن عمر طعن ۱۱ صفحہ ۳۰۱ میں لکھا ہے کہ اہلسنت کی صحیح ترین کتاب صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ متعہ تین دن تک حلال رہا ہے اور بقول ابن عباس کے کہ ابتدائے اسلام میں بغیر کسی مجبوری کے متعہ حلال تھا۔ اور کتاب اہلسنت تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۵ جز ۳ آیت متعہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ انا لا ننکر ان المتعة کانت مباحة = ان المتعة کانت مشروعة کہ ہم سنی لوگ متعہ کے مباح اور مشروع اور حلال ہونے سے انکار نہیں کرتے۔

ارباب انصاف۔ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ باب ہشتم احکام فقہ میں صاحب تحفہ نے متعہ کے حلال ہونے سے بالکل انکار کر کے اپنے مذہب کے تمام سلف کو بلکہ اصحاب کو جھٹلایا ہے اور پھر باب ۱۰ میں حلیت متعہ کا اقرار کر کے خود اپنے آپ کو جھٹلایا ہے۔ جو ملاں لوگ گز بھر کی زبان نکال کر فرماتے ہیں۔ کہ متعہ بے غیرتی ہے بے حیائی ہے رنڈی کی بازی ہے ہم آپ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں نبی کریم نے معاذ اللہ تین دن تک بے غیرتی کی اجازت دی تھی۔

اہل سنت کی طرف سے تحریم متعہ کی دلیل دوم

کہ متعہ مثل زنا ہے پس دونوں حرام ہیں

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۲۳ باب ۱۱ مطاعن عمر طعن ۱۰
میں لکھا ہے کہ زنا اور متعہ دونوں میں غرض یہ ہے کہ منی کا برتن
خالی کیا جائے۔ شہوت کی آگ بجھائی جاتی ہے پس دونوں حرام ہیں
ارباب انصاف یہ ذکی صاحب تحفہ نے بجائی اور بیچارے پر کی
ناحق کا مطاعن نے درج فرمایا ہے اور صریح مصالحہ لگا کر خوب
تشریح فرمائی ہے اور نیک بی بی اسماء بنت ابی بکر کا لحاظ نہیں
فرمایا کہ جن سے نکاح متعہ سے بچے بھی ہوئے ہیں۔

جواب: اگر متعہ مثل زنا ہے تو اسلام نے چند روز اسکو حلال کیوں فرمایا تھا

ثبوت ملاحظہ۔ کتاب اہلسنت تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۷۴ ج ۱

لا شک ان المتعۃ کانت مشروعا فی ابتداء الاسلام

ابتداء اسلام میں بحکم شریعت متعہ کے حلال ہونے میں کوئی
شک نہیں ہے۔

نوٹ:۔ دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہر پڑھے لکھے آدمی کو ہم
دعوت فکر دیتے ہیں کہ اگر متعہ اور زنا میں بقول سنی علماء کے کوئی فرق
نہیں ہے تو پھر ابتداء اسلام میں متعہ جیسا زنا صحابہ کرام کے لیے حلال
کیوں ہوا جبکہ متعہ مثل زنا بے غیرتی ہے تو اس کی صحابہ کرام کو
چند روز کے لئے اجازت کیوں ملی تھی۔

جواب: اس مسئلہ میں جناب متعہ کو امام رازی نے خوب ذلیل فرمایا ہے

عبارت ملاحظہ ہو۔ کتاب اہلسنت تفسیر کبیر جلد ۹ ص ۲۲

ابو بکر کا جواب ہے کہ زنا کو سفاح اس لئے کہا جاتا ہے کہ زنا میں صرف پانی گرانا مقصود ہوتا ہے اولاد یا امور خانہ داری مقصود نہیں ہوتے۔ اور متعہ بھی اسی طرح ہے۔ پس وہ بھی زنا ہے۔ اس دلیل کو امام رازی ذکر کرنے کے بعد پھر امام رازی اس کا خود جواب دیتے ہیں۔ کہ متعہ مثل زنا نہیں ہے۔ فان المقصود منها سفح الماء بطريق مشروع مأذون فيه من قبل الله فان قلتم المتعة محرمة فنقول هذا اول البحث۔ متعہ کو مثل زنا کہنے والوں کو امام رازی نے یوں جھٹلایا اور ذلیل کیا ہے کہ متعہ میں بے شک مقصود پانی گرانا ہے مگر اس طریقہ سے کہ جس کی شریعت نے اجازت دی ہے اور اگر کوئی فرمائے کہ متعہ حرام ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متعہ کی حرمت میں نزاع ہے اور دعویٰ کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔

نوٹ:۔ جو لوگ متعہ کو مثل زنا فرض کر کے اس کو حرام کہتے ہیں وہ ہمارے سنی جناب ہیں اور فخر رازی ان کا امام ہے اور یہ ہمارے سنیوں کے نصیب کہ ان کا اپنا امام ان کو جھٹلا رہا ہے۔

مولوی محمد علی جانباز کے متعہ اور زنا میں مشابہت کے چند جھوٹے دعوے اور انکے دندان شکن جوابات

مولانا موصوف اہلسنت کے نامور نعت خوان ہیں۔ اور جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں تردید باطل کے نگران اعلیٰ ہیں اور حرمت متعہ نامی کتاب کے مصنف ہیں۔ اور متعہ اور زنا میں انہوں نے مشابہت کے چند دعوے کئے ہیں۔ اور وہ قارئین کی خدمت میں مع الجواب پیش کئے جاتے ہیں۔

دعویٰ اول: زنا اور متعہ میں اجرت پیشگی دی جاتی ہے جب اس
ملاحظہ ہو } مشابہت کی وجہ سے متعہ حرام ہے۔

جواب کئی حرام چیزوں کی حلال سے مشابہت ہے مگر وہ حرام نہیں ہوا

امر ثابت ہے کہ صرف شباہت کی وجہ سے کوئی حلال یا حرام نہیں بن جاتا۔ حرام یا حلال حکم خدا سے بنتا ہے مثال کے طور پر دیکھیں کہ انسان کی بیٹی کے اعضاء جسمانی اس کی بیوی کے اعضاء جسمانی مشابہت رکھتے ہیں تو کیا کوئی ملاں اس شباہت کی وجہ سے بیوی کے حرام ہونے کا فتویٰ دے گا۔

اگر صرف شباہت کی وجہ سے جامعہ ابراہیمیہ کی شریعت کے احکام کی فیکٹری چلانا ہے تو خنزیر اور بکرا دونوں پانی پیتے ہیں گھاس کھاتے ہیں کتا اور بکرا دونوں روٹی کھاتے ہیں پس اس شباہت کی وجہ سے ملاں کو فتویٰ دینا چاہیئے کہ بکرا بھی حرام ہے

جواب
اجرت زنا کے پیشگی ادا کرنے کا دعویٰ سفید جھوٹ ہے

ثبوت ملاحظہ کتاب اہلسنت کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ ذکر سنہ ۴۴ھ
میں لکھا ہے کہ جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ کے امام پنجم حضرت
معاویہ نے جب زیاد ولد الزنا کو خال المومنین کا تمغہ
دینے کا فیصلہ کیا تو اس زمانہ کے مشہور کنجر ابو مریم سلولی
کو بلایا اور پوچھا کہ زیاد کی ولادت باسعادت کس طرح
ہوئی تھی ابو مریم نے جس طرح گل ریزی گلشن کلام میں
کی اس کا ملخص یہ ہے کہ اے امیر المومنین آپ کا عظیم
باپ ابو سفیان ایک رات میرے شراب خانے میں تشریف
لایا اور سمیہ نامی بدکار عورت سے زنا فرمایا اور سمیہ
کی [illegible] سے ابو سفیان کی منی کے مبارک قطرات
کو ٹپکتے ہوئے دیکھنے کا مجھے خود کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اور
اس کے بعد سمیہ زانیہ سے آپ کا بھائی خال المومنین
حضرت زیاد پیدا ہوا۔

نوٹ:۔ جناب اشفاق مولانا محمد علی جانباز نے امام پنجم معاویہ کے
ابا مرحوم ابو سفیان کے زنا کا قصہ ہم نے تاریخ اسلام سے بڑی
دیانتداری سے نقل کیا ہے تاکہ خیانت کا الزام ہم پر نہ
لگایا جا سکے۔ اور اس کیس میں پیشگی اجرت ادا کرنے کا کوئی
تذکرہ نہیں ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ پیشگی اجرت والا چکر
جانباز صاحب کی خاندانی شریعت کا ہے۔

نعت خواں کا دوسرا دعویٰ کہ زنا اور متعہ دونوں میں اجرت کا تعین نہیں ہے، شباہت کی وجہ سے حرام ہیں

ارباب انصاف محمد علی جانباز کی کتاب حرمت متعہ میں صفحہ ۲۵۸ میں زنا اور متعہ میں شباہت دکھانے کے لئے علامہ موصوف نے ایک نقشہ دیا ہے اور ہم اسی نقشہ سے علامہ صاحب کی پیش کردہ مشابہات ذکر کر رہے ہیں۔

جواب: زنا کے احکام میں علامہ جانباز امام اعظم کا درجہ رکھتے ہیں

کتاب اہلسنت توضیح تلویح ص۵۵ فصل نہی عن الحسیات میں زنا کے یہ فضائل لکھے ہیں کہ ولدالزنا امام اور خلیفہ بن سکتا ہے۔ پس زنا چونکہ محمد علی جانباز کے گھر کا مسئلہ ہے اس لئے زنا کے احکام میں علامہ موصوف امام اعظم کا درجہ رکھتے ہیں لہذا زنا کی اجرت کا اگر تعین نہیں ہوتا تو اس بابت علامہ جانباز کا فتویٰ گویا امام اعظم کا فتویٰ ہے۔ اور رہا متعہ کا مسئلہ تو وہ شیعہ سنی کا مشترکہ ہے اور متعہ میں حق مہر کا تعین کرنا ضروری ہے۔ اور قلیل اور کثیر دونوں میں تعین ہو سکتی ہے اگر مولوی جانباز تجاہل عارفانہ نہ فرماویں تو ان کو خوب معلوم ہے کہ صحابہ کرام نے آدھی مٹھی ستو اور مٹھی بھر کھجور دے کر متعہ کیا ہے اور خلیفہ زبیر کا اسماء بنت ابی بکر کا ایک برد عوسجہ یعنی دھوتی کے عوض متعہ کرنا اور بچہ جننا اہل سنت کے لئے شرف کا باعث ہے۔

دعویٰ نمبر زنا اور متعہ میں تعین وقت ضروری ہے۔ پس بقول جانباز کے اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں

جواب ۱۔ ہم پہلے بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ زنا کے مسائل میں مولوی محمد علی امام اعظم یا امام شافعی کا درجہ رکھتے ہیں۔ مولانا کے مذہب کی مایہ ناز کتاب المحاضرات میں ص میں لکھا ہے کہ اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ کامل ہے۔ پس زنا کے احکام میں جانباز صاحب کا فرمان سند ہے۔ اور متعہ اہل اسلام میں مشترک امر ہے اور کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ صحابہ کرام مدت معین کر کے متعہ کرتے تھے۔ اگر متعہ زنا سے شباہت کی وجہ سے زنا کا حکم رکھتا ہے۔ تو کیا صحابہ کرام معاذ اللہ وقت معین کر کے زنا کرتے تھے۔

۲۔ اگر شباہت کی وجہ سے احکام کی فیکٹری چلانا ہے تو توجیہ فرما دیں کہ سکھ اور کئی سنی علماء داڑھی کو قینچی نہیں لگواتے پس اس شباہت کی وجہ سے کیا معاذ اللہ علماء اور سکھ دونوں کافر نجس اور پلید ہو گئے ہیں۔

۳۔ زنا کا کوئی قانون نہیں اس طرح کہ اجرت پیشگی دی جائے اور اور اجرت کا تعین نہیں ہے۔ اور زنا میں تعین وقت ضروری سمجھنا یہ سب خرافات ہیں اور یہ معاذ اللہ صمیم سیالکوٹ کی خانہ ساز شریعت ہی کا پیدا کردہ ہے کہ وہ اس قسم کے احکام نافذ فرماتی رہتی ہے

چوتھا دعویٰ: زنا اور متعہ میں تنہائی ضروری ہے پس اس مشابہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں

جواب: ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں کہ مولوی محمد علی جانباز مسائل زنا میں امام اعظم کے بعد اس زمانہ کے امام اعظم ہیں اور زنا میں ان کا فرمانا سند کیسی ہوتا ہے۔ ان سے کوئی پوچھے کہ زنا میں تو تنہائی ضروری ہے کیا لوگ جب اپنی ازواج سے جماع کرتے ہیں تو لوگوں کا مجمع لگا کر ان کے سامنے کرتے ہیں کیا صحابہ کرام اس فعل کو لوگوں کے سامنے کرتے تھے کیا شیخ الحدیث محمد علی کے امام پنجم معاویہ کہ جو ولادت زنا کی ایک فہرست لگی تھی جن کو انہوں نے یہ شرف بخشا تھا کہ ان کو اپنا گورنر بنایا تھا اور ان میں سر فہرست عمرو بن عاص ہے پھر زیاد ولد الزنا ہے پھر مروان طرید ہے اور پھر مغیرہ بن شعبہ ہے یہ مغیرہ بن شعبہ۔ جو کہ صحابی تھا اور حضرت عمر کی طرف سے کوفہ کا قاضی تھا، اور کوفہ میں ایک ام جمیل نامی عورت سے زنا کرتا تھا اور حضرت عمر کی عدالت میں اس پر زنا کی گواہی مکمل تھی البتہ چوتھے گواہ زیاد ولد الزنا کو جناب عمر نے اشارہ کر کے گواہی سے روک دیا تھا اور تاریخ ابن خلکان ج ۲ ص ۴۵۵ ذکر یزید بن زیاد میں لکھا ہے کہ اس کے مذکورہ کیس کے بعد حضرت عمر اس مغیرہ کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ تجھے دیکھ کر مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں مجھ پر آسمان سے پتھر نہ برسنے لگیں اگر یہ مغیرہ صحابی تنہائی میں زنا کرتا تو اس پر زنا کا مقدمہ نہ ہوتا۔

نث خواں محمد علی جانباز کا پانچواں دعویٰ کہ زنا اور متعہ میں عورتوں کی تعداد معین نہیں کی گئی اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں!

جواب۔ ملک یمین میں عورتوں کی تعداد معین نہیں ہے جیسا ملاحظہ ہو کہ بجائے ایک شخص ہزار کنیزیں رکھ سکتا ہے پس متعہ عورتوں کی تعداد میں ملک یمین کی مثل ہے اور اگر زنا سے شباہت کی وجہ سے متعہ حرام ہے تو مذکورہ شباہت ملکیہ یمین کو بھی زنا سے حاصل ہے لیکن وہ بھی حرام ہونا چاہیے۔

چھٹا دعویٰ زانیہ اور متعہ دونوں بے حجاب ہوتی ہیں پس اس شباہت کی وجہ سے زنا اور متعہ حرام ہے

جواب۔ صحابہ کرام ابتدائے اسلام میں بقول اہل سنت ملاحظہ ہو جنگوں کے بوجہ مجبوری متعہ کرتے رہے ہیں۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا صحابہ کرام بوجہ مجبوری کے زنا کرتے تھے۔

۲۔ شہروں اور گاؤں میں اہل اسلام کی عورتیں وہ بے حجاب ہیں تو کیا کوئی لعنتی ملاں فتویٰ دے سکتا ہے کہ تمام خواتین معاذ اللہ زنا کار ہیں سنی علماء کی سکھوں کے ساتھ اور یہود و نصاریٰ کی کئی باتوں میں شباہت ہے تو کیا یہ علماء معاذ اللہ ان کفار کی طرح بے ایمان اور لعنتی ہیں۔

ساتواں دعویٰ زنا میں طلاق نہیں اور متعہ میں بھی طلاق نہیں ہے پس اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں۔

جواب: آغاز اسلام میں جب متعہ چند روز کے لئے بقول اہلسنت
ملاحظہ کے حلال ہوا تھا۔ اس وقت بھی متعہ میں طلاق نہیں
تھی۔ اور اس وقت بھی متعہ اس بات میں زنا کے مشابہ
تھا۔ پس اگر زنا سے شباہت کی وجہ سے متعہ بھی مثل زنا
فعل حرام ہے تو آغاز اسلام میں صحابہ کرام جو متعہ کرتے
تھے گویا وہ معاذ اللہ زنا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو بکر
کی بیٹی اسماء نے جو متعہ فرمایا کیا معاذ اللہ اس نیک بی بی
نے بھی زنا کیا تھا۔ فعل حرام کیا تھا۔

۲۔ بیوی سے دختر کو شباہت ہے کیونکہ دونوں کا جوڑا
اور گوشوارہ اور ناک میں کوکی ہوتی ہے اور دونوں گندم
کھاتی ہیں۔ پس مثل دختر کے بیوی سے بھی جماع حرام
ہونا چاہیئے کیونکہ مشابہت ہو گئی ہے۔

۳۔ متعہ میں طلاق کے عوض میں ہبہ مدت ہے اگر
شوہر ممتوعہ کو مدت بخش دے تو عورت عدت گذارنے
کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اور زنا کے احکام میں مولانا
محمد علی جانباز سنی قوم میں دوسرے امام اعظم صاحب ہیں۔
اور ان کا وجود سنی قوم کے لئے معاویہ کی طرح بہت مفید ہے۔

نعت خواں کا آٹھواں دعویٰ: زنا اور متعہ میں وراثت نہیں ہے اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں!

جواب: معاویہ نے ولد الزنا زیاد کو اپنا بھائی کیوں بنایا!

جامعہ ابراھیمیہ سیالکوٹ کے امام پنجم معاویہ نے شریعت اسلامیہ کا یوں جنازہ نکالا تھا کہ اپنے زانی باپ ابو سفیان کے نطفے سے پیدا ہونے والے زیاد ولد الزنا کو اپنے حرموں میں داخل فرما کر اس کو اپنا حقیقی بھائی بنانے کا اعلان فرمایا تھا اور بچارا علامہ سیوطی اپنی تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۸۹ میں یہ رونا روتا ہے کہ معاویہ نے اس کیس میں اعلانیہ نبی کریمؐ کی نافرمانی کی ہے

نوٹ:- بے شک اسلام میں ولد الزنا نہ ہی وارث ہے اور نہ ہی بیٹا ہے مگر معاویہ نے اسلام کے خلاف بغاوت کر کے ایک نطفہ حرام کو اپنا بھائی بنا کر ابو سفیان کا بیٹا بھی بنا دیا اور وارث بھی بنا دیا کیونکہ بیٹے کے لئے وارث ہونا ضروری ہے۔ محمد علی کہتا ہے کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اور معاویہ کہتا کہ ولد الزنا بیٹا بھی ہوتا ہے اور وارث بھی ہوتا۔

پس اس مسئلہ میں یا مولوی محمد علی جانباز جھوٹا ہے اور یا اس کا امام پنجم معاویہ جھوٹا ہے اور متعہ میں بلا کسی اختلاف کے اولاد متعہ وارث ہے اور زوجہ وقت عقد اگر شرط وراثت کرے تو وہ بھی وارث ہے۔

نفت خوار کا ذوال ذہنی کہ زنا اور متعہ میں خرچہ دینے کی وجہ سے فرق نہیں ہوتا اس مشابہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں!

عمرو کی ماں کو اس کا زانی باپ خرچہ دیتا تھا!

کتاب اہلسنت تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۱۶ ذکر امام حسن میں لکھا ہے
کہ جب معاویہ کا مشیر خاص عمرو بن عاص پیدا ہوا تھا تو پانچ
آدمیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ مولود مسعود ہمارا نطفہ ہے۔
اور وہ پہلوان زنا کے میدان کے یہ تھے ۱۔ عاص بن وائل ۲۔
ابولہب ۳۔ امیہ بن خلف ۴۔ ہشام بن مغیرہ ۵۔ اور معاویہ
کا باپ ابوسفیان۔ یہ پانچوں قریشی عمرو کی ماں نابغہ سے
زنا کرتے تھے۔ اور وہ خوش بخت بی بی حاملہ ہوگئی اور عمرو
کو جنا اور ان پانچوں میں جھگڑا ہوگیا کہ یہ کس کا بیٹا ہے پھر
نابغہ بی بی عمرو کی ماں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ عاص بن وائل کا بیٹا
ہے اور لوگوں نے سوال کیا کہ ابوسفیان بھی قریشی سردار تھا اس
کو نظر انداز کیوں کیا ہے نابغہ نے کہا کہ ابوسفیان بخیل ہے اور
عاص مجھ کو خرچہ دیتا تھا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی
جھوٹا ہے کہ زنا میں عورت کو خرچہ نہیں دیا جاتا بلکہ دیا
جاتا ہے جس طرح کہ عمرو صحابی کی ماں عاص سے خرچہ
لیتی تھی۔

خالد سیف اللہ کا مالک کی حسین زوجہ کے عشق کی وجہ سے مالک کو قتل کرنا اور بغیر عدت گزرانے اس کی زوجہ سے نکاح کرنا

کتاب اہل سنت کنز العمال جلد ۳ ص۱۳۲ کتاب الفتنا فرع الامارہ میں لکھا ہے کہ نامور صحابی حضرت خالد بن ولید ہے۔ سیف نے ایک صحابی مالک بن نویرہ کو رات کے وقت بغیر کسی جرم کے قتل کیا اور عدت گزرے بغیر رات ہی کے وقت اس کی بیوہ ام متمم سے نکاح کر لیا اور جماع کیا۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا تو انہوں نے ابوبکر کو کہا کہ خالد نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور اس کی بیوہ سے زنا کیا ہے اور عدت کے گزرنے کا انتظار تک نہیں کیا پس اس خالد کو قتل کرو مگر ابوبکر ٹال مٹول کر گیا۔

نوٹ: سپاہ صحابہ والے ناموس صحابہ بنائے پھرتے ہیں ہم ان تمام وکلاء صحابہ سے پوچھتے ہیں مالک صحابی کی بیوی ام متمم اگر اس کی زوجہ نہ تھی تو کیا ایک صحابی اس کو گھر میں رکھ کر اس کے ساتھ زنا کرتا تھا اور اگر وہ اس کی زوجہ تھی تو اس کے مرحوم شوہر کے قتل کے بعد فوراً ہی خالد نے اس عورت کی عدت میں اس سے نکاح کر کے اس بیوہ سے زنا کیا۔

یہ ہیں اصحاب مثل ستاروں کے اور ان کی پیروی سنیوں کے لئے باعث فخر ہے۔

فیض احمد اویسی کے تحریم متعہ کے بارے میں چند خرافات

اس نام کے شیخ الحدیث نے ایک رسالہ متعہ یا زنا نامی لکھا ہے اور دونوں میں مشابہت دکھلانے کے لئے حسن الدین سہروردی کے رسالہ حرمت متعہ کی لفظ بلفظ عبارات چوری کی ہیں اور ہمارے لئے یہ سارق بھی مفتی بن گیا ہے متعہ اور زنا میں اس کی بیان کردہ شباہتیں تقریباً وہی ہیں۔ جن کو محمد علی جانباز نے ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے غرور کو توڑنے کے لئے کچھ نوٹس اس کا لینا ضروری ہے تاکہ یہ ذلیل منافق کی طرح اپنی ٹیڑھی گردن کو مایہ لگا کر نہ چلے۔

اویسی کا ایک دعویٰ یہ کہ متعہ میں عدت نہیں ہے پس یہ زنا کے مشابہ ہے اور زنا کی طرح حرام ہے

جواب: متعہ سے عدت کی نفی کرنا اویسی کا سفید جھوٹ ہے

ارباب انصاف علامہ اویسی نے شیعوں کے خلاف جھوٹ بول کر اپنے منحوس چہرے پر بے ایمانی کا غازہ لگایا ہے۔ منابل تشیع کی کتاب شرح لمعہ جلد دوم کتاب النکاح ذکر متعہ میں صاف لکھا ہے کہ نکاح متعہ کی مدت ختم ہونے کے بعد عورت کے لئے عدت رکھنا فرض ہے۔

اویسی کا دوسرا دعویٰ کہ نکاح میں چار سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتیں

غرض اس بات کے منفی کی یہ ہے کہ نکاح میں کوئی شخص
چار سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں جمع نہیں کر سکتا۔ اور
متعہ اور زنا میں عورتیں رکھنے کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں
ہے پس اس مشابہت کی وجہ سے دونوں متعہ اور زنا حرام ہیں

نبی کریمؐ کے پاس ایک وقت میں چار سے زیادہ ازواج تھیں!

اویسی مسکین کو تاریخ اسلام کا صحیح علم نہیں ہے۔
جب نبی کریمؐ نے رحلت فرمائی تھی تو نبی کریمؐ کے
بیت الشرف میں ۹ عدد ازواج جمع تھیں اور یہ ۹ عدد
اگر ازواج نہ تھیں تو کیا تھیں پس ان عورتوں کا
ازواج نبیؐ ہونا اویسی کو جھوٹا کرنے کے لیئے کافی
ہے جس طرح نبی کریمؐ کو شریعت نے چار سے زیادہ
عورتیں رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اور صرف
کسی ایک وجہ سے مشابہت اگر مؤثر ہے تو
اویسی صاحب کو کئی لحاظ سے کفار سے سکھوں
سے مشابہت ہے۔

اہلسنت کا فیصلہ ہو چکا کہ متعہ والی عورت کو میراث نہیں ملتی پس زانیہ کے مشابہ ہو گی اس لئے متعہ حرام ہے

جواب: میراث محروم زوجہ کو زانیہ کہنا کفر ہے

ارباب انصاف شیعوں کی دشمنی میں یہ سنی ملاں کچھ اندھے ہو گئے ہیں اور کفر بکنے کو تیار ہیں۔ اگر زوجہ کی میراث نہ ہو تو وہ مثل زانیہ عورت کے ہے اگر مفتی صاحب کا یہ مسئلہ ہے تو پھر ہم سوال کرتے ہیں کہ وراثت تو ازواج نبی کو بھی نہیں ملتی کیونکہ بقول ابوبکر مفتی اعظم کے نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ پس ازواج نبی وراثت سے محروم ہیں اور بقول اہلسنت وراثت سے محروم عورتیں مثل زانیہ عورتوں کے ہیں پس اہلسنت سے دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم پوچھتے ہیں کہ ازواج نبی وراثت سے محروم ہونے کے بعد کیا تھیں ان ماؤں کے بارے فیصلہ کرنا سنی ملاں کے ذمہ ہے گا۔ متعہ والی عورت اگر شوہر سے اس طرح شرط کر لے کہ اگر ہم سے مدت متعہ کے درمیان جو مرے گا تو دوسرا جو زندہ ہو گا اس کا وارث بنے گا تو بعض مجتہدین کے نزدیک یہ درست ہے اور وراثت ثابت ہے اور اجتہادی اختلاف اہلسنت کے گھر میں مفتیوں کے حساب سے موجود ہے اور ان کی چار فقہ مقبولہ کا یہ نتیجہ ہے

چوتھا دعویٰ کہ عورت نکاح متعہ میں شوہر سے منسوب نہیں ہوتی

ارباب انصاف اس سلامہ ادیبی زبدۃ المحققین کا مقصد یہ ہے کہ نکاح متعہ کی عورت اس طرح اپنے شوہر کی طرف منسوب نہیں ہوتی جس طرح نکاح دائم میں ہوتی ہے۔ پس متعہ مثل زانیہ کے ہے اور متعہ مثل زنا ہے۔

جواب نکاح حلالہ میں عورت اپنے محلل شوہر سے منسوب نہیں ہوتی

ارباب انصاف ۔ اہلسنت بھائیوں کی شریعت میں ایک نکاح حلالہ ہے کہ جس کا نام سنتے ہی مرد غیرت اور شرم سے کانپ جاتے ہیں اور ہدایہ شریف جو سنی مذہب کی وہ کتاب ہے جس کو وہ مثل قرآن سمجھتے ہیں اس ہدایہ صفحہ ۲۳ کتاب الطلاق باب الرجعت میں یہ لکھا ہے لعن اللہ المحلل والمحلل لہ کہ خدا اس مرد پر لعنت کرے جو حلالہ کی خاطر کسی عورت سے شادی کرے اور اس مرد پر بھی خدا لعنت کرے جس نے اپنی بیوی حلالہ کی خاطر دی ہو۔ خلاصہ اس حلالہ میں عورت فخر سے یہ نہیں کہتی کہ میں فلاں محلل کی عورت ہوں پس یہ حلالہ بھی مثل زنا ہے جو کہ ملاں صاحب اپنی مرید عورت کو پہلے کے لئے حلال بنا رکھا ہے۔ جب اصحاب اکبر نے اسلام میں متعہ کرتے تھے تو ان کی ازواج کس سے منسوب ہوتی تھی۔

اویسی کا پانچواں دعوی — کوئی شریف یہ نہیں کہتا کہ میں ولد متعہ ہوں

علامہ اویسی کا مقصد یہ ہے کہ قوم شیعہ میں کوئی عالم فاضل یا کوئی بھی اقرار نہیں کرتا کہ میری ولادت متعہ سے ہوئی ہے پس اگر متعہ صحیح نکاح تھا تو اس کی اولاد کہاں گئی ہے۔

جواب: کوئی کمینہ سے کمینہ سنی بھی یہ نہیں کہتا کہ میں حلالہ کا نطفہ ہوں!!

ارباب انصاف ہم اپنے سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کا کوئی عالم یا قاری یا شیخ الحدیث پیش فرما دیں۔ جو بخوشی اقرار فرما دے کہ وہ نکاح حلالہ کی سنت ہے۔ چودہ سو سال سے سنی مذہب کو نکاح حلالہ کے رائج کرنے کا شرف حاصل ہے اور سنی مذہب کے کئی علماء اور پیر صاحبان کو محلل ہونے کا شرف بھی حاصل ہے پس کیا وجہ ہے کہ اولاد حلالہ کہیں نظر نہیں آتی جب ہمارے سنی بھائی اولاد حلالہ پیش کریں گے تو ہم بھی اولاد متعہ پیش کریں گے۔ جب ابتدائے اسلام میں اصحاب مصطفی بحضور رسول یا ستو دے کر متعہ کرتے تو ان کی اولاد متعہ کہاں گئی ہے سوائے عبداللہ بن زبیر کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔

حسن الدین سہروردی کی خرافات اور ان کے دندان شکن جواب

اس ولد زنیت مروان نے ایک حرمت متعہ نامی رسالہ لکھا ہے۔ اور باتیں تو وہی ہیں جو سنی علماء مکھی پر مکھی مارتے ہیں۔ مگر ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم تھوڑا تھوڑا سب کا نوٹس لیں۔ اس کے خرافات کا کچھ ذکر کر کے ہم اختصار کے ساتھ ان کا جواب تحریر کرتے ہیں

رسالہ حرمت متعہ صفحہ ۹ میں نواصب کا یہ علامہ لکھتا ہے۔

دلیل ۱۔ متعہ کی غرض محض قضاء شہوت ہے پس حرام ہے

جواب۔ آخر شادی سے جماع کی ہی غرض ہے پس اس کو بھی حرام کہو۔

دلیل ۲۔ متعہ سے ہر جگہ "میں تیرا تو میری" کا جلوہ نظر آئے گا۔

جواب۔ آغاز اسلام میں اٹھارہ سال تک خدا اور رسولؐ نے اس کو حلال کیوں رکھا۔ اس وقت بھی تو یہ جلوہ تھا۔ (ملاحظہ ہو)

دلیل ۳۔ متعہ سے بستے گھر اجڑ جائیں گے۔

جواب۔ حوالہ جات اسی رسالہ میں موجود ہیں کہ بقول جابر صحابی کے یہ متعہ رسول پاکؐ اور ابوبکر کے زمانہ میں عام تھا کوئی سنی بتلائے کہ کتنے صحابہ اور صحابیات کے گھر متعہ کی وجہ سے اجڑے ہیں اور علاوہ ازیں حسن سہروردی کے یہ اعتراضات بجائے شیعوں کے خدا اور رسولؐ پر وارد ہوتے ہیں کہ انہوں نے ابتدائے اسلام میں لوگوں کو بے غیرت بنانے والا نکاح جائز رکھا تھا (ملاحظہ)

دلیل نمبر ۳] شجر متعہ بالکل بے برگ و بار ہے !

شیعہ کوئی ولد متعہ نہیں پیش کر سکتے ہیں ؟

جواب نمبر ملاحظہ] نکاح حلالہ بھی بے برگ و بار ہے اور سنیوں میں ایک نکاح موقت بھی ہے اور سنی بھائی آج تک نکاح حلالہ اور نکاح موقت سے پیدا ہونے والا بچہ نہیں پیش فرما سکے شاید شرم کی وجہ سے جس طرح نکاح حلالہ کی اولاد نہیں ملتی اسی طرح اولاد نکاح متعہ بھی نہیں ملتی اور جس طرح نکاح حلالہ درست ہے زنا نہیں اسی طرح نکاح متعہ زنا نہیں ہے

دلیل نمبر ۵] متعہ کا جائز استعمال بھی برائیوں کا سرچشمہ ہے

جواب نمبر ملاحظہ] یہ سہروردی اس دلیل کے باعث کافر ہو گیا ہے کہ بقول اس کے جب متعہ جائز ہو تو پھر اس کو برائیوں کا سرچشمہ کہنا خدا اور رسول کی عقل پر اعتراض کرنا ہے اور یہ کفر ہے ۔

دلیل نمبر ۶] متعہ کو رواج دینے سے حرام کاری نہیں رک سکتی ۔

جواب نمبر ملاحظہ] شریعت نے نکاح دائم کو رواج دیا ہے اور پھر حرام کاری نہیں رک سکی پس سہروردی کو چاہیئے کہ نکاح دائم کو متعہ کے ساتھ ملحق کر کے زنا کے کھاتے میں ڈال دے سنی مذہب میں تین نکاح ہیں ایک نکاح دائم ۔ ۲ نکاح موقت ۔ ۳ نکاح حلالہ اور یہ تینوں مل کر بھی زنا اور لواطت کو نہیں روک سکے ۔ اور سنیوں میں علت المشائخ عام ہے ۔

متعہ سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کس کی کہلائے گی!

جواب: نکاح حلال سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کس کی کہلائے گی؟ جہاں تک سنی مذہب کی ابتدا اور ترقی صرف نکاح حلال سے ہے یہ چودہ سو سال نکاح حلال اہلسنت میں آرہا ہے۔ اور وہ جب بھی اور جتنی بھی تعداد سنیوں میں ہم کو اولاد حلال کی دکھائیں گے اتنی تعداد ان کو ہم شیعوں میں اولاد متعہ دکھائیں گے۔

۲۔ نکاح متعہ سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ اسی مرد اور عورت کے ہوں گے اور وہ بچے اسی مرد اور عورت کے وارث ہوں گے اور وہ مرد و عورت ان بچوں کے وارث ہوں گے رہا یہ سوال کہ اولاد متعہ کسی جگہ نظر نہیں آتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اولاد متعہ اولاد حلال کی طرح سر پر سلیمانی ٹوپی رکھتی ہے اس لئے یہ نظر نہیں آتے

اٹھارہ سال تک زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا اولاد متعہ کہاں گئی!

اہلسنت احباب کی کتابیں گواہ ہیں کہ زمانہ رسالت میں صحابہ کیلئے متعہ حلال تھا ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر اہلسنت بھائیوں سے ہم سوال کرتے ہیں کہ جب اٹھارہ سال تک زمانہ رسالت میں متعہ حلال رہا تو اولاد متعہ کس کی کہلائی اور کہاں گئی؟ بڑی مہربانی ہوگی کہ اپنے شجرہ نسب اولاد حلال و اولاد متعہ سنی بھائی پیش کریں گے۔

سنیوں کی طرف سے متعہ کے حرام ہونے کی تیسری دلیل کہ ممتوعہ عورت نہ زوجہ ہے اور نہ ہی کنیز ؟ ؟

مناظر اہلسنت شاہ عبدالعزیز نے یہ ڈفلی بجائی ہے۔ اور ناصبی ملاں آج تک اس پر رقص کر رہے ہیں۔ کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۷۵ باب مسائل متعہ اور صفحہ ۳۲ باب ۱۲ مطاعن عبدالرحمن ۱۱ میں۔ بیچارے سنی مناظر نے یہ رونا رو دیا ہے کہ قرآن پاک پارہ ۱۸ سورہ مومنون۔ آیت ۶ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی عورت کا کسی مرد کے لئے حلال ہونے کے صرف دو سبب ہیں ۱۔ وہ عورت اس کی زوجہ ہو ۲۔ وہ عورت اس کی کنیز ہو۔ اور ان کے علاوہ جو مرد کسی عورت کو اپنے لئے حلال سمجھے گا وہ حکم خداوندی سے آگے بڑھنے والا ہے۔ اور جس عورت سے کسی نے متعہ کیا ہے وہ نہ ہی زوجہ ہے اور نہ ہی وہ کنیز ہے۔ اس کا کنیز ہونا اس لئے نہیں ہے کہ اس کا بیچنا صحیح نہیں ہے اور ممتوعہ زوجہ اس لئے نہیں ہے کہ اس کے لئے طلاق، عدت، میراث، ایلا، ظہار، لعان، نفقہ وغیرہ ثابت نہیں پس جب ممتوعہ کا زوجہ ہونا ثابت نہیں ہے تو وہ عورت مرد کے لئے حلال نہیں۔ ارباب انصاف اس دلیل کی ابھی ہم اس طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ کوئی سنی مرتے قیامت تک اس کو ٹانکے نہ لگا سکے۔

جواب ۱: بلند پایہ سنی علماء نے متعہ کو زوجیت اور متعہ کو نکاح مان کر شاہ عبدالعزیز کو ذلیل کر کے جھٹلایا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۱۷۷ ج ۳ المومنون آیت ۶
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی، ص ۱۳۰ ج ۵، النساء
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۷۹ ج ۲ عبداللہ بن عمر بیضاوی

کشاف کی عبارت: فان قلت هل فيه دليل على تحريم المتعة قلت لا لان المنكوحة بنكاح المتعة من جملة الازواج ۔

ترجمہ: اگر تو سوال کرے کہ سورہ مومنون کی آیت نمبر ۶ میں متعہ کے حرام ہونے پر دلالت ہے تو میں (زمخشری) جواب دوں گا کہ اس آیت کی حرمت متعہ پر دلالت نہیں ہے کیونکہ جس عورت سے نکاح متعہ کیا جائے وہ زوجہ ہے ۔

تفسیر قرطبی کی عبارت: قال الجمهور المراد نكاح المتعة الذي كان في صدر الاسلام ...... وقال ابو عمر لم يختلف العلماء من السلف والخلف ان المتعة نكاح الى اجل لا ميراث فيه

اہلسنت کے بڑے علماء یہ فرماتے ہیں کہ پارہ ۵ کی پہلی آیت فما استمتعتم سے مراد نکاح متعہ ہے جو آغاز اسلام میں حلال تھا اور علامہ ابو عمر کہتے ہیں کہ سب علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ بھی پکا نکاح ہے

بیضاوی کی } و متعہ وھی لنکاح المؤقت المعلوم
عبارت } علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ متعہ نکاح موقت ہے
وقت معلوم باب اختلاف ۔ امام اہلسنت فخرالدین رازی نے صاحب
کشاف علامہ زمخشری کی اپنی کتاب ترجیح مذہب شافعی میں یوں
تعریف کی ہے کہ وہ بلند پایہ علامہ تھے اور کان علی مذہب
ابی حنیفہ کے مذہب ابی امام اعظم ابو حنیفہ کے ۔ مذہب پر
اس زمخشری نے اقرار فرمایا ہے کہ ممتوعہ عورت بھی زوجہ ہے
اور قرطبی اور بیضاوی نے اقرار فرمایا ہے کہ متعہ بھی نکاح اور
ان علماء کے ارشادات دہلوی صاحب کو بتلانے کیلئے کافی ہیں ۔

محدثین نے بھی ممتوعہ کو زوجہ تسلیم کیا ہے ۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۲
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۵۳ النکاح
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۱۹۱ ج ۹
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری صفحہ ۳۶۲ ج ۹

بخاری کی } ثم رخص لنا ان ننکح المرأۃ بالثوب ثم قرأ علینا
عبارت } یا ایہا الذین ۔ ۔ ۔ لا تحرموا طیبات ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن مسعود روایت کرتا ہے کہ ہم نے نبی کریمؐ سے اپنے
آپ کو خصی کرنے کی اجازت طلب کی ۔ حضور پاکؐ نے اس چیز
سے تو ہم کو منع کیا مگر ہمیں اجازت دی کہ کپڑے کے عوض ہم عورت
سے نکاح کریں ۔ پھر عبداللہ بن مسعود نے اس آیت

کی تلاوت کی کہ اے ایمان والو تم حرام نہ کرو ان اچھی چیزوں کو جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے۔

نوٹ :۔ اس روایت کو مسلم نے اپنی صحیح کتاب النکاح میں لکھا ہے اور باب قائم فرمایا ہے کہ باب نکاح المتعہ

فتح الباری کی عبارت | قولہ ان تنکح المرأۃ بالثوب ای الی اجل فی نکاح المتعۃ

عمدۃ القاری کی عبارت | قولہ ثم رخص لنا ان تنکح المرأۃ بالثوب ھذا نکاح المتعۃ

ترجمہ :۔ دونوں شارح فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں نکح سے مراد نکاح متعہ ہے۔

اہل اسلام کو دیانت کا واسطہ دے کر ہم دعوت انصاف دیتے ہیں

ارباب انصاف جب ابتدائے اسلام میں متعہ حلال تھا۔ اس وقت ممتوعہ عورت حلال تھیں ہمارا سوال ہے اس وقت وہ کیا تھی اگر زوجہ نہ تھی تو حلال کیوں تھی اور اگر زوجہ تھی تو معلوم ہوا کہ ممتوعہ بھی شریعت میں زوجہ ہے اور اس کو زوجیت سے خارج کرنا دوسرے معنوں میں اصحاب کو زانی ثابت کرنا ہے کیونکہ وہ متعہ کرتے تھے۔ خلاصہ اہلسنت کے بلند پایہ علماء نے ممتوعہ کو زوجہ اور متعہ کو نکاح تسلیم کیا اور جو لوگ اس بات سے انکار فرماتے ہیں ان کی نادانی اور کم علمی ہے۔

رسالہ حرمت متعہ والے ملاں کی ڈگڈگی بجی سنیئے

تمیس الدین سہروردی نے اپنے رسالہ حرمت متعہ صفحہ ۳۶ میں یہ رونا بھی رویا ہے کہ زوجہ کا لفظ قرآن پاک میں جہاں کہیں آیا ہے اس سے مراد نکاح دائمی والی عورت ہے مثلاً جناب آدم کے قصہ میں ہے و زوجک الجنۃ = اور چونکہ متعہ سے نکاح دائمی نہیں ہے اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے۔

جواب: اثبات الشئی نفی ماعداہ نہیں ہے!

احباب انصاف اگر قرآن میں لفظ زوجہ زیادہ تر اس عورت کے بارے استعمال ہوا ہے جو منکوحہ نکاح دائمی ہے تو اس سے اس منکوحہ کا صرف زوجہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ اثبات ممتوعہ کے زوجہ ہونے کی نفی نہیں کرتا کیونکہ علم منطق میں ثابت ہے کہ اثبات الشئی نفی ماعداہ نہیں کرتا۔

ملاں سہروردی کی ایک اور شرلی ملاحظہ ہو

اہلسنت کی صحاح ستہ میں بے شک لفظ زوجہ اور لفظ نکاح لعنی متعہ اور ممتوعہ میں استعمال ہوتے ہیں مگر یہ استعمال مجازی ہے اور معنی مجازی پر معنی حقیقی کے احکام جاری نہیں ہوتے مثلاً شاگرد مجازی بیٹا ہے اس پر حقیقی بیٹے کے احکام جاری نہیں ہوتے۔

جواب۱۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا صحابہ کرام زنا کرتے تھے

آغاز اسلام میں اہلسنت کی صحاح ستہ گواہ ہے کہ صحابہ کرام متعہ فرماتے تھے اور اگر متعہ والی عورت زوجہ نہیں ہے اور عقد متعہ نکاح نہیں ہے تو کیا ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام متعہ کی صورت میں زنا کرتے تھے اور قرآن پاک میں آیا ہے
وازواجہ امہاتکم کہ نبی کریمؐ کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں لفظ ام معنی مجازی میں استعمال ہوا ہے اور معنی حقیقی کے بعض احکام اس معنی مجازی کے لئے ثابت ہیں نبی کریمؐ کی ازواج امت کی اس طرح مائیں نہیں ہیں کہ تمام امت ان کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہے اور امت سے ان ازواج کو پردہ نہیں ہے البتہ جس طرح حقیقی ماں سے نکاح نہیں ہو سکتا اسی طرح ازواج نبیؐ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

سنی ملاں کی ایک اور شرلی ملاحظہ ہو

حدیث کتب شیعہ میں ہے کہ
ملعون من نکح بھیمۃ
اور جس طرح یہاں نکاح بمعنی بدکاری ہے اسی طرح متعہ میں نکاح بمعنی بدکاری ہے۔

جواب: آغاز اسلام میں جب صحابہ نکاح متعہ کرتے تھے تو معاذ اللہ قرآن کا نکاح متعہ کیا معاذ اللہ بدکاری تھا۔

مولوی محمد علی جانباز کی شرلی اور خرافات۔

موصوف اپنی کتاب حرمت متعہ صـ۱۷۱ میں لکھتے ہیں
کہ ممتوعہ زوجہ اور بیوی اس لئے نہیں ہے کہ زوجیت
کے لئے جتنے احکام ہیں ان میں سے کسی کا بھی اس ممتوعہ
پر اطلاق نہیں ہوتا

جواب۔ علامہ نے ثلثہ کی خاطر تمام آباؤ رحمبو ہونے کے توڑ دیے

ارباب انصاف ملعنت اور افسوس ہے اس جانباز پر کہ جسنے
ثلاثہ کی خاطر مجدوث ہونے کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔

شیعہ مذہب کی فقہ کی تمام کتابیں حاضر اور موجود ہیں۔
اور ان میں مثلاً شرح لمعہ وغیرہ سب میں لکھا ہے کہ
ممتوعہ عورت پر عدت واجب ہے اور عدت زوجہ
پر ہی واجب ہوتی ہے۔ پس ممتوعہ زوجہ ہے۔

اعتراض ملاحظہ) صرف ایک حکم ثابت ہونے سے ممتوعہ عورت کس طرح زوجہ بن گئی۔

جواب ملاحظہ) ازواج نبی کریمؐ صرف ایک حکم ثابت ہونے سے مائیں کس طرح تمام امت کی بن گئیں۔

ارباب انصاف۔ نبی کریمؐ کی بیویاں بے شک امت کی مائیں
ہیں مگر صرف ایک حکم ہیں کہ ان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی
طرح ممتوعہ عورت کا زوجہ ہونا بھی سمجھ لیں۔

شاہ عبدالعزیز کی تحفہ مسروقہ میں ایک اور ڈگڈگی ملاحظہ ہو !

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۰۳ باب ۱۰
مطاعن عمر طعن ۱۰ میں صاحب تحفہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے صرف
چار ازواج کی اجازت دی ہے اور متعہ تو چار سے زیادہ عورتوں
سے کیا جا سکتا ہے۔ پس متعہ عورت زوجہ نہیں ہے اگر زوجہ
ہوتی تو پھر چار سے زیادہ عورتوں سے متعہ صحیح نہ ہوتا۔ اور
کافی شریف میں لکھا ہے کہ شیعوں کے امام نے فرمایا ہے متعہ
عورت نہ چار سے ہے اور نہ ۷۰ سے خلاصہ صاحب تحفہ کا
مقصد یہ ہے کہ جو عورت چار ازواج کے علاوہ کسی کے پاس ہوگی وہ
اس کی زوجہ نہیں ہوگی پس اس سے جماع کرنا زنا شمار ہوگا اور
مرد زناکار اور عورت زانیہ ہوگی ۔

جواب: چار کے عدد میں ازواج کو منحصر کرنے والا گستاخ نبی اور کافر ہے نبی کریمؐ کی ازواج وقت وفات ۹ تھیں

ارباب مذاہب عالم اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ
نے جب وفات پائی تھی تو آنجنابؐ کی اس وقت ۹ بیویاں تھیں
۱ رملہ ام حبیبہ ۲ ام سلمہ ۳ سودہ بنت زمعہ ۴ زینب
بنت جحش ۵ جویریہ بنت حارث ۶ صفیہ بنت حیی ۔

۸۔ میمونہ بنت حارث ۹۔ عائشہ بنت ابو بکر ۱۰۔ حفصہ بنت عمر

ارباب انصاف۔ ہمارا نادان ملاں سے سوال ہے کہ اگر چار سے زیادہ جو عورت کسی کے نکاح میں ہو گی وہ زوجہ نہیں ہے۔ تو نبی کریمؐ کی ۹ عدد ازواج کس طرح ہوگی۔ اور جناب عائشہ اور حفصہ کا تو آٹھواں اور نوواں درجہ ہے پھر عائشہ اور حفصہ کو زوجہ رسول اللہ کس طرح کہا جاتا ہے پس چار کے علاوہ جو عورتیں نبی کریمؐ کے گھر تھیں بقول ملاں وہ ازواج نہ تھیں تو کیا تھیں اور آنجناب نے ان کو گھر میں بطور بیوی کے کس طرح رکھا ہوا تھا۔ جو عورت چار میں شمار نہیں ہے اور وہ زوجہ نہیں ہے اور اس کا شوہر زانی اور وہ خود زانیہ ہے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا گستاخ نبی ہے کافر ہے۔ کیونکہ اس نے عائشہ اور حفصہ کو زوجہ ہونے کے شرف سے نکال دیا ہے۔

اعتراض ملاحظہ

چار عورتوں سے زیادہ ازواج رکھنا امت کے لئے منع ہے اور نبی پاکؐ کے لئے جائز ہے

جواب ملاحظہ

ہمارا مقصد حاصل ہو گیا کہ چار سے تعداد اگر بڑھ جائے تو پانچویں کو بھی زوجہ کہا جاتا ہے اس کو زانیہ نہیں کہا جاتا ورنہ نبی پاکؐ کے حق میں گستاخی لازم آئے گی۔

ملخص۔ بی بی عائشہ کا ۹ ویں زوجہ ہونا ہمارے لئے شاہ عبدالعزیز کو جھوٹا کرنے کے لئے کافی ہے۔

امت کیلئے بھی بعض سنی علماء چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دیتے ہیں اور یہ صاحب شیعوں کی تکذیب کیوں کرتے ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق منقول از شیعہ المطاعن صفحہ ۱۰۹۶ طبع ... باب ... المحرمات

وقال القاسم بن ابراہیم یجوز التزوج بالتسع لان اللہ تعالیٰ

اباح نکاح مثنیٰ بقولہ مثنیٰ ثم عطف علیہ

ثلاث ورباع بالواو وھی للجمع فیکون المجموع

تسعا ونقلہ عن النخعی وابن ابی لیلیٰ۔

ترجمہ: امام اہلسنت قاسم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ
۹ عدد عورتوں سے بیک وقت شادی کرنا جائز ہے۔ کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں سے شادی کرنے کو اپنے فرمان
مثنیٰ سے مباح کیا ہے پھر مثنیٰ پر ثلاث اور رباع کا
واو سے عطف کیا ہے اور لفظ واو جمع کے لیے آتی ہے
۲-۳-۴ کی جمع ۹ بنتی ہے پس معلوم ہوا کہ ۹ عدد ازواج
کو ایک وقت میں گھر میں رکھنا امت کے لئے جائز ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اس حوالہ کو غور سے پڑھنے کے بعد آپ
اس طرف توجہ بھی فرما دیں کہ اگر متعہ میں چار سے زیادہ ازواج
رکھنا گناہ ہے اور بے حیائی ہے تو آغاز اسلام میں یہ بے حیائی
اصحاب کے لئے خدا اور رسولؐ نے حلال کیوں فرمائی تھی۔

اہلسنت کی طرف سے متعہ کے حرام ہونے کی چوتھی دلیل کہ ممتوعہ عورت کیلئے لوازم زوجیت ثابت نہیں ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ باب ۹ مسائل متعہ ص ۲۵۶ اور باب ۱۱ اصول عن عمر طعن ۱۰ ص ۲۳۴ میں شاہ عبد العزیز بچارے نے یہ رونا بھی رویا ہے کہ اذا ثبت الشئی ثبت بلوازمہ کہ جب شئی ثابت ہوتی ہے تو اس کے لوازم بھی ثابت ہوتے ہیں پس جس عورت سے متعہ کیا جاتا ہے اگر بحکم شریعت وہ زوجہ ہے تو زوجہ کے لوازمات کا اس کے لئے ثبوت ضروری ہے مگر وہ لوازمات ثابت نہیں ہیں۔ اس لئے متعہ زوجہ نہیں ہے اور ان لوازمات میں میراث سر فہرست ہے۔ زوجہ کا وارث ہونا ضروری ہے اور ممتوعہ کو وراثت نہیں ملتی اس لیے وہ زوجہ نہیں ہے نوٹ/ ارباب انصاف۔ محدث دہلوی اور اس کی مکار ذریت کا مقصد اس دلیل سے یہ ہے کہ متعہ چونکہ وراثت سے محروم ہے اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے بلکہ وہ زانیہ اور کنجری ہے اور اب ہم اولاد حلالہ کی اس دلیل کی اس طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ بچارے شیخین بھی قبروں سے اٹھ کر آ جائیں تو وہ بھی ٹانکے نہیں لگا سکتے۔

جواب: صاحب تحفہ نے عرض لازم فرض کر کے خیانت علمی کا ارتکاب کیا ہے

مشہور سنی عالم عبد اللہ بہاری اپنی مشہور کتاب المسلم الثبوت میں لکھتا ہے ان اللزوم حقیقۃ امتناع الانفکاک فی جمیع الاوقات فالعرض الذی یمکن انفکاکہ عن المعروض فی بعض الاوقات لا یقال علیہ اللازم

کہ عرض لازم وہ ہے جس کا اپنے معروض سے تمام اوقات میں جدا ہونا محال ہے اور جس عرض کا اپنے معروض سے بعض اوقات میں جدا ہونا ممکن ہے۔ اس کو عرض لازم نہیں کہا جاتا وہ عرض مفارق ہے۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں۔ میراث۔ زوجہ کے لئے عرض لازم نہیں ہے بلکہ یہ عرض مفارق ہے اور اس عرض مفارق کو عرض لازم فرض کر کے اس پر عرض لازم کے احکام کو مرتب کرنا خیانت علمی ہے اور اس خیانت کا سہرا صاحب تحفہ کے سر ہے اور ان کے بعد تمام ملاں مکھی پر مکھی مارتے رہتے ہیں۔

میراث زوجہ کیلئے عرض مفارق ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے

جواب: عائشہ نبی کریم کی زوجہ تھی اور میراث اس کو نہیں ملی

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص [illegible] ج ۲ باب غزوہ خیبر

فقال ابوبکر ان رسول اللہ قال لا نورث

کہ جناب ابوبکر نے نبی کریمؐ سے روایت فرمائی ہے کہ آنجناب نے فرمایا ہے کہ ہم نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہے۔

ارباب انصاف۔ اہلسنت دوستوں کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر یہ عرض کر دیتے ہیں کہ بقول ان کے ابوبکر صدیق ہے اور وہ راوی ہیں کہ انبیا کا کوئی وارث نہیں ہوتا تو پھر وہ یہ بات تسلیم کر لیں کہ عائشہ (معاذ اللہ) زوجہ نبی پاک نہیں ہے اور یہ کہنا کفر ہے اور اگر عائشہ زوجہ نبی پاک ہے تو پھر ابوبکر کی روایت کی روشنی میں کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا نتیجہ یہ نکلا کہ عائشہ کو زوجہ نبی پاک ہوتے ہوئے میراث نبی پاک نہیں ملی۔۔ اور اس بات سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت زوجہ بھی ہو اور اس کو شوہر کی میراث نہ ملے جس طرح کہ بی بی عائشہ اور ممتوعہ عورت دونوں کو زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور میراث سے دونوں محروم ہیں اور صاحب تحفہ مناظرہ اعظم اہلسنت کو قبول کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ عائشہ زوجہ ہے اور میراث اس کو نہیں ملی پس معلوم ہوا کہ زوجہ کیلئے میراث عرض مفارق ہے نہ کہ عرض لازم ہے اور صاحب تحفہ نے میراث کو عرض لازم فرض کر کے اس پر عرض لازم کے احکام کو مرتب کیا ہے اور چونکہ ممتوعہ کو میراث نہیں تھی اس لئے بقول اہلسنت کے وہ زانیہ ہے اور کنجری ہے۔ تو میراث جناب عائشہ کو بھی نہیں ملی لہٰذا ان کے بارے میں ذریت مروان نے اگر یہ فیصلہ سنایا تو کیا آپ ششدر ہو کر رہ جائیں گے

جواب: میراث زوجہ کیلئے عرض مفارق ہے عرض لازم نہیں ہے۔

ارباب انصاف زوجہ کی تعریف چند سطریں پہلے گزر چکی ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ میراث زوجہ کے لئے عرض مفارق ہے کیونکہ اگر زوجہ کنیز ہو یا اپنے شوہر کی قاتلہ ہو یا اسلام سے مرتد ہو گئی ہو تو اس کو میراث نہیں ملتی۔ معلوم ہوا کہ میراث عرض مفارق ہے اور سنی ملاں صاحبان کو چپ کرانے کے لئے اتنا کافی ہے۔

جواب: سنیوں کے عقیدہ میں نبی کی بیٹی کو میراث نہیں ملتی

اہلسنت دوستوں نے حکم قرآن کے مخالف ابوبکر سے ایک روایت نقل کی ہے کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نبیوں کے بیٹے اور بیٹیاں ان کے وارث نہیں ہوتے۔ سنی دوستوں کی مذکورہ قرارداد سے یہ ثابت ہوا کہ میراث عرض مفارق ہے زوجہ اور اولاد دونوں سے یہ جدا ہو سکتی ہے پس معلوم ہوا کہ جس عورت کو میراث نہ ملے وہ بجائے کنیزی ہونے کے زوجہ ہو سکتی ہے جس طرح کہ تمام ازواج نبی کو میراث نہیں ملی مگر وہ ازواج ہیں اور اگر سنی علماء میراث زوجہ کو عرض لازم قرار دیتے ہیں تو ہم شیعہ خیرالبریہ یہ کہتے ہیں کہ زوجہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) زوجہ بنکاح دائمی (۲) زوجہ بنکاح متعہ

اور میراث کا حکم زوجہ بنکاح دائمی کے لئے ہے۔

جواب: نکاح متعہ میں شرط توارث سے میراث ثابت ہے

ارباب انصاف بعض مسائل میں بقول سنی علماء کے اجتہاد کی وجہ
سے اختلاف ہوتا ہے جس طرح کہ اہلسنت کی چار فقہ میں
بھانت بھانت کے فتوے ہیں۔

ہم شیعہ خیرالبریہ یہ کہتے ہیں کہ

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ ص۸۹ ج۲ کتاب النکاح ذکر متعہ
میں لکھا ہے کہ عن الصادق علیہ السلام ان اشترطا المیراث
فہما علی شرطہما۔ اگر مرد عورت نکاح متعہ کے وقت
یہ شرط کریں گے کہ ہم ایک دوسرے کے وارث ہوں گے تو اس
کی رعایت ضروری ہے خلاصۃ الکلام کہ نکاح متعہ میں زوجین
کا توارث مسئلہ اجتہادیہ ہے اور بعض فقہائے شیعہ
کا یہ فتویٰ ہے وہ وارث بنتے ہیں اور بعض کے
نزدیک توارث ان میں ثابت نہیں ہے اور آخر میں
سنی دوستوں کو ہم اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ آغاز
اسلام میں متعہ حلال تھا اور کسی پڑھے لکھے سنی عالم کو
اس میں اختلاف نہیں ہے پس آغاز اسلام میں ممتوعہ
عورت بغیر میراث کے کس طرح صحابہ کرام کے لئے حلال
ہو گی۔ اگر ممتوعہ کنجری ہوتی ہے تو کیا صحابہ کرام کنجری
کے پاس جاتے تھے یا زانیہ کے پاس تشریف لے
جاتے تھے (معاذ اللہ)

سنی ملاں کی پٹاری کا ایک اعتراض یہ ہے کہ متوعہ عورت پر عدت نہیں ہے پس اس کو گھر میں کھنا زنا کم نہیں ہے۔

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵۹ باب ۳۰۲ باب ۱۰ میں مناظر اہلسنت نے تمام دنیا کے جھوٹوں پر ٹانگ پھیر دی ہے ۔ اور باتفصیل تحریر کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ متوعہ عورت پر عدت نہیں ہے اور اگر وہ زوجہ ہوتی تو اس پر عدت ہوتی ۔

جواب مخالف کا متوعہ سے عدت کی نفی کرنا سفید جھوٹ ہے

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ صفحہ ۹۰ جلد ۲ کتاب النکاح فصل ۴

میں لکھا ہے کہ جب مدت متعہ گزر جائے تو شوہر اس کو مدت بخش دے تو متوعہ عورت دو حیض یا ۴۵ دن عدت رکھے اور اگر اس کا شوہر وفات پا جائے تو متوعہ پر عدت وفات بھی ہے اور اگر وہ حاملہ ہے تو ابعد الاجلین اس کی عدت مزید تفصیلات کے لئے کتاب شرح لمعہ کی طرف رجوع کیا جائے ۔

اعتراض صاحب تحفہ نے ایک رونا یہ بھی رویا ہے کہ متوعہ کو طلاق اور ظہار ایلاء اور لعان بھی نہیں ہوتا ۔

جواب یہ مسائل اجتہادیہ ہیں ان میں اختلاف کا کوئی حرج نہیں ہے۔

ارباب انصاف ۔ دیانتداری سے ہم نے اہلسنت دوستوں کی

کتابوں کو پڑھا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ان کا اسلام جماعت بجماعت
کے اقوال کی کھچڑی ہے ایک ہی مسئلہ میں امام اعظم نعمان اپنی الگ
ڈگڈگی بجاتا ہے اور میاں شافعی اسی مسئلہ میں اپنی پٹاری سے دوسرا
حکم نکالتا ہے اور حضرت مالک اسی مسئلہ میں اپنی الگ ڈفلی
چھیڑتا ہے اور احمد صاحب اپنا طنبورہ الگ بجاتے ہیں۔
اور اہل حدیث سنی کے نزدیک یہ چاروں امام اہل بدعت
ہیں اور کھوٹے سکے ہیں اور اگر سنی بھائی اپنے علماء کی
اس طرح صفائی دیں کہ مسائل اجتہادیہ میں اختلاف ہوتا
ہے۔ اس سے اہل حدیث اور چار امام مسائل میں اختلاف
رکھتے ہیں تو ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں مسائل اجتہادیہ
میں ہمارے علماء کا بھی اختلاف ہوتا ہے اور جس عورت
سے متعہ کیا جائے شیعہ فقہاء کے نزدیک اس کو ظہار
واقع ہوتا ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک متعہ
عورت کے لئے لعان اور ایلاء بھی ثابت ہے۔
اور متعہ کے لئے طلاق اس لئے نہیں ہے کہ
شوہر کا اس کو مدت بخش دینا یا مدت مقررہ کا
گذر جانا ان دو امروں کو شریعت حقہ نے قائم مقام طلاق
کے قرار دیا ہے تفصیلات کے لئے شیعوں کی کتاب شرح لمعہ
یا دیگر کتب فقہیہ کی طرف رجوع کیا جائے اور ابتدائے اسلام میں
اصحاب کا متعہ کرنا اور صحابیات کا متعہ کرنا سنی علماء
کو مجملاً تسلیم کافی ہے۔

مسئلہ متعہ میں سنی مناظر کا بہت بڑا جھوٹ ملاحظہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۴۵۲ باب ۹ مسائل متعہ میں لکھا ہے کہ شیعہ فقہاء خود تسلیم کرتے ہیں کہ مرد اور عورت میں متعہ کے باعث زوجیت ثابت نہیں ہے کیونکہ کتاب اعتقادات ابن بابویہ میں لکھا ہے کہ مرد کے لئے عورت کے چار اسباب ہیں نکاح۔ اور ملک یمین، متعہ اور تحلیل

جواب۔ اگر متعہ حرام ہے تو ابوبکر کی بیٹی نے متعہ کیوں کیا تھا

سنی مناظر نے متعہ سے زوجہ ہونے کی نفی کی نسبت شیعہ کی طرف نسبت دے کر سفید جھوٹ بولا ہے۔ آج تک کسی شیعہ فقیہ نے ممتوعہ سے زوجہ ہونے کی نفی نہیں فرمائی ہے اور ابن بابویہ کی عبارت میں نکاح کے بعد متعہ کو ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ذکر الخاص بعد العام ہے کما فی قولہ تعالیٰ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ میں ذکر عام کے بعد ذکر خاص ہے۔ نکاح میں متعہ داخل ہے اور دونوں سبب حلیت زن ہیں اور چونکہ بعض سنی ملاں متعہ کو حرام جانتے ہیں ان کی تکذیب کے لئے ابن بابویہ نے نکاح کے بعد متعہ کو ذکر الخاص بعد العام کے عنوان سے بیان فرمایا ہے اور یہ تاکید کی خاطر ہے۔

باب ۲ لفظ نکاح معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے۔

قانون ابو علی سینا کے شارح قرشی نے باب تعریفات قانون میں لکھا ہے کہ لفظ ورق معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے اور لفظ جوہر معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے اسی طرح لفظ نکاح معنی جنس اور اس کی ایک نوع نکاح دائم میں مشترک ہے اور عبارت ابن بابویہ میں نکاح سے مراد دائمی ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں متعہ کا ذکر ہے اور خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہیں آتی اگر ممتوعہ نکاح دائم کی زوجہ نہیں ہے تو اس کی زوجیت کی مطلق نفی لازم نہیں آتی۔

نوٹ

اس باب انصاف۔ تفصیلات کے لئے تشئید المطاعن مولفہ السید محمد قلی اور ترجمہ اثنا عشریہ ص ۲۹۰ ج ۹ مؤلفہ علامہ مرزا محمد کامل شہید ثالث کو پڑھئیں۔ ان دونوں شیعہ علماء نے مذکورہ دونوں کتابیں تحفہ اثنا عشریہ کے جواب میں لکھ کر ناصبیت اور سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھوک دی ہے اور امت ثلیث ایڑی چوٹی کا زور لگالے تو بھی ان کتابوں کا جواب نہیں لکھ سکتے۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اگر متعہ زنا ہے تو اسلام نے اس کو صحابہ کے لئے حلال کیوں فرمایا تھا۔

اہلسنت کی طرف سے حرمت متعہ کی پانچویں دلیل کہ متعہ والی عورت میں بالبداہت احصان نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۲۷ باب ۱۱ مطاعن عمر طعن ۱۱ میں پچاریے مناظر اہلسنت نے یہ رونا رویا ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں عورتوں سے تحلیل استمتاع کا ذکر آیا ہے وہ مقید ہے احصان کے ساتھ اور بالبداہت زن متعہ میں احصان نہیں ہے اور شیعہ خود متعہ کو سبب احصان شمار نہیں کرتے اور حد رجم اس پر جاری نہیں کرتے۔ سنی مناظر کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ متعہ میں احصان نہیں ہے لہٰذا متعہ حلال نہیں ہے اور اب اس دلیل کی ہم اس طرح دھجیاں اڑاتے ہیں کہ تثلیث کے میڈیکل کالج کے تمام سرجن اس کی مرمت سے عاجز نظر آئیں۔

جواب صاحب تحفہ کا اپنا اقرار کہ متعہ بغیر احصان کے بھی حلال ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۰۶ باب ۲ کید ۹ میں لکھا ہے کہ اہلسنت اباحت متعہ را در ابتدائے اسلام انکار نمی کنند لکن بقاء اباحت را انکار می کنند

اہلسنت ابتدائے اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں کرتے لیکن وہ بقاء اباحت کا انکار کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ صاحب تحفہ کی تکذیب کے لئے مذکورہ عبارت ہی کافی ہے

اگر متعہ بغیر احصان کے حلال نہیں بلکہ زنا ہے تو پھر یہ ابتداء اسلام میں بنت ابی بکر اور صحابہ کرام کیلئے کس طرح حلال تھا

ارباب انصاف۔ آپ نے دیکھا کہ اس نام کے محدث کو خدا نے ذلیل کس طرح کیا ہے اور اس کے اپنے قلم سے لکھوایا ہے کہ متعہ حلال ہے اور اب ہم اپنے سنی دوستوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ متعہ حرام ہے تو پھر بقول صاحب تحفہ کے ابتداء اسلام میں سنی لوگ کس طرح متعہ کو حلال جانتے تھے۔ اور اگر ہمارے سنی دوست بضد ہیں اس عقیدہ پر کہ متعہ میں احصان نہیں ہے اور متعہ زنا ہے تو پھر ان کو اس طرح ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ متعہ کو ابو بکر کی بیٹی اسماء نے بھی کیا ہے اور امام اہلسنت ابن جریج نے ۹۰ عورتوں سے متعہ کیا ہے بلکہ

امیر معاویہ نے بھی متعہ کیا ہے۔ بلکہ تابعین اور صحابہ کرام میں سے کئی محترم لوگوں نے متعہ فرمایا ہے اور بقول سنی دوستوں کے متعہ میں احصان نہیں لہذا متعہ حلال نہیں ہے بلکہ زنا ہے تو کوئی سنی اس بات کی صفائی پیش کرے کہ یہ متعہ والا زنا صحابہ کرام کے لئے ابتداء اسلام میں کس طرح نبی کریم نے حلال فرمایا تھا۔ گویا متعہ اگر صحابہ کر لیں تو حلال۔ اگر دوسرا کرے تو زنا۔

جواب متعہ نکاح ہے اور متعہ میں احصان ہے اور یہ سنی علما کا فیصلہ اور صاحب تحفہ کے دہن میں خاک ہے

ثبوت ملاحظہ کتاب اہلسنت تفسیر قرطبی صفحہ ۱۳۳ جلد ۵ النساء

لم یختلف العلماء من السلف والخلف ان المتعة نکاح الی اجل لا میراث فیه والفرقة تقع عند انقضاء الاجل

ترجمہ اگلے پچھلے علماء اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں رکھتے کہ متعہ ایک مدت معین تک نکاح ہے اور اس نکاح میں میراث نہیں ہے اور عورت اور مرد میں مدت گذر جانے کے بعد بغیر طلاق کے جدائی واقع ہو جاتی ہے ۔

نوٹ :- امام اہلسنت علامہ قرطبی بھی مفسرین کا بلند پایہ امام ہے اور اس نے یہ رپورٹ دی ہے کہ تمام سنی متعہ کو نکاح مانتے ہیں ۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ سنی دوستوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ جب تمہارے علماء نے متعہ کو بھی نکاح مان لیا ہے تو پھر متعہ میں احصان ماننے سے انکو کیا رکاوٹ ہے ۔ ایک صفحہ پہلے میں نے ثبوت دیا ہے کہ اہلسنت ابتدائے اسلام میں متعہ کو حلال مانتے ہیں اور اب حوالہ دیا ہے کہ سنی علماء متعہ کو نکاح بھی مانتے ہیں اور جب نکاح بھی مان لیا اور حلال بھی مان لیا تو پھر احصان کا بہانہ اور متعہ کو حرام کہنا اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ اپنے آپ کو جھٹلاتے ہیں اور ان کو شرم نہیں آتی

سنی علماء کا فیصلہ کہ آیت متعہ میں احصان کا معنی ہے پاکدامنی۔ اور یہ شیعوں کی فتح ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک صفحہ ۲۲۰ جز ۱ از نسفی
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی صفحہ ۱۰۹ جز ۲ از بیضاوی
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی صفحہ ۱۲۷ جز ۵ آیت متعہ
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن جصاص صفحہ ۱۴۳ جز ۲
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی صفحہ ۳ جز ۲
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر وسیط صفحہ ـــ از واحدی
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر الکواشی صفحہ ـــ از احمد کواشی

بیضاوی کی عبارت: والاحصان العفة فانها تحصین للنفس عن اللوم والعقاب

قرطبی کی عبارت: محصنین نصب علی الحال ومعناه متعففین عن الزنا غیر زانین

آیت متعہ میں محصنین حالیت پر منصوب ہے اور معنی یہ ہے کہ تم اپنے اموال کو طلب کرو اس حال میں کہ زنا سے تم پاکدامنی کا ارادہ کرو۔

تفسیر حقانی کی عبارت: محصنین تم مال کے ذریعہ کے معاوضہ پاکدامنی کیلئے نہ کہ شہوت رانی کیلئے ان کو نکاح میں رکھو۔

احکام القرآن کی عبارت: تکونوا به محصنین عفائف غیر مسافحین
لفظ ... متعہ سے زنا کی نفی یہ حکم قاعدہ ہے
یعنی زنا نکاح وا... میں ہے ... متعہ میں نہیں ہے۔

اہلسنت کی طرف سے حرمت متعہ کی چھٹی دلیل کہ نکاح اور ملک یمین کی اجازت کے ساتھ قرآن میں متعہ کی اجازت نہیں ملی

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲ باب ۹

مسئلہ متعہ میں ہمارے سنی مناظر نے یہ بھی دہرایا ہے کہ قرآن پاک میں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ آزاد عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے تو وہ کنیزیں رکھیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ آزاد عورتوں میں تم عدل نہیں کر سکتے تو ایک آزاد کو نکاح میں رکھو یا کنیزیں رکھ لو۔ خلاصہ نکاح اور ملک یمین کی اجازت کا ذکر نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ متعہ کرنا حرام اور فعل زنا ہے۔

دوسرا صاحب تحفہ پاگل ہے اپنے آپ کو جھٹلاتا ہے

دلیل پنجم کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے کہ تحفہ اثنا عشریہ ص۲۶ باب ۲ کید ۹ میں لکھا ہے کہ اہل سنت ابتداء اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں کرتے سنی دوستوں کو دعوت فکر ہے کہ تم نے ابتداء اسلام میں متعہ کو حلال کس طرح مان لیا۔ اور تمہارے صحابہ کرام بھی عجیب لوگ تھے۔ جب نکاح اور ملک یمین کے ساتھ متعہ کی اجازت ہی نہیں ہے تو گویا صحابہ متعہ نہیں کرتے تھے بلکہ وہ زنا کرتے تھے۔

اگر متعہ بالکل ہی حرام ہے تو سنیوں کے امام بخاری اور امام مسلم نے متعہ کے حلال ہونے کی حدیثیں کیوں لکھی ہیں

1۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد 3 کتاب النکاح باب ما یکرہ من التبتل والخصاء صفحہ 12 باب نہی عن نکاح المتعہ اخرا

2۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 235 باب نکاح المتعہ

بخاری کی پہلی عبارت: ابن مسعود عبداللہ کہتا ہے کہ نبی پاکؐ نے ہم کو نکاح متعہ کی اجازت دی اور یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام مت کہو

بخاری کی دوسری عبارت: جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا کہ قد اذن لکم ان تستمتعوا ان تستمتعوا کہ تم کو متعہ کی اجازت ہے۔

مسلم کی عبارت: جابر بن عبداللہ صحابی بیان کرتا ہے کہ ہم لوگ نبی کریمؐ اور ابوبکر کے زمانہ میں کیا کرتے تھے متعہ کرتے تھے حتیٰ کہ عمر نے منع کیا۔ اور جابر اور سلمہ بن اکوعؓ سے وہی بخاری والی روایت مسلم میں ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ قد اذن لکم ان تستمتعوا یعنی متعہ النساء کہ تم کو عورتوں سے متعہ کی اجازت ہے۔

نوٹ: بقول سنیوں کے لیے پال صاحب تحفہ کے متعہ کی نکاح اور ملک یمین کے ساتھ قرآن میں اجازت نہیں آئی اس لیے متعہ حرام ہے ہم شیعہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر متعہ حرام ہے تو نبی پاکؐ نے اس کی صحابہ کو اجازت کیوں دی۔ کیا حضور نے صحابہ کو حرام فعل کی اجازت دی تھی۔

۱۲ عدد مفسرین کی گواہی کہ متعہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا صاحب تحفہ کا جھوٹا ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۱۲۹ ج ۳
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صفحہ ۹ ج ۵
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی صفحہ ۱۳۲ ج ۵
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴ ج ۱
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی صفحہ ۹ ج ۵
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر وحیدی صفحہ ۱۰
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ترجمان القرآن صفحہ ۴۴ ج ۱ پ ۵
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی صفحہ ۹۷ ج ۲
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر صفحہ ۴۱ ج ۱
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ضیاء القرآن صفحہ ۱۳۳ ج ۱
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی صفحہ ۶ ج ۲
۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی

تفسیر کبیر کی عبارت { انا لا ننکر ان المتعة كانت مباحة
ابتدائے اسلام میں متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے

ابن کثیر کی عبارت { لا شک ان المتعة كانت مشروعا فی ابتداء الاسلام
اس میں شک نہیں ہے کہ متعہ کی ابتداء اسلام میں جائز تھی

مراغی کی عبارت { كان المتعة مرخصا فی ابتداء الاسلام
متعہ ابتداء اسلام میں جائز تھا۔

غرائب القرآن کی عبارت | واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی اول الاسلام
علماء کا اتفاق ہے کہ ابتداء اسلام میں متعہ مباح تھا

فتح القدیر کی عبارت | المتعۃ التی کانت فی صدر الاسلام
بعض علماء فرماتے ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں مباح تھا

تفسیر ثنائی کی عبارت | المتعۃ کان مشروعاً فی ابتداء الاسلام
ابتداء اسلام میں شریعت کی متعہ کے بارے اجازت تھی

تفسیر قرطبی کی عبارت | وقال الجمہور المتعۃ التی کان فی صدر الاسلام
بقول بعض علماء کے متعہ صدر اسلام میں مباح تھا۔

تفسیر وحیدی کی عبارت | فما استمتعتم بہ منھن اکثر علماء نے لکھا
ہے کہ متعہ شروع اسلام میں جائز تھا۔

ضیاء القرآن کی عبارت | پیر کرم شاہ لکھتے ہیں کہ متعہ کو حجۃ الوداع کے
موقع پر نبی پاک نے حرام کر دیا تھا۔

نوٹ: گویا متعہ، ہجرت تک حلال رہا پھر حرام ہوا بقول ان کے

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں دعوت فکر ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۱۴۳ ج ۹
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نووی شرح صحیح مسلم [illegible] ج ۱
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا ص۳۱۹ ج ۹
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی ص۵۱۹ ج ۹ از ابن حزم
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب معالم السنن مع مختصر سنن ابی داؤد ص۱۹ ج ۳
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۳۳ ج ۶

صاحب تحفہ کا ایک اور جھوٹ ملاحظہ ہو کہ حرمت متعہ پر قرآن کی دلالت ہے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۰۳ میں لکھا ہے کہ

آیات قرآنی صریح دلالت بر حرمت متعہ میکنند کہ آیات قرآنی متعہ کے حرام ہونے پر صاف دلالت کرتی ہیں۔

نوٹ:۔ اب ہم اس دلیل کی اسی طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ عثمانی میڈیکل کالج کے تمام سرجن اس کی سرجری سے عاجزی کا اقرار کریں

جواب: خود سنی علماء نے جناب صاحب تحفہ کو اس دعویٰ میں جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۳۱۰ / ۸۴ غزوہ خیبر

فصل: یحد من وطئ فی نکاح متعۃ لا کثر اصحاب مالک

قالوا لا یحد لانہ لیس من تحریم القرآن

ترجمہ:۔ جو نکاح متعہ سے جماع کرتا ہے کیا اس پہ حد جاری کی جائے گی امام مالک کے اصحاب میں سے زیادہ کا فرمان ہے کہ اس پر حد جاری نہ کی جائے گی کیونکہ متعہ قرآن کی رو سے حرام نہیں ہے۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف صاحب تحفہ کو ان ہی کے علماء نے بھی جھٹلایا ہے جنہوں نے ابتداء اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کی روایت نقل کی ہے اور خود صاحب تحفہ نے اپنے ان تمام علماء کو اور اپنے تمام تابعین اور اصحاب کو جھٹلایا ہے جو کہ متعہ کرتے تھے۔

کیا اصحاب متعہ کر کے قرآن کے خلاف بغاوت کرتے تھے؟ اصحاب متعہ کر کے گویا زنا کرتے تھے معاذ اللہ۔

جامعہ امیر معاویہ کے تمام محققین کو چیلنج کہ اگر وہ حرمت متعہ قرآن سے دکھا دیں تو دس ہزار نقد انعام ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور خیانت علمی کرنے والے کو سوائے لعنت کے اور کچھ بھی نصیب نہ ہوگا۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ان اولاد حلالہ کا علم منطق پڑھے پڑھے لعنت زدہ مرگنجا ہو جاتا ہے مگر یہ ذخیرۃ انطار تمام عمر عقل سے عاری ہی رہتے ہیں بلکہ عقل کے یہ لوگ بدترین دشمن ہیں

جامعہ صدیقیہ و فاروقیہ و عثمانیہ کے نام نہاد محققین سے ایک سوال

گدھے کی زبان نکال کر جو گنجے سر سے لے کر ہڑے پاؤں تک زور لگا کر کہتے ہیں کہ متعہ حرام۔ متعہ زنا۔ ہمارا ان سے یہ ایک سوال ہے کہ قرآن پاک سے وہ ایک ایسی آیت ہم کو دکھائیں جو متعہ کے حرام ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہو یعنی اس کی حرمت متعہ پہ دلالت مطابقی ہو۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر اصحاب ثلٰثہ قبروں سے اٹھ کر آ جائیں تو وہ بھی ایسی آیت نہیں دکھا سکتے۔ لہٰذا قوم معاویہ حرمت متعہ از روئے قرآن کا ڈھنڈورا چھوڑ دیں اگر متعہ قرآن کی نص سے حرام ہے تو کیا اصحاب بعد از نبی متعہ کے رنگ میں زنا کرتے تھے۔ اگر متعہ زنا ہی بازی ہے تو معاذ اللہ کیا اصحاب زنا ہی بازی کرتے تھے

مسئلہ متعہ میں شیعوں کے خلاف سپاہ صحابہ کی توپ کا ساتواں گولہ

کہ متعہ روز خیبر نبی پاکؐ نے حرام فرمایا تھا۔

کتاب اہلسنت حرمت متعہ بجواب جواز متعہ صفحہ [illegible]
از قلم شیخ الحدیث محمد علی جانباز مہتمم جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ
میں لکھا ہے کہ کتاب شیعہ تہذیب الاحکام صفحہ ۱۹۰ ج ۲ میں
لکھا ہے عن علی علیہ السلام قال حرم رسول اللہ یوم
خیبر نکاح المتعہ کہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن
رسول اللہ نے متعہ کو حرام فرمایا ہے۔

نوٹ:۔ اس دلیل کو سنی لوگ خوب رنگ روغن لگا کر پیش کرتے ہیں
اور اب ہم بھی اس کی وہ چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ عمر فاروق میڈیکل
کالج کا کوئی بھی سرجن اسے ٹانکے لگا کر مرمت نہ کر سکے گا۔

جواب: جس حدیث کی صحت کی کوئی محدث گواہی نہ دے وہ قبول نہیں ہے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ [illegible] باب ۹ مطاعن ابوبکر طعن ۳
میں لکھا ہے کہ اہلسنت کے نزدیک حدیث وہ معتبر ہے جو محدثین
کی مستند کتابوں میں ہو مع الحکم بالصحۃ اور اس پر محدث
کی طرف سے صحیح ہونے کا حکم بھی لگایا گیا ہو۔

نوٹ: ہم شیعہ مذکورہ حدیث کے جواب میں صاحب تحفہ کی اس تحقیق کو پیش
کرتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کسی شیعہ محدث کی طرف سے محکوم بالصحت نہیں ہے

جواب ۲ اس حدیث کو مصنف نے تردید کرنے کی خاطر تحریر کیا ہے

اہل تشیع کی کتاب تہذیب الاحکام ص ۱۸۶ ج ۷ مسائل متعہ میں مذکورہ حدیث کو رد کرنے کی خاطر مصنف نے اس کو لکھا ہے اور یوں اس کی تردید فرمائی ہے۔ فان ھذہ الروایۃ وردت مورد التقیۃ وعلی ما یذھب الیہ مخالفوا الشیعۃ والعلم حاصل لکل من سمع الاخبار ان من دین ائمتنا علیہم السلام اباحۃ المتعۃ فلا یحتاج الی الاطناب

ترجمہ:۔ مذکورہ روایت تقیہ کی وجہ سے آئی ہے اور مخالفین شیعہ کے عقیدہ پر آئی ہے اور اخبار کا علم رکھنے والوں کو معلوم ہے کہ ہمارے اماموں کے دین میں متعہ مباح ہے۔

سنی ملاں کی عاجزی اور بے بسی ملاحظہ ہو

ارباب انصاف سنی ملاں ہمارے مقابلہ میں کچھ اس طرح اپنا ذہنی توازن خراب کر بیٹھا ہے کہ جس حدیث کو شیعہ عالم غلط ثابت کرنے کے لئے اور اس کا جواب دینے کے لئے لکھ رہا ہے اس روایت کو اور اسی کھوٹے سکے کو بیچارا سنی عالم ہمارے خلاف پیش کر کے اپنی کم علمی کا بھانڈا پھوڑ رہا ہے اور ہم اس قماش کے ملاں کو ان الفاظ میں داد دیتے ہیں کہ اذا کان الغراب دلیل قوم کہ جب کسی قوم کا راہنما کوا ہوگا تو وہ قوم تباہ ہو گی۔ مذکورہ روایت آیت متعہ قرآن پاک کے خلاف ہے لہذا مردود ہے۔

جواب ۳: اس روایت کے بعض راوی ضعیف ہیں لہٰذا یہ معتبر نہیں ہے

اس روایت کا ایک راوی محمد بن احمد بن یحیٰی ہے کہ جس کے بارے علامہ نے خلاصہ میں لکھا کہ یہ صاحب ضعفاء سے روایت کرتا تھا اور اس کا ایک راوی حسین بن علوان ہے جس کے بارے رجال کبیر میں اور رجال نجاشی میں لکھا ہے کہ عامی کوفی کہ یہ سنی ہے لہٰذا ہم پر یہ روایت حجت نہیں ہے نیز یہ روایت قرآن کی آیت متعہ کے خلاف ہے اور حضرت علیؑ کے عمل کے خلاف ہے نیز ہمارے تمام آئمہؑ کے خلاف ہے اس لیے اس کو مورد تقیہ پر حمل کیا جاتا ہے۔

تقیہ سنی مذہب کی جان ہے اور تاقیامت جائز ہے

کتاب اہلسنت صحیح بخاری ص۱۹ ج۹ کتاب الاکراہ میں لکھا ہے قال الحسن التقیہ الی یوم القیامۃ حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ قیامت تک جائز ہے اور قرآن پاک میں اس آیت کی تفسیر میں الا ان تتقوا منھم تقاۃ۔ قاری یعقوب نے تقاۃ کو تقیہ بھی پڑھا ہے۔
امام رازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے التقیہ جائز لصون النفس کہ جان بچانے کے لیے تقیہ جائز ہے اور اس آیت کی تفسیر میں ولبثت فینا من عمرک قاضی بیضاوی لکھتا ہے کہ موسیٰ کان یداریھم بالتقیہ جناب موسیٰ نے بھی تقیہ سے گزارا کیا ہے اور اسی رسالہ میں حوالہ موجود ہے کہ سنی کتب گواہ ہیں کہ مقام تقیہ میں انبیاء کے لیے کفر بھی جائز ہے لہٰذا سنی خان کو لفظ تقیہ سن کر دل کا دورہ کیوں پڑتا ہے۔

جواب ۳۔ اہلسنت اور شیعہ کا اتفاق کہ امام علیؑ کے نزدیک متعہ حلال ہے

اہل تشیع کی کتاب تہذیب الاحکام صفحہ ۱۸۶ جلد ۲ مسائل متعہ

اہلسنت کی کتاب تفسیر در منثور صفحہ ۱۴۰ ج ۲ آیت متعہ

در منثور کی عبارت } قال علی علیہ السلام لولا ان عمر نہی عن المتعۃ ما زنی الا شقی ۔

ترجمہ: مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر عمر صاحب نے متعہ والے نکاح سے منع نہ کیا ہوتا تو بغیر کسی شقی اور بدبخت کے کوئی بھی زنا نہ کرتا۔

نوٹ: حضرت علیؑ نے تو متعہ کے منع کرنے کی بابت جناب عمر کی مذمت فرمائی ہے اور قیامت تک ہونے والے زنا کی ذمہ داری جناب فاروق کے کندھوں پر ڈالی ہے لہٰذا جناب امیر کی طرف حرمت متعہ کی روایت کو منسوب کرنا صاف جھوٹ ہے۔

جواب ۴۔ حضرت علیؑ کا جناب عمرؓ کی بہن سے خود متعہ کرنا!

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ صفحہ ۹۰ ج ۲ کتاب النکاح فصل ۴ جہاں قدیم کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ایک رات حضرت عمر نے حضرت علیؑ کو اپنے گھر بلایا اور صبح حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ آدمی کو شہر میں بغیر عورت کے رات اکیلے نہیں گزارنی چاہیے پس آج رات تو آپ اکیلے سوئے ہیں جناب امیر نے فرمایا کہ تو اپنی بہن سے پوچھ آج رات میں نے اس سے متعہ کیا ہے جناب عمر نے اس بات کو دل میں رکھ لیا اور جب موقع ملا تو

متعہ کو حرام کر دیا

نوٹ: ۔ ارباب انصاف۔ متعہ تو حضرت علیؑ نے جناب عمر کی بہن سے خود فرمایا ہے لہذا تحریم متعہ کی روایات کا جناب امیر کی طرف نسبت دینا سفید جھوٹ ہے۔

حضرت عمر کی بہن عفراء کا متعہ کرنا اور بچہ جننا۔ عمر کا منع کرنا

کتاب شرح لمعہ ص ۸۶ ج ۲ فصل ۲

میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جناب عمر اپنی بہن عفراء کے گھر آئے اور ایک دودھ پیتا والا بچہ دیکھا۔ غضبناک ہو کر سوال کیا کہ بغیر شوہر کے تو نے یہ بچہ کیسے جنا ہے اس نے کہا متعہ سے۔ عمر نے پھر متعہ حرام کر دیا۔

نوٹ ارباب انصاف۔ حضرت ابوبکر کی بیٹی اسماء نے متعہ کیا ہے اور جناب عمر کی بہن عفراء نے متعہ کیا ہے۔ اور بندہ پر دیا صادقین انکشاف ہوا ہے کہ حضرت عثمان کی بیٹی عائشہ نے بھی متعہ فرمایا ہے۔

الحاصل: ۔ تحریم متعہ کی نسبت حضرت علیؑ کی طرف کتب شیعہ کے وسیلہ سے دینا اتنا کمزور ہے کہ صاحب تحفہ کو بھی یہ جرأت نہیں ہوئی ہے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ یہ گھٹیا پن ہے اور علم مناظرہ کا جنازہ نکالنا ہے لہٰذا صاحب تحفہ نے تحریم متعہ کی نسبت حضرت علیؑ کی طرف اپنی کتابوں کی روایات سے دی ہے۔

جب حنا تحفہ نے اپنی کتابوں سے مذکورہ تحریم متعہ والی روایت کو شیعوں کے خلاف پیش کر کے سنی مناظرین کی ناک کاٹی ہے بغیر چھری کے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ جز ۲ صفحہ طعن عمر طعن ۱۱ میں لکھا ہے کہ نبی کریم کا متعہ کو حرام کرنا اور علی مرتضیٰ کا اس کو روایت کرنا اتنا مشہور اور متواتر ہے کہ امام حسن اور محمد حنفیہ کی تمام اولاد نے اس کو روایت کیا ہے اور موطا مالک اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں وہ روایات متعدد طرق سے ثابت ہیں۔

نوٹ:۔ مولوی محمد علی جانباز نے اپنے رسالہ حرمت متعہ ۱۹ میں اور مولوی فیض احمد اویسی نے اپنے رسالہ متعہ یا زنا صفحہ ۱۳ میں مکھی پر مکھی ماری ہے اور اب ہم ان تینوں کی تحقیق کا اس طرح بخیہ ادھیڑتے ہیں کہ نواصب کے جگر پھٹ جائیں گے اور عظمت تثلیث کے پرخچے اڑ جائیں گے۔

جواب اپنے مذہب کی کتاب سے مخالف کو الزام نہیں دیا جاتا

اولاً اتفاق۔ صاحب تحفہ اپنی بخاری وغیرہ سے تحریم متعہ کی روایت جو حضرت علیؑ سے مروی ہے شیعوں کے خلاف پیش کر کے قواعد مناظرہ کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت کی ہے اگر شیعوں نے سنی کتب کو ہی تسلیم کرنا ہے تو پھر جھگڑا کیا ہے صاحب تحفہ کی مذکورہ حرکت اس کی بیچارگی و بے بسی کا روشن ثبوت ہے۔

جواب ۲ مذکورہ حدیث کو متواتر کہنا صاحب تحفہ کا صاف جھوٹ ہے

صاحب کا یہ کہنا کہ مسلم اور بخاری کی حدیث حرمت متعہ جناب امیر سے متواتر ہے یہ دعویٰ سفید جھوٹ ہے - کیونکہ مذکورہ حدیث صرف زہری سے مروی ہے اور خبر واحد ہے اور ایسی خبر کو متواتر کہنا بالکل جھوٹ ہے۔

جواب ۳ مذکورہ حدیث کو تمام اولاد امام حسن کی طرف نسبت دینا بھی دعویٰ بلا دلیل و صاف جھوٹ ہے اگر کسی سنی میں کیا جرأت ہے تو دلیل پیش کرے

مذکورہ حدیث کو تمام اولادِ محمد حنفیہ کی طرف نسبت دینا بھی جھوٹ ہے -

کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب میں لکھا ہے کہ جناب محمد حنفیہ کے ۱۴ بیٹے تھے اور مذکورہ حدیث صرف دو سے مروی ہے اور دو کے فعل کو باقی بارہ کی طرف نسبت دینا بالکل جھوٹ ہے اور صاحب تحفہ کی مکاری و عیاری ہے۔

جواب ۴ زہری دشمن علی ہے اسکی روایت سے شیعوں کو الزام نہیں دیا جا سکتا

اس تحریم متعہ والی روایت کا راوی زہری ابن شہاب ہے - اور شرح البلاغہ صفحہ ۳۷۰ جلد ۱ میں ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کان زھری من المنحرفین عن علی ابن ابی طالب کہ زہری ابن شہاب ان لوگوں میں سے تھا جو جناب امیر کی دشمنی سے کبیدہ ہو گئے

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا آٹھواں گولہ کہ امام پاک نے ابن عمیر کے سوال کے بعد منہ پھیر لیا!

کتاب اہلسنت جواز متعہ ص۳۴ کتاب شیعہ تہذیب الاحکام کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمیر امام باقرؑ کی خدمت میں آیا اور متعہ کے بارے سوال کیا امام پاک نے فرمایا نعم حلال الی یوم القیامۃ کہ نکاح متعہ قیامت تک حلال ہے۔
...... ابن عمیر نے کہا ایسرّک ان نساءک وبناتک یفعلن قال فاعرض عنہ حین ذکر نساءہ وبنات عمہ کہا کہ کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ کی عورتیں اور لڑکیاں یہ فعل کریں امام نے یہ بات سن کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا انتہی
اس روایت کو لکھنے کے بعد مولوی محمد علی نے تبصرہ فرمایا ہے کہ اگر متعہ حلال تھا تو اپنی عورتوں کا سوال آجانے پر امام نے منہ کیوں پھیر لیا۔

محمد علی جانباز کو اپنی اس دلیل پر بہت ناز ہے اور اب ہم بھی اس دلیل پر عقل کی روشنی میں تبصرہ کر کے ارباب انصاف کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ اس ماں کے جانباز کی کتاب سے اس کی دلیل کو پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ خاندان نبوت کے خلاف یہ کس طرح تنقید کرتا ہے اور بغل میں چھری اور نام عزیز اسی والی کہاوت اس مولانا پر فٹ آتی ہے اور یہ بھی معلوم کہ کس طرح نفاق اور بغض آل نبیؐ بھرا ہوا ہے۔

جواب ۱: اس روایت میں حرمت متعہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے

ارباب انصاف: اس روایت میں ھی حلال الی یوم القیامۃ کے الفاظ موجود ہیں کہ قیامت تک متعہ حلال ہے لہذا اس کو حرمت کی دلیل سمجھنا غلط ہے رہا یہ سوال کہ امام نے ابن عمیر کے سوال کے بعد منہ کیوں پھیر لیا اس کی وضاحت پیش کرکے انصاف پسندوں کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں۔

جواب ۲: امام نے ابن عمیر کی گستاخی کے باعث منہ پھیر لیا تھا

ارباب انصاف: ایک مثال ملاحظہ ہو اگر کسی سنی شیخ الحدیث کی اٹھارہ سال کی باکرہ جوان لڑکی ہو اور ایک بوڑھا غریب پیشہ میں صاف کرنے والا مسلمان اس علامہ اہلسنت کے پاس آ کر مسئلہ پوچھے کہ کیا کسی غریب بوڑھے مسلمان کا اٹھارہ سال کی باکرہ نوجوان عورت سے نکاح ہو سکتا ہے اور وہ سنی علامہ فرمائے کہ ہاں نکاح صحیح ہے ہو سکتا ہے اور پھر وہ غریب بوڑھا فوراً کہہ دے کہ اچھا آپ اپنی جوان باکرہ لڑکی کا میرے ساتھ نکاح کر لیجئے تو کیا وہ علامہ اہلسنت کا فوراً چھوہارے منگوا لے گا اور نکاح کر کے دے گا یا اس بوڑھے جاہل کی بات سن کر منہ پھیر لے گا اگر علامہ منہ پھیر لے گا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بوڑھے غریب کا کسی علامہ کی جوان لڑکی سے نکاح صحیح نہیں ہے عالم عورت اور جاہل بوڑھے کا نکاح صحیح ہے شریعت نے اجازت دی ہے۔

جوابؑ: ہر وہ کام جس کی شریعت اجازت دے ہر آدمی کے لئے اس کا کرنا ضروری نہیں ہے۔

ارباب انصاف۔ اگر کسی سنی عالم کی ماں بیوہ اور بوڑھی ہو اور کوئی
مسلمان نوجوان ۲۵ سال کا اس عالم سے مسئلہ پوچھے کہ کیا بوڑھی بیوہ
سے نوجوان کا نکاح ہو سکتا ہے اور وہ عالم فرمادے کہ ہاں نکاح ہو
سکتا ہے اور پھر وہ نوجوان سوال کرے کہ مولانا تم اپنی بیوہ
ماں کا نکاح میرے ساتھ کر دو اور وہ مولانا منہ پھیر لے
تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نکاح حرام ہے۔ سنی مذہب
میں حلالہ جائز ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام علماء
اہلسنت اپنی بیویوں اور لڑکیوں کے حلالے کروائیں۔ سنی مذہب
میں لڑکیوں کے ختنے جائز ہیں مگر جواز کا مطلب یہ نہیں ہے
کہ تمام سنی علماء اپنی بچیوں اور لڑکیوں کے ختنے کروائیں۔
طلاق جائز ہے مگر جواز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام سنی علماء
اپنی ازواج کو طلاق دے دیں۔ جواز کا مطلب یہ ہے کہ اگر
ضرورت پڑ گئی ہے اور کسی نے حلالہ کروا لیا ہے یا ختنہ کروایا ہے
یا طلاق دی ہے تو اس نے گناہ نہیں کیا ہے اسی طرح متعہ
حلال اور جائز ہے اور جواز کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے
متعہ وقت ضرورت کیا ہے تو اس نے زنا نہیں کیا بلکہ حلال کام کیا ہے
ابن عمیر بیحد تیز اور گستاخ انسان تھا اور وہ دربار دمشق سے پڑھ کر
آیا تھا اسی لئے امامؑ نے اس گستاخ سے منہ پھیر لیا تھا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا نواں گولہ کہ متعہ بے حیا لوگوں کا کام ہے اس بے حیائی سے بچنا ضروری ہے:

کتاب اہلسنت حرمت متعہ صفحہ ۲۲۴ از مولوی محمد علی جانباز میں لکھا ہے کہ کتاب شیعہ فروع کافی کتاب النکاح میں لکھا ہے کہ امام نے متعہ کے بارے فرمایا دعوھا اما یستحی احدکم ان یری فی موضع العورۃ فیحمل علی صالح اخوانہ و اصحابہ متعہ چھوڑ دو کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ کوئی شخص عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اور اس کا ذکر اپنے ساتھیوں سے کرے اس روایت میں نہ صرف متعہ حرام کیا گیا ہے بلکہ متعہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ متعہ بے حیاؤں کا فعل ہے۔

جواب: جس چیز کی خدا اور رسولؐ نے اجازت دی ہو اس کو کسی ملاں کا بے حیائی کہنا یہ خدا اور رسولؐ کی توہین ہے

ارباب انصاف۔ اس سوال میں مولوی صاحب نے کمال جرأت سے کام لیا ہے کہ جس چیز کی اسلام میں خدا اور رسولؐ نے اجازت دی تھی اور یہ ملاں متعہ کو بے حیائی کہتا ہے معلوم ہوا کہ اس ملاں کی نگاہ میں خدا اور رسولؐ نے بے حیائی اور بے غیرتی کی اجازت دی تھی شیعوں سے بغض کی وجہ سے یہ ملاں خدا اور رسول اللہ کی توہین کرتا ہے۔

متعہ کو بے حیائی کہنے والے اپنے مذہب کے ان بے شرموں کی فہرست ملاحظہ کریں جو متعہ کو حلال جانتے تھے

۱۔ علامہ قرطبی عثمانی نے اپنی تفسیر صفحہ ۱۳۰ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۲۔ علامہ ابن کثیر شامی نے اپنی تفسیر صفحہ ۴۷۴ میں متعہ کو حلال لکھا ہے
۳۔ علامہ ابن عمر بیضاوی نے اپنی تفسیر میں صفحہ ۱۹۷ میں متعہ کو حلال لکھا ہے
۴۔ علامہ فخر رازی نے اپنی تفسیر صفحہ ۱۹۵ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۵۔ علامہ خازن نے اپنی تفسیر صفحہ ۳۲۵ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۶۔ محدث بخاری نے اپنی صحیح بخاری صفحہ ۴ میں متعہ کو حلال لکھا ہے
۷۔ محدث مسلم نے اپنی صحیح مسلم صفحہ ۴۳۵ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۸۔ ابن حجر شارح بخاری نے اپنی فتح الباری صفحہ ۱۴۷ میں متعہ کو حلال لکھا ہے
۹۔ اور قاضی بدر نے اپنی شرح بخاری عمدۃ القاری صفحہ ۳۱۰ میں متعہ کو حلال لکھا

اور کتب اہلسنت گواہ ہیں کہ درج ذیل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین بنت ابی بکر کی طرح متعہ کو حلال جانتے تھے۔

۱۔ عمران بن حصین ۲۔ جابر انصاری ۳۔ عبداللہ بن مسعود۔
۴۔ عبداللہ بن عباس ۵۔ ابو سعید خدری ۶۔ معاویہ ۷۔ ابو سفیان
۸۔ زبیر بن عوام ۹۔ اسماء بنت ابوبکر ۱۰۔ سعید بن جبیر ۱۱۔ مجاہد۔
۱۲۔ عطاء بن رباح ۱۳۔ طاؤس ۱۴۔ ابن جریج۔ اگر متعہ زنا یا اس کو جائز کہنا بے حیائی، بے غیرتی اور بے شرمی ہے تو ان مذکورہ بزرگان دین کے بارے فیصلہ کرنا سنی بھائیوں کے اپنے ہاتھوں میں ہے

جواب ۳ بقول سنی علماء روایت وہ معتبر ہے جس کی محدث گواہی دے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۹۶ باب ۹ مطاعن ابوبکر طعن ۳ میں لکھا ہے کہ حدیث وہ معتبر ہے جس پر محدثین کی طرف سے صحیح ہونے کا حکم لگایا گیا ہو۔

ارباب انصاف جس حدیث کو متعہ کی حرمت میں پیش کیا گیا ہے اس کے بارے شیعوں کی کتاب شرح کافی مرآۃ العقول صفحہ ۳۴۸ میں لکھا ہے الرابع ضعیف کہ یہ نمبر ۴ حدیث ضعیف ہے۔ نیز یہ حدیث ضعیف روایات صحیحہ جو جواز متعہ پر دلالت کرتی ہیں ان کی مخالف اور متعارض ہے نیز یہ حدیث ضعیف قرآن پاک کی مخالف ہے۔ قرآن پاک میں جس چیز کو اللہ حلال فرما دے اس کو حدیث کس طرح حرام کر سکتی ہے اور محمد علی جانباز نے اس روایت کا ترجمہ غلط کر کے خیانت علمی کا ارتکاب کیا ہے موضع العورۃ کا ترجمہ۔ شرمگاہ کرنا خیانت علمی ہے۔ اس حدیث میں دعوھا صیغہ اسم فعل ہے اور معنی اس کا امر ہے۔ اور یہ ارشاد کے لئے ہے اور اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ تم کو ایسے مقام میں دیکھا جائے جہاں تمہارے بھائیوں کے لئے خطرات ہیں اس سے پرہیز کریں غرض یہ ہے کہ سنی احباب متعہ کے برخلاف ہیں لہٰذا اگر کوئی شیعہ متعہ کرتا ہے تو اس سے اس کو یا اس کے بھائیوں کو اہل سنت اذیت دیں گے پس اذیت سے بچنے کے لئے اگر متعہ نہ کیا جائے تو کیا حرج ہے۔

اہلسنت کے وہ بزرگ جو متعہ کرنے میں سرفہرست ہیں ۱۔ جابر انصاری ۲۔ زبیر اور اسماء ۳۔ ابن جریج اور معاویہ

حوالہ جات اس رسالہ میں موجود ہیں کہ صحیح مسلم کتاب النکاح میں جابر صحابی سے مروی ہے کہ ہم نے زمانہ ابوبکر اور زمانہ رسالت میں متعہ کیا ہے۔ سنن الکبریٰ میں امام نسائی نے لکھا ہے کہ اسماء بنت ابی بکر نے برملا اعلان فرمایا کہ زمانہ رسالت میں ہم نے خود متعہ کیا ہے اور معاویہ کا معاشرہ بی بی سے متعہ کرنا بھی ثابت ہے۔ اور امام اہلسنت ابن جریج کا متعہ کرنا ثابت ہے (پر اگر متعہ کرنا لعنتی لوگوں کا کام ہے) تو مذکورہ لوگوں کا متعہ کرنا ہم نے ثابت کیا۔ اور لعنت کے قول ان پر۔ پر معاملے کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا اہلسنت لوگوں کا کام ہے۔ یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ متعہ اگر اصحاب کریں تو وہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر یہ متعہ کوئی دوسرا کرے تو وہ لعنتی ہے اور ایک جہت اور دو ہوائیں کس طرح ہو سکتی ہیں۔

جزء ایک کتاب اہلسنت ترجمہ متعہ ۲۲ میں حسن سہروردی نے اس مذکورہ روایت کو لکھنے کے بعد یہ تسلیم کیا ہے کہ اس روایت میں کوئی مخالفت کلی نہیں ہے۔ مگر متعہ کے تکرار سے منع ہے۔

ارباب انصاف اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ حلال ہے

البتہ اس کو زیادہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اسی طرح تو جب جماع مضر صحت ہو تو وہ اپنی بیوی سے بھی کرنا منع ہے بلکہ جس نماز پڑھنے سے جان کو خطرہ ہے اس نماز سے بھی منع ہے۔ خلاصہ متعہ حلال ہے البتہ اگر کوئی شخص متعہ کے باعث اپنی بیوی کی حق تلفی کرتا ہے تو یہ درست نہیں ہے۔ جس طرح اگر ایک شخص کی ایک زوجہ ہے اور وہ اس کی حق تلفی کرتا ہے اور پھر دوسری زوجہ کرتا ہے اور اس زوجہ سے جماع کرتا ہے۔ تو یہ جماع زنا نہیں ہے اور اس کا نکاح صحیح ہے اسی طرح ایک بیوی کے ہوتے ہوئے متعہ کرنا یہ زنا نہیں ہے اگر کسی کو کہا جائے کہ گوشت زیادہ نہ کھائیں آم زیادہ نہ کھائیں چینی زیادہ استعمال نہ کریں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ چیز ہر شخص کے لئے اور ہر حالت میں منع ہیں۔ لا تتلحو صیغہ نہی ہے اور ہمارے فاضل مخاطب اگر ہر نہی کو معنی حرمت پر حمل کرنے کے عادی ہیں تو جناب ابو بکر کے لئے بھی لا تحزن صیغہ نہی کا آیا ہے اس کو بھی حرمت پر حمل کریں۔

جواب۔ فروع کافی کی شرح مراۃ العقول جلد ۴ صفحہ ۲۸ میں اس حدیث کی بابت لکھا ہے کہ الثالث ضعیف نمبر ۳ حدیث ضعیف ہے ارباب انصاف، جب حدیث کے الفاظ کی دلالت حرمت متعہ پر نہیں ہے اور جس حدیث کو محدث نے ضعیف لکھا ہے۔ اس کو حرمت متعہ کی دلیل بنانا فضلاء اہلسنت کی نادانی ہے یا تجاہل عارفانہ ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا گولہ جس کا رخ اُلٹا ہو گیا کہ متعہ عقد فاسد ہے اور کئی برائیوں اور خرابیوں کی بنیاد ہے۔

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵۹ باب ۹ مسائل متعہ میں لکھا ہے کہ اگر عاقل اصل متعہ میں غور کرے تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ اس عقد فاسد میں کس قدر مفسدے ہیں۔ جو سب کے سب شرع کے منافی اور حکم الٰہی کے مخالف اور متضاد ہیں منجملہ ان کی اولاد ہر شہر اور گاؤں میں منتشر ہوگی اور ان کی تربیت اور تدبیر کے لئے اس شخص کا ان کے پاس جانا ممکن نہ ہوا۔ تو وہ اولاد زنا کی طرح بے تربیت اٹھیں گے۔ اور اگر بالفرض وہ اولاد اناث کی قسم سے ہو تو زیادہ تر رسوائی ہوگی۔ کیونکہ ان کا نکاح ان کے ہمسروں سے کرنا ہرگز ممکن نہیں۔ اور منجملہ ان کی ایک خرابی یہ ہوگی کہ متعہ یا نکاح سے باپ کی وطی کردہ عورت سے وطی کرنے کا اتفاق ہوگا۔ بلکہ بیٹی اور نواسی۔ پوتی، بھتیجی بہن اور بھانجی وغیرہ محارم سے وطی کا موقع ملے گا۔ اور بعض صورتوں میں خصوصاً جبکہ متعہ سفر میں واقع ہوا۔ اور سفر بھی دراز ہو اور ہر ایک منزل میں نئے متعہ کا اتفاق پڑے اور متعہ میں بچہ کا نطفہ قائم ہو جائے اور بعض نطفوں سے لڑکیاں پیدا ہوں، اور کبھی شخص پندرہ سال کے بعد اس سفر مراجعت کرے یا اس کا بیٹا اور اس کا بھائی ان منزلوں سے گزرے اور لڑکیوں سے متعہ کرے یا نکاح کرے۔ انتہیٰ۔ ان خرافات کے اب جوابات آپ ملاحظہ فرمادیں

جواب: صحیح بخاری اور مسلم گواہ ہیں کہ متعہ ابتدائے اسلام میں حلال ہوا ہے اور تحفہ کے خرافات ان کے خلاف ہیں۔

ارباب انصاف! آپ کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم وثوق سے عرض کرتے ہیں کہ جابر کی روایت مسلم اور عبداللہ بن مسعود کی روایت بخاری میں موجود ہے اور اسی رسالہ میں حوالے ان کے اور الفاظ موجود ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں جائز ہوا ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ بخاری اور مسلم کی گواہی مطابق رسول اللہؐ کے زمانہ میں متعہ حلال تھا اور صاحب تحفہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ وہ برائی ہے جس کو ایک لحظہ بھر کے لئے حلال نہ سمجھا جائے۔ اب یا تو صاحب تحفہ سچے ہیں اور امام بخاری اور مسلم و دیگر تمام علماء اہلسنت جو ابتدائے اسلام میں متعہ کو حلال جانتے تھے یہ سب کذاب اور جھوٹے ہیں اور یا یہ علماء سچے ہیں اور صاحب تحفہ جھوٹا ہے۔ اس بارے صحیح فیصلہ کرنا خود اہلسنت دوستوں کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ صاحب تحفہ کا بالکل متعہ کی حلیت سے انکار کرنا یہ بہت بڑی ان کی دلیری بلکہ بے حیائی ہے۔ کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم تو حلیت متعہ کی چند دنوں کے لئے حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ اور صاحب تحفہ ان کو جھٹلاتا ہے۔ یہ بے شرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ افسوس ہے

جواب ۲ متعہ میں اختلاف صرف نسخ کا ہے اور صاحب تحفہ کا اس کو عقدِ فاسد کہنا اسلام کے خلاف ان کی بغاوت ہے

اربابِ انصاف۔ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور دیانت و انصاف کی روح سے ہر مسلمان کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اصل متعہ کے ثبوت میں امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اس بات پر اجماع ہے کہ متعہ صدر اسلام میں اور نبی کریمؐ کے زمانہ میں حلال اور مباح تھا۔ صاحب تحفہ کا اس کو ص ۲۶۲ میں ان الفاظ کے ساتھ۔ متعہ۔ در دین عقد فاسد چہ مفسد ہا است کہ متعہ عقد فاسد ہے اور اس میں بہت برائیاں ہیں۔ لکھنا۔۔۔ خدا اور رسولؐ پر تنقید ہے۔ قرآن پاک کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے۔ اور شریعت پاک کی توہین ہے۔ اور اس تحریر کے بعد صاحب تحفہ کا ایمان مشکوک ہے۔

جواب ۳ اہلسنت اور شیعوں میں صرف متعہ کے نسخ میں اختلاف ہے

اہلسنت فرماتے ہیں کہ متعہ صدرِ اسلام میں جائز تھا اور بعد میں حرام کر دیا گیا۔ اور منسوخ ہو گیا اور اہل تشیع فرماتے ہیں کہ متعہ حرام نہیں کیا گیا۔ جس طرح رسول اللہؐ کے زمانہ میں متعہ حلال تھا اور ابوبکر کی بیٹی اسماءؓ اور دیگر صحابیات اور اصحاب متعہ کرتے رہے ہیں اسی طرح حلال محمدؐ حلال الیٰ یوم القیامۃ۔ کہ یہ قیامت تک حلال ہے اور حرام نہیں ہوا۔

متعہ قیامت تک حلال ہے اور منسوخ نہیں ہوا

اس بات پر چند دلائل ذکر کر کے عالم اسلام کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں!

نوٹ: عدم نسخ متعہ کی بحث اس رسالہ میں جا بجا مذکور ہو چکی ہے اور مزید تسلی و تشفی کے لئے یہاں بھی ہم کچھ بحث کرتے ہیں اور دوستوں کو مالک دو جہاں کا واسطہ دے کر دعوت فکر دیتے ہیں

دلیل اول: کتاب الشیعہ نزہتہ اثنا عشریہ جواب تحفہ۔ ملاحظہ ہو کتاب اثنا عشریہ ص ۳۴۳ تا ۹ مسائل متعہ مؤلفہ مرزا محمد کامل شہید رابع۔ علامہ موصوف نے کتاب نزہتہ ۱۲ جلدوں میں تحفہ کے جواب میں لکھ کر سنیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھوک دی ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا ہے کیونکہ اگر یہ منسوخ ہے تو اس کے ناسخ کا ثبوت تواتر سے معلوم ہوگا یا طریق آحاد سے اگر ناسخ کا ثبوت تواتر سے ہوتا تو لازم آتا ہے کہ حضرت علیؑ اور آنجنابؑ کی اولاد اور صحابہ کرام سے عبداللہ بن عباسؓ عمران بن حصین جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع، مغیرہ بن شعبہ، معاویہ بن ابی سفیان، ابن جریج، سعید بن جبیر، مجاہد، عطا اور دوسرے صحابہ جو حضرت علیؑ کے اس مسئلہ میں پیروکار تھے لازم آتا کہ وہ ثابت بالتواتر من دین محمد کے منکر ہوں اور اس انکار سے بزرگان کی اس جماعت کا کفر لازم آتا ہے اور قضیہ شرطیہ کی یہ تالی باطل ہے پس مقدم بھی یعنی متعہ کے ناسخ کا تواتر سے

ثابت ہونا باطل ہے اور اگر ناسخ کا ثبوت بطریق احاد معلوم ہے تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ متعہ کا حلال ہونا اجماع و تواتر اور یقین سے ثابت ہے لہٰذا اس کا ناسخ بھی یقین سے ثابت ہو۔ اگر ناسخ کو ہم طریق احاد اور گمان سے ثابت کریں تو لازم آئے گا کہ ہم نے گمان کی وجہ سے یقین کو چھوڑا ہے اور یہ درست نہیں ہے۔

نوٹ۔ امام اہلسنت فخر رازی نے اس دلیل کو اپنی تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ آیت متعہ میں ذکر فرمایا ہے اور اس کے جواب دینے سے بعد میں آئیں بائیں شائیں کر کے اپنی عاجزی کا اظہار فرمایا ہے۔

دلیل دوم متعہ کے منسوخ نہ ہونے کی

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۳ کتاب النکاح باب ما یکرہ من الخصاء۔ قال عبداللہ کنا نغزو مع رسول اللہ ﷺ ولیس لنا شیء فقلنا الا نستخصی فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان ننکح المرأة بالثوب ثم قرأ علینا یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود کہتا ہے کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں پس ہم نے عرض کی کیا ہم خصی نہ ہو جائیں پس حضرت نے ہم کو اس فعل سے منع فرمائی پھر ہم کو متعہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی پس ہم میں سے ایک شخص پیراہن کے عوض مدت مقررہ تک نکاح کرتا تھا پھر عبداللہ بن مسعود نے آیت یا ایہا الذین

..... حکم تلاوت کیا۔ یعنی اے ایمان والو! جو طیب اور پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود کا نبی پاکؐ کی وفات کے بعد اس طرح متعہ کے حلال ہونے کو بیان کرنا۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا اگر متعہ منسوخ ہوتا تو ابن مسعود اس کو بیان کرتا۔ ناسخ کا ہونا اور صحابی کا اس کو بیان نہ کرنا یہ صحابی کی دیانت کے خلاف ہے اور صاحب تحفہ نے اس متعہ کو جس کے منسوخ ہونے میں صرف اختلاف ہے اس کو عقد فاسد اور بالکل حرام لکھ کر خدا اور رسولؐ کے فرمان کی توہین کی ہے۔

دلیل سوم متعہ کے منسوخ نہ ہونے کی یہ ہے کہ وفات رسولؐ اللہ کے بعد اصحاب کی ایک جماعت متعہ کو حلال جانتی تھی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ج۹ ص۱۴۳ النکاح میں لکھا ہے کہ بقول ابن حزم وفات رسولؐ اللہ کے بعد صحابہ کی یہ جماعت متعہ کو حلال جانتی تھی۔ عبداللہ بن مسعود۔ معاویہ۔ ابوسعید۔ ابن عباس سلمہ۔ معبد۔ عمرو بن حریث اور جابر بن عبداللہ۔ ونیل الاوطار میں جناب اسماء بنت ابی بکر کا نام بھی مجوزین متعہ میں شامل ہے اور ابن عباس کے بارے فتح الباری ص۱۵۰ ج۹۔ النکاح میں لکھا ہے کہ اس نے زندگی بھر جواز متعہ سے رجوع نہیں کیا ہے۔

بقول اہلسنت اصحاب مثل ستاروں کے ہیں اور جس کی پیروی کرلیں ہدایت ہے اور اختلاف اُمت رحمۃ ہے

ارباب انصاف۔ رسول اللہ صلعم کی رحلت کے بعد صحابہ کرام کا متعہ کو حلال جاننا اور ابن عباس جیسے جلیل القدر کا اس کو جائز سمجھتے زندگی بھر توبہ نہ کرنا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ متعہ حلال ہے منسوخ نہیں ہوا۔ اگر منسوخ ہوتا تو یہ صحابہ اس کو نسخ کے بعد حلال نہ جانتے خصوصاً ابن عباس جن کے ابن زبیر سے حلیت کے بارے مناظرے ہوئے اور جب اختلاف امت رحمت ہے تو سنی علماء اختلاف در مسئلہ متعہ کو بھی رحمت تصور کرلیں۔ خلاصۃ الکلام صاحب تحفہ کا حلیت سے بالکل انکار کرنا اور اس کو عقد فاسد کہنا بہت بڑی ہٹ دھرمی اور بے انصافی ہے نیز اسی رسالہ میں حوالہ جات صد پر موجود ہیں کہ فقہائے مکہ اور اصحاب ابن عباس ؓ اہل یمن سب متعہ کو حلال جانتے تھے اور اہلسنت کے امام مالک متعہ کو حلال مانتے تھے اور اہلسنت کے امام ابن جریج نے ۷۰ عورتوں سے خود متعہ کیا ہے اور یہ موثق راویوں سے ہیں۔ پس یہ سب باتیں اس امر کا کھلا ثبوت ہیں کہ متعہ منسوخ نہیں ہے ورنہ لازم آئے گا کہ ابن جریج سنیوں کے امام نے ۷۰ عورتوں سے زنا کیا ہے۔ اور اس قماش کا زانی معتبر راوی کس طرح ہو سکتا ہے۔

حرمت متعہ ثابت کرنے کیلئے صاحب تحفہ کی مَن گھڑت خرابیاں طلاق کو حرام کرنے کیلئے بھی جاری ہو سکتی ہیں۔

ارباب انصاف۔ صاحب تحفہ نے حکم اسلام کے خلاف بغاوت کا علم اٹھایا ہے اور پھر اس بغاوت پر پردہ ڈالنے کے لئے ان خرافات کو سہارا بنایا ہے کہ جن کو ہم بعینہٖ طلاق کی مذمت میں پیش کرتے ہیں۔ اگر شاہ صاحب کے خرافات سے حرمت متعہ ثابت ہوتی ہے تو انہی خرافات سے حرمت طلاق بھی ثابت ہوتی ہے۔ صاحب تحفہ کے تمام خرافات کے محل کا سہارا ہے، عورت اور مرد کی جدائی پر ہے کیونکہ نکاح متعہ میں عورت مدت متعہ گزارنے کے بعد عورت مرد سے جدا ہو جاتی ہے اور جس طرح صاحب تحفہ نے شیخ چلی کی طرح فرضیات کی گردان بنائی ہے۔ اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ ایک آدمی مضطر ہو گیا ہے اور بیوی کی مقدرت نہیں ہے اور اس پر شہوت کا غلبہ ہوا ہے، تو اس پر نکاح واجب یا سنت ہو گیا اس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور چند راتیں وہ اس منکوحہ کے ہمراہ گزار کر پھر اس کو طلاق دے کر جدا کر دیا گیا۔ اسی طرح اس نے سال میں بارہ عورتوں سے نکاح کیا اور ان کو طلاق دے دی لہٰذا طلاق دینا عورت کو حرام ہے کیونکہ اگر طلاق جائز ہو تو لازم آتا ہے کہ ان خواتین کی اولاد۔ مثل اولاد زنا

بچے تربیت نہ پا سکیں گے اور نیز اس طلاق سے میراث تقسیم کرنے میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور نیز ان خواتین کی طلاق سے یہ خرابی بھی پیدا ہوگی کہ اگر یہ شخص ۱۵-۱۷ سال کے بعد اگر اسی راہ سے دوبارہ گزرے اور اس کو نکاح کی حاجت ہو تو یہیں ممکن ہے کہ وہ اپنی ہی لڑکی سے نکاح کر بیٹھے۔ یا اس کا بیٹا یا بھائی وہ اپنی بہن یا بھتیجی سے نکاح کریں اور یہ تمام مصیبت طلاق کے جائز ہونے سے آئی ہے لہٰذا! جس طرح مذکورہ برائیوں کے باعث بقول صاحب تحفہ متعہ حرام ہے۔ اسی طرح ان برائیوں کے باعث طلاق کو بھی حرام ہونا چاہیئے۔ اور بقول صاحب تحفہ حرمت متعہ کے لئے رسالہ فوائد القلوب، ایک محقق سنی کی تصنیف کو ملاحظہ کیا جائے۔ اسی طرح تفصیل مذمت طلاق کے لئے ایک رسالہ ''ہندو شاستر'' کی تصنیف سے ملاحظہ کیا جائے۔ اور صاحب تحفہ کی روحانی اولاد جو صحابہ کرام کے طلاق کے حلال ہونے کی دین کے ہمارے طرف سے حلیت متعہ کے لئے وہ اسی صفائی کو کافی سمجھیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا بارھواں گولہ کہ آیت فما استمتعتم کا متعہ کے بارے نازل ہونا جھوٹ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵۹ باب ۹

مسائل متعہ میں حافظ اہلسنت فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ کا متعہ کے بارے میں نازل ہونا غلط ہے اور اس بابت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ سے روایت کرنا صاف جھوٹ اگرچہ تفاسیر غیر معتبر اہلسنت میں موجود ہیں۔

جواب صاحب تحفہ نے خود جھوٹ بولا ہے اور قرآن پاک میں آیت متعہ کے بارے صحابہ کی گواہی ملاحظہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صفحہ ۱۳ جز ۵ آیت متعہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لفخر رازی صفحہ ۱۹۵ جز ۳ ب ۵

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۶۵ جز ۲ تفسیر سورہ بقرہ

غرائب القرآن } نزلت اٰیۃ المتعۃ فی کتاب ولم ینزل بعدھا
کی عبارت } آیۃ تنسخھا وامرنا بھا رسول اللّٰہ وتمتعنا معہ
ومات ولم ینھنا عنھا ثم قال رجل برأیہ ما شاء یرید ان عمر نھی عنھا

ترجمہ: عمران بن حصین صحابی کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور بعد میں کوئی ایسی آیت نہیں اتری جو آیت متعہ کو منسوخ کرے اور حضور پاک نے اسی آیت متعہ پر عمل کرنے کے لئے

میں حکم دیا اور ہم نے ان کے اس حکم کے ساتھ متعہ کیا ہے اور نبی کریم ؐ نے متعہ سے منع نہیں کیا حتی کہ آنجناب کی وفات ہو گئی ان کے بعد عمر نے اپنی رائے سے فرمایا جو کچھ فرمایا۔

تفسیر کبیر کی عبارت: هذا هو الحجة التي احتج بها عمران بن حصين حيث قال ان الله انزل في المتعة آية وما نسخها بآية اخرى.

امام رازی فرماتے ہیں کہ عدم منسوخیت متعہ کی یہ وہ دلیل ہے جس کے ساتھ دلیل لایا ہے۔ عمران بن حصین اس نے فرمایا ہے کہ اللہ نے متعہ میں آیت نازل فرمائی ہے اور پھر کوئی ایسی آیت نازل نہیں فرمائی ہے کہ جس کے ساتھ آیت متعہ کو منسوخ فرمایا ہو۔

صحیح بخاری کی عبارت: عن عمران بن حصين قال انزلت آية المتعة في كتاب الله ففعلناها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينزل قرآن يحرمه ولم ينه عنها حتى مات قال رجل برأيه ما شاء

ترجمہ: عمران صحابی کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل کی گئی ہے اور ہم نے نبی کریم ؐ کی اجازت کے ساتھ متعہ کیا ہے اور قرآن میں متعہ کو حرام کرنے والی آیت نہیں آئی حتی کہ نبی کریم ؐ نے وفات پائی۔

نوٹ: بنا بر انصاف مذکورہ تین کتابیں اہلسنت کی معتبر کتابیں ہیں اور عمران بن حصین شیعہ نہیں ہے صحابی ہے اور مثل ستارہ ہدایت کے ہادی ہے اور گواہی دیتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں آئی ہے اور اس کی ناسخ آیت نہیں آئی ہے اور یہ امور ہیں کہ صاحب تحفہ کے جھوٹے ہونے کا روشن ثبوت ہیں۔

قاضی عینی کا اعلان کہ حرمت متعہ کی قرآن میں کوئی آیت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۸ باب غزوہ خیبر

فانکرها اصحاب مالک قالوا انه لشبهة العقد وللخلاف المتقدم فيه وانه ليس من تحريم القرآن

ترجمہ: اگر کوئی متعہ کرے تو کیا اس کو سزا دی جائے گی۔ امام مالک کے زیادہ اصحاب فرماتے ہیں کہ اس کو سزا نہ دی جائے گی کیونکہ اس پر عقد کا شبہ ہے اور نیز جواز متعہ میں اختلاف ہے اور (حوالہ عمدۃ القاری) کئی علماء نے متعہ کے جواز پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور متعہ کا حرام ہونا قرآن سے ثابت نہیں ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ حلیت متعہ آیت قرآن سے منسوخ نہیں ہے۔

ابن قیم کا اعلان کہ حرمت متعہ حدیث سے ثابت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۴ ص ۲۰۶ ذکر نسخ متعہ۔

ترجمہ عبارت: اسی مسئلہ کے صفحہ میں لکھا ہے کہ اہلسنت کا ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ متعہ کو منسوخ نہیں کیا گیا اور حرمت متعہ والی احادیث صحیح نہیں ہیں اور اگر وہ نسخ متعہ اور حرمت متعہ والی احادیث صحیح ہوتیں تو امام بخاری اپنی صحیح میں ان کو لکھتا اور یہ ابن مسعود پر پوشیدہ نہ ہوتیں اور متعہ زمانہ ابوبکر میں نہ کیا جاتا اور نہ عمر حرمت کی اپنی طرف نسبت دیتا۔

ف: حلیت متعہ قرآن سے ثابت ہے اس پر اجماع ہے اور حرمت متعہ نہ قرآن سے اور نہ ہی حدیث سے ثابت ہے اور صاحب تحفہ کی تکذیب کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا تیرہواں گولہ کہ آیت مذکورہ کو متعہ پر حمل کرنا نظم قرآن کے خلاف ہے

: اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵ باب ۹ مسائل متعہ آیت فما استمتعتم کو علیت متعہ پر حمل کرنا خلاف نظم قرآنی ہے۔ اور جو تفسیر اس طرح ہو گی اس کی روایت صحابہ سے قبول نہیں ہے

جواب: صاحب تحفہ جناب عمر کا فرمان جھٹلاتا ہے

: اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۳ جلد ۳ آیت فما استمتعتم ان عمر قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما متعۃ النکاح ومتعۃ الحج

ترجمہ: حضرت عمر نے کہا کہ منبر پر کہ نبی کریم ؐ کے زمانہ میں دو متعہ حلال اور شرع میں جائز تھے ایک متعہ نکاح اور دوسرا متعہ حج اور میں اللہ سے منع کرتا ہوں۔

نوٹ۔ ۱۸ عدد کتب اہلسنت سے حوالہ جات مذکور ہیں کہ متعہ حلال ہے اور آیت مذکورہ سے مراد متعہ نکاح ہے اور صاحب تحفہ کو یہ ۱۷ سنی علماء اور حضرت عمر اور دیگر صحابہ جھٹلا رہے ہیں۔ نظم قرآن کو صحابہ زیادہ جانتے تھے اور اگر صحابہ کی تفسیر کو نہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ صحابہ زیادہ جھوٹے تھے اور مثل ستاروں کے نہ تھے عمران صحابی نظم قرآن کو جانتے ہوئے آیت کو متعہ پر حمل کرتا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا چوتھواں گولہ کہ آیت متعہ میں الی اجل مسمی قرأت شاذہ اور منسوخہ ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۷۵ باب ۹ سنی مناظر لکھتا ہے کہ آیت فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی میں لفظ الی اجل مسمی قرأت منسوخہ اور شاذہ ہے اور احکام میں قرأت منسوخہ معتبر نہیں ہے اور آیات قرآنی اس قرأت شاذہ کی مخالف ہیں۔

امام ابو حنیفہ امام اعظم کے نزدیک قرأت شاذہ احکام میں معتبر ہے ورنہ صاحب تحفہ کو جھوٹا کرنے کیلئے اتنا ہی کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان صفحہ ۱۰۳ جلد ۱ نوع ۲۲ - ۲۷

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری کی صحہ از تشیید المطاعن صفحہ ۱۱۹

جواب تحفہ باب المطاعن باب ۸ از مفتی محمد قلی رح

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری کا صحہ منقول از نزہہ

اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۸۸ ج ۲ از شہید رابع رح

اتقان کی عربی عبارت اس رسالہ کے صحہ میں مذکور ہے اب دیباچہ عبارت] صرف ترجمہ ملاحظہ قرأت شاذہ پر عمل کرنے میں اختلاف ہے قاضی ابو طیب اور دیگر علماء نے اس پر عمل کو جائز قرار دیا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ انہوں نے کفارہ یمین کے روزوں میں وجوب تتابع کا فتویٰ دیا ہے۔ قرأت متتابعات کے باعث

فتح الباری اور عمدۃ القاری عربی اسی رسالہ کے صہ میں مذکور ہے
کی عبارت ملاحظہ ہو ۔ دوبارہ صرف ترجمہ ملاحظہ ہو ۔
جو چیز خبر واحد سے نقل کی جائے اور اسی باب سے ہے قرأت
شاذہ ۔ جیسے کہ ابن مسعود کا مصحف ان میں اصحاب اصول کا اختلاف
ہے کہ آیا یہ حجت ہیں یا نہیں امام اعظم فرماتے ہیں کہ حجت ہے اور اسی
قرأت شاذہ کی حجیت پر بنا رکھتے ہوئے امام صاحب نے کفارہ
یمین کے روزوں پر وجوب تتابع کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ مصحف
ابن مسعود میں ثلثۃ ایام متتابعات منقول ہے ۔

امام ابوحنیفہ کے مقابلہ میں صاحب تحفہ کی ایک ٹکا بھی حیثیت نہیں ہے

ارباب انصاف شیعان علی کی یہ فتح مبین ہے کہ صاحب تحفہ ہمارے
مقابلہ میں کچھ اس طرح بدحواس ہوا ہے کہ بیچارا اپنے امام اعظم کو
جھٹلاتا ہے ۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرأت شاذہ حجت ہے
اور آیت متعہ میں الی اجل مسمی کے الفاظ ابن عباس کی روایت
سے ثابت ہیں اور روایت مع ثبوت اسی رسالہ کے صہ میں لکھی جائے
اور جب یہ الفاظ صحیح روایت سے مروی ہیں اور اگر یہ الفاظ
قرأت شاذہ ہیں تو یہ قرأت امام اعظم کے نزدیک اثبات احکام
میں معتبر ہے کیونکہ امام نے خود اسی شاذہ قرأت سے حکم ثابت
کیا ہے ۔ پس صحیح روایت کو جھٹلانا اور قرآن پاک کی مخالفت
کرتے ہوئے متعہ کو حرام قرار دینا یہ صاحب تحفہ کی ہٹ
دھرمی اور بے انصافی ہے ۔

اگر تسلی نہیں ہوتی تو اور سنیں ابی بن کعب بھی الی اجل مسمی
پڑھ کر منکرین متعہ کے دلوں پر چھری مارتا تھا۔
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۸۶ تحت آیت ا

روی ان ابی بن کعب کان یقرأ الی اجل مسمی وهذا ایضاً هو
قرأۃ ابن عباس والامۃ ما انکروا علیهما فی هذہ القرأۃ فکان
ذالک اجماعاً من الامۃ علی صحۃ هذہ القرأۃ۔

روایت میں ہے کہ صحابی ابی بن کعب آیت متعہ الی اجل مسمی
پڑھتا تھا اور یہی قرأت ابن عباس کی تھی اور اس قرأت کے
بارے اصحاب نبی نے ان پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا پس یہ
خاموشی اس قرأت کے صحیح ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔
نوٹ:۔ اس مذکورہ عبارت کے بعد فوراً ہی امام رازی یہ بھی لکھتے ہیں
کہ یہ دلیل اسی طرح ہے کہ جس طرح منکرین متعہ فرماتے ہیں کہ
جب عمر نے متعہ منع کیا تو اصحاب خاموش کیوں رہے اصحاب کی
خاموشی سے ثابت ہوا کہ متعہ منع ہے۔ پس مجوزین متعہ یہ کہتے
ہیں کہ اگر صحابہ کی خاموشی سے حرمت پر اجماع ثابت ہوتا تو
صحابہ کی خاموشی متعہ کے حلال ہونے پر بھی اجماع ثابت ہوتا ہے
نوٹ:۔ ارباب انصاف آیت متعہ میں الی اجل مسمی کے الفاظ چونکہ
ثابت ہیں اس لئے یہ اسی طرح قرآن ہیں جس طرح باقی قرأت
شاذہ کے الفاظ قرآن ہیں اگر یہ قرآن نہ ہوتے تو امام اعظم ان
پر بنیاد رکھتے ہوئے حکم شرعی ثابت نہ کرتے اور صاحب تحفہ کا ان کے
قرآن ہونے سے انکار کرنا گویا اپنے امام کو قرآن سے انکار کرنا ہے۔

شیعوں کی خلاف اہلسنت کی توپ کا پندرہواں گولہ
الی اجل کا تعلق استمتاع سے ہے نہ کہ عقد سے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵۲ باب ۹
مناقب اہلسنت فرماتے ہیں کہ آیت متعہ میں الی اجل مسمی استمتاع سے متعلق ہے، عقد سے مربوط نہیں ہے اور معنی یہ ہے کہ آیت کا اگر تم نے اپنی منکوحہ سے لذت حاصل کی ہے ایک مدت تک تو اس کو تمام مہر ادا کرو۔

جواب۱: صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ان تمام صحابہ کرام کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا جو اس آیت متعہ سے نکاح متعہ کو حلال جانتے تھے اور ان میں سرفہرست عمران بن حصین اور ابن عباس ہیں

جواب۲: صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ان تمام علماء اہلسنت کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا جو اس آیت سے متعہ کو حلال جانتے تھے اور تفاسیر لکھی ہیں۔

جواب۳: صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام اور تمام اہلسنت علماء اور عوام جنہوں نے متعہ کیا ہے وہ زناکار ہیں اور ابن جریج جس نے ستر عورتوں سے متعہ کیا ہے وہ تو بہت بڑا زنا کار ثابت ہوا اور ان کا امام بھی ہوا۔

جواب۴: صاحب تحفہ نے مذکورہ بالا گوہر ریزی فرمائی ہے وہ دعویٰ بلا دلیل ہے، اور جب تک کسی دعویٰ میں دلیل نہ ہو وہ غیر معتبر ہوتا ہے۔

جواب: صاحب تحفہ کی تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص
اپنی منکوحہ سے لذت جماع نہ اٹھائے تو اسکا پر حق مہر نہیں ہے
اور یہ بات اہلسنت کے خلاف ہے کیونکہ اہلسنت کا یہ فتویٰ
ہے کہ صرف نکاح ہو اور پھر طلاق ہو جائے تو آدھا حق مہر
دینا فرض ہے۔ خلاصہ اس تحقیق سے صاحب تحفہ نے اپنے تمام
علماء کرام کی تکذیب فرمائی ہے۔ بلکہ اصحاب کو بھی جھوٹا قرار دیا ہے
اور صاحب تحفہ نے اسی صفحہ ۲۵۷ باب ۹ میں یہ بھی جھوٹ تحریر کیا ہے
کہ اہل تشیع کا اجماع ہے کہ متعہ تازندگی جائز ہے یہ نسبت
شیعوں کی طرف سفید جھوٹ ہے تازندگی مدت مجہول ہے
اور متعہ میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے لہذا تازندگی متعہ
مدت مجہول ہونے کے باعث صحیح نہیں ہے۔

اہلسنت علماء کا اقرار کہ آیت مذکورہ بابت متعہ ہے

اربابِ انصاف، علماء اہلسنت کی کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔
اور مفسرین صاف لکھتے ہیں کہ شیعوں کے علاوہ بھی دوسرے
علماء یہ فرماتے ہیں کہ آیت فما استمتعتم متعہ کے بارے آئی ہے
لہذا صاحب تحفہ یا ان کے علاوہ جو علماء منکرین حلیت ہیں
اور اس آیت کے بابت متعہ آنے سے انکار فرماتے ہیں ان کو
ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ شیعہ جواز متعہ کے قائل ہیں اور
اس جواز کی تائید کچھ علماء اہلسنت بھی کرتے ہیں اگر متعہ زنا ہے
تو اس زنا کے جواز کے کچھ اہلسنت علماء بھی قائل ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا سولہواں گولہ کہ ۵ عدد آیات حرمت متعہ پر دلالت کرتی ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۷۵ باب ۹
بالجملہ پانچ آیات قرآن متعہ کے حرام ہونے پر دلالت صریح کرتی ہیں اور شیعوں کے گمان میں صرف ایک آیت حلیت متعہ پر دلالت کرتی ہے اور اس کا حال بھی معلوم ہے

قاضی بدر کا اعلان کہ پانچ کجا ایک آیت بھی حرمت متعہ پر دلالت نہیں کرتی یہ اعلان صاحب تحفہ کو جھٹلانے کے لئے کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۳۱۱ ج ۸ غزوہ خیبر
لا یحد لشبہۃ العقد وانہ لیس من تحریم القرآن
متعہ کرنے والے کو سزا نہ دی جائے کیونکہ متعہ میں شبہ عقد ہے اور متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں ہے۔
نوٹ: ہم شیعان علی کی یہ فتح عظیم ہے کہ جماعت خلاف جو شخص کوئی غلط بات پیش کرتا ہے تو اس کے اپنے مذہب والے بھی اس کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور شاہ صاحب عبدالعزیز کو انکے مذہب والے اور نیز صحابہ کرام مثلاً عمران بن حصین نے صاف جھٹلایا ہے اور اعلان فرمایا ہے صاحب تحفہ کے خلاف کہ متعہ کی حرمت قرآن پاک سے کسی ایک آیت سے بھی ثابت نہیں ہے۔

جواب۔ صاحب تحفہ کی تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ سے لذت جائے سنا اٹھائے تو اس پر حق مہر نہیں ہے اور یہ بات اہلسنت کے خلاف ہے کیونکہ اہلسنت کا یہ فتویٰ ہے کہ صرف نکاح ہو اور پھر طلاق ہو جائے تو آدھا حق مہر دینا فرض ہے خلاصہ اس تحقیق سے صاحب تحفہ نے اپنے تمام علماء کرام کی تکذیب فرمائی ہے۔ بلکہ اصحاب کو بھی جھوٹا قرار دیا ہے اور صاحب تحفہ نے اسی ص ۲۵۵ باب ۹ میں یہ بھی جھوٹ تحریر کیا ہے کہ اہل تشیع کا اجماع ہے کہ متعہ تا زندگی جائز ہے یہ نسبت شیعوں کی طرف سفید جھوٹ ہے تا زندگی مدت مجہول ہے اور متعہ میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے لہذا تا زندگی متعہ مدت مجہول ہونے کے باعث صحیح نہیں ہے۔

اہلسنت علماء کا اقرار کہ آیت مذکورہ بابت متعہ ہے

ارباب انصاف علماء اہلسنت کی کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔ اور مفسرین صاف لکھتے ہیں کہ شیعوں کے علاوہ بھی دوسرے علماء یہ فرماتے ہیں کہ آیت فما استمتعتم متعہ کے بارے آئی ہے لہذا صاحب تحفہ یا ان کے علاوہ جو علماء منکرین حلیت ہیں اور اس آیت کے بابت متعہ آنے سے انکار فرماتے ہیں ان کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ شیعہ جواز متعہ کے قائل ہیں اور اس جواز کی تائید کچھ علماء اہلسنت بھی کرتے ہیں اگر متعہ زنا ہے تو اس زنا کے جواز کے کچھ اہلسنت علماء بھی قائل ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا سولہواں گولہ کہ ۵ عدد آیات حرمت متعہ پر دلالت کرتی ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۲۵ باب ۹
بالجملہ پانچ آیات قرآن متعہ کے حرام ہونے پہ دلالت صریح کرتی ہیں اور شیعوں کے گمان میں صرف ایک آیت حلیت متعہ پہ دلالت کرتی ہے اور اس کا حال بھی معلوم ہے

تحفہ کی بڑھک کا اعلان کہ پانچ کجا ایک آیت بھی حرمت متعہ پہ دلالت نہیں کرتی یہ اعلان صاحب تحفہ کو جھٹلانے کے لئے کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۳۱۱ ج ۸ غزوہ خیبر
لا یحد لشبھۃ العقد وانہ لیس من تحریم القرآن
متعہ کرنے والے کو سزا نہ دی جائے کیونکہ متعہ میں شبہ عقد ہے اور متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں ہے۔
نوٹ: ہم شیعان علی کی یہ فتح عظیم ہے کہ ہمارے خلاف جو شخص کوئی غلط بات پیش کرتا ہے تو اس کے اپنے مذہب والے بھی اس کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور شاہ صاحب عبدالعزیز کو ان کے مذہب والے اور نیز صحابہ کرام مثلاً عمران بن حصین نے صاف جھٹلایا ہے اور اعلان فرمایا ہے صاحب تحفہ کے خلاف کہ متعہ کی حرمت قرآن پاک سے کسی ایک آیت سے بھی ثابت نہیں ہے

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی تو بیہ کا ڈھانا کہ آیت سے اگر متعہ مراد لیا جائے تو تحریف قرآن ہو گی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵۴ باب ۹ میں لکھا ہے کہ آیت فما استمتعتم کے ماقبل اور مابعد کو دیکھنے کے بعد اگر اس کو متعہ پر حمل کیا جائے تو تحریف، در قرآن لازم آئے گی۔

جواب سنی علماء نے مذکورہ آیت کو متعہ پر حمل کیوں کیا ہے

ارباب انصاف۔ صاحب تحفہ نے تجاہل عارفانہ فرمایا ہے اور انکا جواز متعہ کیا ہے ہم تمام علماء اہلسنت کو ان کی مالک کے دودھ اور دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ آپ اپنے بارے سچے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تم سچے مسلمانوں سے ہمارا یہ سوال ہے کہ تمہارے مذہب کی تفاسیر موجود ہیں کیا تمہارے علماء آپ کی پہلی آیت میں یہ نہیں لکھتے کہ اس آیت میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ مراد اس سے نکاح دائم ہے اور دوسرا یہ کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہے اور اس دوسرے قول کو شیعوں کے علاوہ کئی علماء اہلسنت نے بھی اختیار کیا ہے کیا ان سنی مفسرین نے تحریف قرآن کی ہے کیا وہ سنی مفسرین ابوجہل تھے یا بددیانت تھے۔ کیا ابن عباس اور حصین بن عمران صاحب تحفہ جتنا قرآن بھی نہیں سمجھ سکتے تھے مذکورہ آیت کو سنی علماء نے متعہ پر کیوں حمل کیا فرمایا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا اٹھارہواں گولہ کہ شیعہ مدعی ہیں اور سنی منکر لہذا ثبوت بذمہ شیعہ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۴۵ باب دوم مسائل متعہ میں لکھا ہے کہ طرف شیعہ کے استدلال ہے اور ان کے مخالفین کی طرف منع ہے۔ نوٹ:۔ مقصد شاہ صاحب کا یہ ہے کہ چونکہ شیعہ مدعی صحت اور حلیت متعہ ہیں ان پر دلیل لانا فرض ہے اور سنی حلیت متعہ کے منکر ہیں لہٰذا وہ دلیل کے محتاج نہیں۔

نوٹ: اب ہم صاحب تحفہ کی مکاری و عیاری کا اس طرح پردہ چاک کرتے ہیں کہ جیسے حق حق نظر آئے گا اور باطل باطل نظر آئے گا۔

جواب: متعہ کے حلال ہونے پر امت کا اجماع ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۱۲ جلد ۸

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۵ جلد ۳۔ آیت متعہ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ... جلد ۹

تفسیر کبیر کی عبارت: ان الامۃ مجمعۃ علی ان نکاح المتعۃ کان جائزا فی الاسلام ولا خلاف بین احد من الامۃ فیہ انما الخلاف فی طریان الناسخ

ترجمہ: امت کا اجماع ہے کہ متعہ اسلام میں جائز تھا اور اس کے جواز میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا۔ البتہ حلیت کے بعد متعہ کے منسوخ ہونے میں اختلاف ہے۔

قاضی بدرالدین عینی کا جواز متعہ پر اجماع کو نقل کرنا ملاحظہ ہو

عمدۃ القاری کی عبارت: قال ابن عبد البر فی التمہید اجمعوا علی ان المتعۃ نکاح لا اشہاد فیہ وانہ نکاح الی اجل تقع فیہ الفرقۃ بلا طلاق ولا میراث

ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ اجماع کیا ہے اہلسنت نے کہ متعہ بھی نکاح ہے ایک مدت تک اور اس میں فرقت واقع ہوتی ہے بغیر طلاق کے

عمدۃ القاری ص کی عبارت: قال القاضی عیاض فی الاکمال اتفق العلماء علی ان ہذہ المتعۃ کانت نکاحا۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ بھی نکاح ہے۔

عمدۃ القاری کی عبارت: فان قلت ہل ذہب احد الی جواز المتعۃ قلت وحکی فیہ غیر واحد من العلماء الاجماع وذکر الخطابی فی المعالم کان ذلک مباحاً فی صدر الاسلام۔

اور خطابی فرماتے ہیں کہ یہ متعہ ابتدائے اسلام میں مباح تھا۔

فتح الباری کی عبارت: قال ابن المنذر جاء عن الاوائل الرخصۃ فیہا

ابن منذر کہتا ہے کہ متعہ کی اوائل سے اجازت آئی ہے۔

نوٹ: آغاز اسلام میں اگرچہ قلیل مدت ہی سہی متعہ حلال ہوا ہے اور اس امر پر اہلسنت کا اجماع ہے کسی کو انکار نہیں ہے اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ متعہ منسوخ ہوا ہے یا نہیں پس صاحب تحفہ کا اہلسنت کو حلیت متعہ سے منکر قرار دینا بالکل یہ صاف جھوٹ ہے۔

صاحب تحفہ کا خود اقرار کہ اہلسنت متعہ کے منکر نہیں ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۳٦ کید ۹ باب ۲
میں لکھا ہے کہا جاتا ہے کہ اہلسنت حدیث کے منکر ہیں کیونکہ یہ
لوگ متعہ کو حرام کہتے ہیں حالانکہ نبی کریم ؐ کے زمانہ میں متعہ مباح
تھا اور جواب اس کا یہ ہے کہ اہلسنت متعہ کے حلال ہونے کا ابتداء
اسلام میں انکار نہیں کرتے نیز تحریم اولیٰ کے بعد بعض جنگوں میں اس
کے حلال ہونے کا انکار نہیں ہے لیکن بقاء اباحت کا انکار کرتے ہیں

دیانتدار لوگوں کو دعوت فکر و انصاف

ارباب انصاف اسی تحفہ کے صفحہ ۲۱۵ میں صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ حا
اہلسنت یعنی طرف مخالف متعہ ہے ارباب انصاف صاحب تحفہ
کو خدا نے خوب ذلیل کیا ہے اور جس متعہ کا وہ منکر ہے اس کا
اقرار بھی کرتا ہے۔ اصل اباحت متعہ اہلسنت اور اثنا عشریہ میں
محل نزاع نہیں ہے۔ دونوں متعہ کو حلال جانتے ہیں اختلاف
یہ ہے کہ بقاء اباحت کے سنی قائل تھے شیعہ اسی اباحت کے
قائل ہیں اور شیعوں کو اس کے اثبات کی مزید کوئی ضرورت نہیں ہے
کیونکہ اس اباحت کے خود سنی بھی قائل تھے اور سنی اباحت کے بعد یہ
دعویٰ کرتے تھے کہ متعہ حرام ہو گیا ہے جس کی مدعی حرمت اور نسخ
ہیں ان کو ثبوت لانا چاہیئے اور وہ قیامت تک نہیں لا
سکتے۔ اور شیعہ منکر نسخ ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۹ واں گولہ

کہ اہل تشیع متعہ دوریہ کرتے ہیں اور یہ بہت بڑی بے غیرتی ہے
اہل سنت کی معتبر کتاب تحفۂ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵۵ باب ۹
میں لکھا ہے کہ شیعہ لوگ متعہ دوریہ کرتے ہیں اور وہ اس طرح
کہ ایک جماعت ایک عورت سے متعہ کرتی ہے اور ٹھیکہ باری
بناتے ہیں اور پھر ہر ایک اس عورت سے جماع کرتا ہے الخ عبارت تک

جواب. جھوٹ بولتے ہوئے صاحب تحفہ کو شرم نہیں آتی ہے

ارباب انصاف ہم شیعوں کی کتاب شرائع الاسلام اور شرح لمعہ
وغیرہ موجود ہیں کسی بھی کتاب میں متعہ دوریہ نہیں لکھا اور
صاحب تحفہ نے کسی کتاب کا حوالہ بھی نہیں دیا معلوم ہوا کہ
سفید جھوٹ بولا ہے اور اگر اس طرح جھوٹ بول کر اسلام کی
خدمت کرنی ہے تو پھر میدان کھلا ہے بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

جواب ۲: جناب معاویہ کی ولادت نکاح جماعت سے ہوئی ہے

کتاب اہلسنت شرح ابن ابی الحدید ص ۹۴ میں لکھا ہے کہ معاویہ
نے زیاد کو ایک خط لکھا کہ انت ابن سمیہ کہ تو سمیہ کا فرزند ہے اس
نے جواب میں معاویہ کو لکھا ان کنت ابن سمیہ کہ اگر میں سمیہ کا بیٹا ہوں
تو انت ابن جماعت کہ تو ابن جماعت ہے

نوٹ: جن کے امام ابن جماعت اور علماء ابن کثیر ہیں ان کو
متعہ دوریہ کا ذکر کرنے سے بچنا چاہیے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۳۰ گولہ کہ متعہ نہ کرنے سے آدمی کو احتلام ہو جاتا ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۶۳ باب فصل ۳ روایت ۴ میں لکھا ہے کہ متعہ اس کے منع سے کسی کا آلہ تناسل کھڑا ہو جاتا ہے اور احتلام ہو جاتا ہے اور متعہ کا تصور بعض نوجوانوں کے لئے معجون لبوب کبیر کا حکم رکھتا ہے اور بعض بوڑھوں کے لئے زرعونی صغیر کا۔

جواب: صاحب تحفہ نے متعہ کو خود حلال تسلیم کیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۶ کید ۹ باب ۲۔

اہلسنت۔ ابتداء اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں کرتے اور تحریم اول کے بعد بعض جنگوں میں اس کی حلیت کے منکر نہیں ہیں۔ ارباب انصاف دیکھیے صاحب تحفہ کس قدر بے انصاف اور قلیل الحیا ہے۔ خود متعہ کو حلال مانتا ہے تو پھر کس کا آلہ تناسل کھڑا نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی کو احتلام ہوتا ہے اور اگر کوئی شیعہ متعہ کو حلال کہتا ہے تو شاہ عبدالعزیز کو احتلام ہو جاتا ہے ارباب انصاف مسند ابوداؤد صفحہ ۲۴۷ جز ۲، اور سنن الکبری جلد ۷ صفحہ ۲۰۵ تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ ۷۷۔ تفصیلات اسی رسالہ کے ص ۔۔۔ میں دیکھیں کہ اسماء بنت ابوبکر نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے متعہ خود کیا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا اکا گولہ

کہ متعہ یعنی نکاح موقت ابتداء اسلام میں جائز تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ صہ ۲۳ از قلم جانباز محمد علی جانباز فرماتے ہیں کہ متعہ کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ متعہ سے مراد نکاح موقت مراد ہے یعنی ایک مدت معین کے لئے عورت سے نکاح کرنا گواہوں کے سامنے اور یہ ابتداء اسلام میں جائز تھا۔ دوسرا معنی بغیر گواہوں کے اجرت معین دے کر مدت معین تک متعہ کرنا یہ عین زنا ہے جو کبھی بھی حلال نہیں ہوا اور پہلی صورت حلال تھی اور بعد میں اس کو قیامت تک حرام کر دیا گیا اور مولوی جانباز نے یہ توپ تفسیر قرطبی کے ذریعہ کسی ابن عطیہ کے کاندھے پر رکھ کر چلائی ہے

نوٹ :- ہم نے اعتراض کا ملخص نقل کیا ہے۔

جواب محمد علی کا اعتراض دعوی بلا دلیل ہے اور ابن عطیہ مجہول ہے

ارباب انصاف متعہ کی تفسیر نکاح موقت کی صورت میں مولوی محمد علی نے جس ابن عطیہ کی زبانی بیان فرمائی ہے اس کی نہ ماں کا پتہ ہے اور نہ ہی باپ کا وہ نہ تو چار اماموں میں شامل ہے اور نہ ہی اہلسنت کے دو ۷ محدثین میں داخل ہے اور نہ ہی اسلام میں اس کا کوئی روشن مقام ہے اور اس نے متعہ کی تفسیر میں کلام نبی یا کلام اصحاب نبی کو دلیل کے طور پر بھی پیش نہیں کیا لہذا اس بابت مولوی محمد علی کے تمام فرمودات کھوٹے سکے ہیں اور ایک ٹکہ بھی اس کی قیمت نہیں ہے۔

جواب ۲: بیچارے مولوی محمد علی کو بلند پایہ علماء اہلسنت کی تحقیقات متعہ میں پھنسا جھٹلا رہی ہیں بیچارے مولوی کی قسمت

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۲۷ ج۹، النکاح

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص۵ ج۲، النساء آیت ۲۴

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص۱۶ ج۵ النساء

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر فخر رازی ص۵۰ ج۳

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر معارف القرآن ص۳۶۹ ج۲ نساء

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب العصر ہدایہ شریف ص۳۱۳ ج۲

ہدایہ شریف کی عبارت: والنکاح الموقت باطل مثل ان یتزوج امراۃ بشہادۃ شاہدین عشرۃ ایام وقال زفر ھو صحیح لازم لان النکاح لا یبطل بالشروط الفاسدۃ۔

ترجمہ۔ نکاح موقت باطل ہے یہ وہ نکاح ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو دو گواہوں کی گواہی سے بیوی بنائے مثال کے طور پر دس دن تک اور امام اہلسنت زفر فرماتے ہیں کہ یہ نکاح صحیح ہے کیونکہ نکاح فاسد شروط سے باطل نہیں ہوتا اس کے بعد صاحب ہدایہ نے متعہ کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے میں اتنی مدت تک اتنی اجرت سے تیرے ساتھ متعہ کرتا ہوں اور امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ متعہ جائز ہے کیونکہ یہ مباح تھا اور جب تک اس کا ناسخ ظاہر نہ ہو اس وقت تک اس کی اباحت باقی رہے گی۔

نوٹ۔ صاحب ہدایہ نے متعہ اور نکاح موقت دونوں کو جدا جدا بیان کیا ہے معلوم ہوا کہ ان میں اتحاد نہیں ہے۔

تفسیر حقانی: متعہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے جس میں مرد عورت کی عبارت: کو مقدار معین تک اپنے پاس رکھے اور ایجاب و قبول اس میں بھی شرط ہے پھر اس کو رنڈی بازی کہنا فضول ہے

نوٹ علامہ حقانی نے متعہ میں گواہوں کی شرط نہیں لگائی اور ہمارے جائز کو صاف جھٹلایا ہے۔

فتح الباری: نکاح المتعہ یعنی تزویج المرأة الی اجل فاذا کی عبارت: انقضی وقعت الفرقة

ترجمہ نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو ایک مدت معین تک اپنی زوجہ بنائے اور انقضائے مدت فرقت کا سبب ہوگا۔

نوٹ۔ شارح بخاری نے بھی متعہ میں گواہوں کا ذکر نہیں کیا۔

تفسیر کبیر: المتعہ وھی عبارۃ عن ان یستاجر الرجل المرأة کی عبارت: بمال معلوم الی اجل معلوم فیجامعہا

ترجمہ۔ متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو اجرت معلوم پہ مدت معلوم تک اپنی زوجہ بنائے اور اس سے جماع کرے۔

واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی ابتداء الاسلام

اور علماء کا اتفاق ہے کہ اسلام کے آغاز میں یہ متعہ حلال تھا ۔۔۔۔ اور امت سے سواد اعظم فرماتی ہے کہ یہ متعہ منسوخ ہو گیا ہے

نوٹ۔ امام رازی نے متعہ میں گواہوں کی شرط نہیں لگائی اور متعہ اور نکاح موقت کے اتحاد کا فتویٰ نہیں دیا۔

ہ علامہ نظام الدین نیشاپوری نے بھی علامہ جانباز کو جھوٹا بنا دیا ہے

غرائب القرآن۔ وقیل المراد بہا حکم المتعہ وہی ان یستأجر
کی عبارت سے المرأۃ الرجل بمال معلوم الی اجل معلوم لیجا
معہا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آیت فما استمتعتم سے مراد
حکم متعہ ہے اور متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو جماع کی خاطر
مال معلوم کے ساتھ مدت معلوم تک حاصل کر لے۔
واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی اول الاسلام اور تمام علماء
اہلسنت کا اسی مذکورہ متعہ کے بارے اتفاق اور اجماع ہے
اور یہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا۔
ثم السواد الاعظم من الامۃ علی انہا صارت منسوخۃ
پھر امت سے ایک سواد اعظم کا کہنا ہے کہ متعہ منسوخ ہے۔
وذہب الباقون ومنہم الشیعۃ الی انہا ثابتۃ کما کانت ویروی
ہذا عن ابن عباس وعمران بن الحصین
اور سواد اعظم سے جو باقی ہیں اور ان میں سے شیعہ بھی ہیں۔
وہ کہتے ہیں کہ متعہ جس طرح حلال تھا اسی طرح اس کا حلال ہونا
اب بھی ثابت ہے۔
نوٹ:۔ اس عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ کچھ اہل سنت
اور صحابہ کرام جس متعہ کو حلال جانتے ہیں وہ وہی متعہ
ہے جس کو شیعہ حلال جانتے ہیں اور وہ نکاح موقت
نہیں ہے۔

صحابہ کرام شیعوں والا متعہ حلال جانتے تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک جلد ۹ صفحہ ۴ نکاح متعہ
حکی عن ابن عباس انہا جائزۃ وعلیہ اکثر اصحابہ عطا
وطاؤس وبہ قال ابن جریج وحکی ذالک عن ابی سعید
الخدری وجابر والیہ ذھب الشیعۃ ۔
ترجمہ: شیخ الحدیث محمد زکریا عثمانی نے نقل کیا ہے ابن عباس
سے منقول ہے کہ متعہ جائز ہے اور اسی جواز کے قائل ہیں
ابن عباس کے اکثر اصحاب مثل عطا اور طاؤس کے اور امام
اہلسنت ابن جریج نے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور متعہ کا جواز
صحابی رسول اللہ ابن سعید خودری اور جابر سے بھی مروی
ہے اور اسی جواز متعہ کی طرف شیعہ گئے ہیں۔
نوٹ: اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جو متعہ شیعوں
کے عقیدہ میں حلال ہے وہی متعہ صحابہ کرام اور تابعین
بھی حلال سمجھتے تھے اور شیعوں والا متعہ ہی نبی کریمؐ نے
حلال فرمایا تھا اور صحابہ کرام اور تابعین عظام اور شیعیان
ذوی الاحترام نے مل کر جو کچھ کلام نبی سے سمجھا تھا متعہ
کے بارے اسی پہ عمل پیرا ہوئے ہیں اور نکاح موقت
والا فیصلہ بعد میں مولوی محمد علی جالندھری نے گھڑا
ہے اب ان لوگوں کے لئے ہم دعائے خیر کرتے ہیں کہ خدا ان کو
حق پہچاننے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

مولوی محمد علی جانباز کی بات سُن لی کہ متعہ قرآن مجید سے حرام ہو گیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ صفحہ ۱۰ از مولوی جانباز
حرمت متعہ نصوص قرآن سے ... قرآن کے منطوق، مدلول
اور مفہوم سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ متعہ
قطعاً حرام ہے ... اس موضوع پر ایک نہیں کئی متعدد آیات ہیں۔

جواب: قاضی پیدا اور مودودی نے اس دعویٰ میں جانباز کو جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفہیم القرآن صفحہ ۲۶۶ ج ۱، ۲ از ابوالاعلیٰ مودودی
اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۲۴۶ ج ۱۷ خیبر

تفہیم القرآن کی عبارت } لہٰذا یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ متعہ کی حرمت قرآن مجید کے کسی صریح حکم پر نہیں بلکہ نبیؐ کی سنت پر ہے

عمدۃ القاری کی عبارت } فاکثر اصحاب مالک قالوا لا یحد... وانه لیس من تحریم القرآن
اصحاب مالک کا فیصلہ ہے کہ متعہ کرنے والے پر کوئی حد نہیں ہے کیونکہ متعہ کا قرآن مجید سے حرام ہونا ثابت نہیں ہے۔

فوٹ: مذکورہ دو عدد علماء اہلسنت نے جناب مولانا محمد علی کو مذکورہ دعویٰ میں جھٹلایا ہے اور مولانا کو ہم برادرانہ مشورہ دیں گے کہ تم پہلے اپنے گھر کی صفائی کرو اور آپس میں اتحاد کرو اور جو تمہارا خیال ہے کہ متعہ کی حرمت قرآنی آیات کے منطوق سے ثابت ہے،
بقول آپ کے افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے آپ کو پیشوا بنایا
جس بیچارے کو منطوق کا معنی ہی معلوم نہیں ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۴ واں گولہ کہ متعہ میں عورت کی ذلت اور توہین ہے

بعض روشن دماغ اہلسنت بھائی یہ فرماتے ہیں اگر متعہ جائز ہو تو لازم آئے گا کہ عورت ایک کھلونا کی مثال ہو اور اس کی کوئی عزت واحترام نہ ہو کبھی وہ کسی مرد کے اور کبھی وہ کسی مرد کے ساتھ اور یہ خواتین کے لئے باعث ذلت ہو۔

جواب، اسلامی کتب گواہ ہیں کہ متعہ کے لئے عورت مجبور نہیں ہے بلکہ جب تک وہ اپنی رضا ورغبت سے اجازت نہ دے اس وقت تک نکاح متعہ صحیح نہیں ہے اگر عورت متعہ میں اپنے لئے توہین سمجھتی ہے تو وہ متعہ کے لئے راضی ہی نہ ہو اور بات ختم۔ مگر جب شریعت نے متعہ کی اجازت دی ہے اور عورت بھی راضی ہے تو جناب ملاں صاحب کو کیا تکلیف ہے۔

جواب ۲ عورت کی توہین کا ملاں نے شوشہ اس لئے چھوڑا ہے کہ متعہ میں چند دن عورت مرد کے ساتھ رہ کر خود بخود جدا ہو جاتی ہے اور اگر جدائی باعث توہین ہے تو پھر جدائی تو طلاق میں بھی ہوتی ہے۔ اور طلاق میں عورت کی زیادہ توہین لازم آتی ہے کیونکہ طلاق والی جدائی میں عورت کو بے بس اور مجبور کیا گیا ہے۔ اسلام میں طلاق کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ مرد جب چاہے

تو عورت کو طلاق دے کر جدا کر سکتا ہے اور اگر عورت اس مرد کو پسند نہیں کرتی تو پھر اسلام نے اس کو مجبور کیا ہے کہ خاموشی سے زندگی گذارے اور کڑھتی رہے اور طلاق خلع میں بھی مرد مختار ہے عورت مجبور اور متعہ میں عورت کی عزت ہے کہ جب مدت گذر جائے گی تو اسلام نے اختیار دیا ہے اگر چاہیں تو مدت بڑھا لیں۔ خلاصہ اگر جدائی ہی حرمت متعہ کی دلیل ہے تو طلاق بھی حرام ہونا چاہیئے کیونکہ طلاق کے ذریعے عورت کھلونا بن جائے گی اور مرد اس کے ساتھ کھیلتے رہیں گے۔

ہم نے کئی بار وضاحت کی ہے کہ متعہ نکاح کی طرح خدا اور رسولؐ نے حلال کیا ہے اور بقول اہلسنت متعہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا۔ ہم کہتے ہیں اگر متعہ میں عورت کی توہین اور ذلت ہے۔ تو اس توہین اور ذلت کو خدا اور رسولؐ نے ابتداء اسلام میں جائز کیوں کر دیا تھا۔ اگر متعہ بے غیرتی اور بے حیائی ہے تو خداوند عالم نے اس بے غیرتی اور بے حیائی کو صحابہ کرامؓ اور ان کی ماؤں بہنوں کے لئے جائز کیوں قرار دیا تھا۔ یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ اگر متعہ صحابہ کرام کریں تو یہ جائز اور حلال ہے اور شرم و حیا بھی ہے اور اگر کوئی دوسرا کرے تو یہ متعہ حرام ہے بے غیرتی بے حیائی ہے۔ ایک چھت اور دو ہوائیں اس کو کہتے ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۲۱ واں گولہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۲۵ باب ا میں
لکھا ہے کہ متعہ کرنے والی عورت کا یہ شغل بن جاتا ہے
کہ ہر ماہ ہا پیا رہے و ہر سال دیگر یارے کہ وہ ہر مہینہ
کسی یار کے ساتھ اور ہر سال کسی کی بغل میں۔

جواب اہلسنت کی حلالہ والی طلاق میں عورت کے
لئے ذلت اور رسوائی بے شرمی و بے حیائی کی
انتہا ہے۔ ارباب انصاف۔ اہلسنت دوستوں میں ایک
طلاق حلالہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مرد نے عورت کو ایک دفعہ کہہ دیا
ہے کہ تم کو تین طلاق ہے تو بس عورت کی شامت آگئی۔
اس کی پہلے شوہر کے ساتھ صلح کو منع کر دیا گیا اور اس کو
مجبور کیا گیا کہ اب وہ کسی اور یار کے ساتھ کچھ مدت گزارے
اور پھر اس سے طلاق لے کر پہلے شوہر کی بغل میں سوئے
اگر شوہر بدلنا حرمت متعہ کی دلیل ہے تو طلاق حلالہ
کو بھی حرام اور منع ہونا چاہیئے۔

ہم دوبارہ عرض کرتے ہیں کہ متعہ وہ نکاح ہے جو ابتدائے اسلام میں
صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم کے لئے حلال تھا اور
ہر ماہ ہا پیا رہے و ہر سال دیگر یارے کا فارمولا ان پر بھی لاگو آتا تھا
اس وقت ہدایت کے ستارے چپ کیوں رہے تھے اب صحابہ کرام کے پیروکاروں
کو وہ عقل آئی ہے جس عقل سے خود صحابہ کرام محروم تھے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی تربیت کا ۲۴ واں گولہ کہ کیا متعہ صرف غریب لوگوں کی بیٹیوں اور بہنوں کے لیے ہے

بعض روشن خیال ہمارے اہلسنت دوست یہ بھی فرماتے ہیں کہ خود شیعہ حضرات میں سے بھی کوئی شریف آدمی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص ان کی بہن یا بیٹی کیلئے نکاح کے بجائے متعہ کا پیغام دے۔ پس معلوم ہوا کہ معاشرے میں بازار کی طرح عورتوں کا ایک ادنیٰ طبقہ موجود رہنا چاہیئے جس سے متعہ کرنے کا دروازہ کھلا رہے یا بالفاظ دیگر متعہ صرف غریب لوگوں کی بیٹیوں اور بہنوں کے لیے ہو اور اس سے فائدہ اٹھانا خوشحال طبقے کے مردوں کا حق ہو شریعت سے اس طرح غیر منصفانہ قوانین کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ جیسے ہر شریف عورت اپنے لئے بے غیرتی اور بے حیائی سمجھے البتہ آغاز اسلام میں یہ متعہ صرف سخت ضرورت کے لیے جائز کیا گیا ہے۔

جواب: متعہ حلالہ اور طلاق کو کوئی بھی گوارہ نہیں کرتا

اور انصاف: اہلسنت دوستوں میں ایک نکاح حلالہ ہے جس کے تصور سے شرفاء کو پسینہ آجاتا ہے اور کوئی شریف گوارا نہیں کرتا کہ اس کی جوان لڑکی کسی مسجد کے ملاں یا اور کسی کو نکاح حلالہ کی خاطر پیش کی جائے مگر چونکہ سنی ملاں نے نکاح حلالہ کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اس لیے تمام شرفاءِ اہلسنت اس پر متفق بھی ہیں اور بوقت ضرورت جوان بیٹیوں کے حلالے نکالنے کے لئے ان کو نکاح حلالہ کے لئے پیش بھی کرتے ہیں ہمارا مقصد یہ ہے کہ بقول ملاں صاحب جس طرح شریف طبیعت متعہ کو پسند نہیں کرتی اس لیے متعہ حرام ہے اسی طرح نکاح حلالہ کو بھی شریف طبع پسند نہیں کرتی اس لئے نکاح حلالہ بھی حرام ہونا چاہیئے۔

جواب۲: طلاق کو بھی کوئی شریف آدمی گوارا نہیں کرتا

بقول ہمارے اہلسنت دوستوں کے کہ متعہ حرام ہے اور دلیل یہ ہے کہ متعہ کو شریف طبع پسند نہیں کرتی ارباب انصاف ہم اپنے سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کے واسطے دے کر سوال کرتے ہیں کہ کون شریف عورت ہے جو طلاق کو پسند کرتی ہے اور کون شریف باپ یا بھائی جو اپنی بیٹی اور بہن کے لئے طلاق پسند کرتا ہے۔ مگر شریعت نے لوگوں کی پسند کا لحاظ نہیں کیا۔ اور طلاق کو جائز قرار دیا ہے اور دوسرا سوال ہم یہ کرتے ہیں کہ کیا یہ غیر منصفانہ حکم نہیں ہے کہ طلاق کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ اور عورت اس اختیار سے محروم ہے اور کئی عورتوں کی زندگی خراب ہو جاتی ہے۔ مرد ان کو اپنے گھر آباد بھی نہیں کرتے اور طلاق بھی نہیں دیتے اور عورت بیچاری طلاق کے انتظار میں تمام زندگی کڑھتی رہتی ہے

خلاصہ جس طرح متعہ کو شریف طبع پسند نہیں کرتی اسی طرح طلاق کو بھی شریف طبیعت پسند نہیں کرتے لہذا دونوں کو حرام ہونا چاہیئے تھا۔ نیز ابتدائے اسلام میں جن عورتوں اور مردوں کے لئے متعہ حلال ہوا تھا کیا وہ شریف نہیں تھے اگر نہیں تھے تو کیا تھے۔

جواب: متعہ کو زنا سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے

ارباب انصاف۔ متعہ کے لیے شریعت نے مرد اور عورت کو مجبور نہیں کیا کہ وہ ضرور متعہ کریں بلکہ متعہ کو زنا سے بچنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور امیر یا غریب کا اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ معاشرہ میں زنا ہر قسم کے لوگوں میں مردوں اور عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ شریعت پاک نے زنا سے بچنے کے لیے متعہ کو ذریعہ بنایا ہے مرد اور عورت خواہ دونوں امیر طبقے سے یا غریب طبقے سے ہوں یا ان میں ایک امیر اور ایک غریب ہو بجائے زنا کرنے کے وہ نکاح متعہ کر لیں جس کی شریعت نے اجازت دی ہے باقی ہر مرد یا عورت کے لئے اپنے اپنے حالات ہیں اگر متعہ کو ان کی طبیعت پسند نہیں کرتی تو وہ متعہ نہ کریں کیونکہ متعہ کوئی واجب یا فرض تو نہیں ہے کہ جس کا کرنا ضروری ہے بات صرف اتنی ہے کہ ا شرائط کے ہوتے ہوئے کسی مرد یا عورت نے متعہ کیا ہے۔ تو اس کو زنا نہیں کہا جا سکتا۔ ارباب انصاف متعہ کی حرمت کو اچھا لینے والا اور اس کے خلاف بدزبانی کرنے والا درحقیقت خدا اور رسولؐ کے خلاف بدزبانی کرتا ہے اگر متعہ کوئی غلط یا بری شے تھی اور بے غیرتی اور بے حیائی تھی تو خدا اور رسولؐ نے اس بے غیرتی کو صحابہ کرام کی بہنوں اور بیٹیوں کے لئے جائز کیوں قرار دیا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۸۵ واں گولہ

شیعوں کے خلاف جھوٹ بولنے سے شرم نہ کرنا اور ان پر تہمتیں لگانا

کتاب اہلسنت حرمت متعہ صفحہ ۱۳۰ محمد علی جانباز نے لکھا ہے کہ فقہ جعفریہ کے نفاذ سے متعہ کی آڑ میں بازار حسن کھل جائے گا صفحہ ۱۳۰ متعہ نے ملت جعفریہ کی اشاعت میں بڑا حصہ لیا ہے متعہ کی وجہ سے مغل شہنشاہ اکبر سے لے کر آخری تاجدار تک سب نے شیعیت کی سرپرستی فرمائی صفحہ ۱۳۰ جتنے بدکاری کے اڈے چکلے ہیں ان سب کے لائسنس شیعہ مذہب کے نام پر حاصل کئے جاتے ہیں

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ جھوٹ بولنا منافق کی نمایاں نشانی ہے

ارے او نواصب مولوی محمد علی جانباز تم دام ظلہ العالی اسی معاویہ کے پیروکار ہیں جو منبر پر بیٹھ کر حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا تھا اور جھوٹ بولتا تھا تم فقہ جعفریہ کی بات کیوں کرتے ہو تم فقہ حنفیہ کا نفاذ کرو اور اپنی ماؤں بہنوں کیلئے حلالے کی منڈی کھول لو تم اس یزید بن معاویہ کو چھٹا خلیفہ مانتے ہو جو محارم سے زنا کرتا تھا اور ثبوت کے لئے ہمارا رسالہ کردار یزید ملاحظہ فرمائیں۔ اور شیعوں کی سرپرستی کسی مغل بادشاہ نے نہیں کی بلکہ وہ تو شیعوں کے مخالف تھے اگر اکبر بادشاہ وغیرہ نے شیعوں کی سرپرستی کی ہوتی۔ تو ہندو پاک میں کوئی سگ کلاب بنو امیہ سے باقی نہ رہتا اور چکلے کے لائسنس کا تم ہمیں طعنہ دیتے ہو مولانا جو عورتیں چکلے میں کام کرتی ہیں وہ تمہاری مائیں

کسبیوں سے ہزار درجہ اچھی ہیں کیونکہ وہ ایک معین جگہ
میں بدکاری کرتی ہیں۔ مگر تمہاری خواتین گلی گلی اور کوچہ کوچہ بغیر
کسی لائسنس کے حضرت ہند بنت عتبہ مادر معاویہ اور سمیہ مادر زیاد اور
صعبہ مادر طلحہ اور زرقاء مادر حکم بن عاص کے مبارک مشن کو چار
چاند لگاتی ہیں۔ مولانا جانباز صاحب تم ان پیروں کے پیروکار ہو جو
اتنے گندے تھے کہ ان کو بازار حسن کی کنجریاں بھی نہیں جانتی علامہ صاحب
کنجریاں صاف صاف کہتی ہیں کہ مولوی محمد علی جانباز کے پیروں میں اور
ہم میں کوئی فرق نہیں ہے لہذا ہم جیسے گنہگاروں کو ہم پیشہ مرشد کیوں نہیں
ارباب النصاب۔ محمد علی جانباز اور اس قماش کے دوسرے مولانا صاحبان
کو زنا رہبر امنڈی کی اور کنجریاں اور لائسنس کی بہت معلومات ہیں۔
مگر حلالہ کی غلاظت اور صلوٰۃ المشائخ کی قباحت جو کہ معاویہ خیول
کا طرہ امتیاز ہے اگر ان سے زنا کا تقابل کریں تو حلالہ اور
صلوٰۃ المشائخ کا قباحت میں پلڑا بھاری ہے

ص ۳۳ میں اس جانباز نے اپنے مخاطب مولانا السید خادم حسین بخاری کو
ان الفاظ میں خطاب فرمایا ہے کہ متعہ کے نام سے زندگی میں جتنی
بدکاریاں کی ہیں یا، جیسے خاندان کی عورتوں سے کروائی ہیں تو ان سے
توبہ کرو ارباب انصاف، اخلاقی مسائل اپنی جگہ مگر غور کرو کہ
بخاری مرحوم قوم سادات سے ہیں اور محمد علی جانباز ایک چوہڑا
چمار اور کس طرح سادات خاندان کی خواتین کی طرف بدکاری
کی نسبت دی ہے۔ جانباز کے دل میں اسی طرح بغض علی ہے
جس طرح اس کے مرشد معاویہ کے دل میں تھا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۴۳ واں گولہ کہ متعہ بڑی
عبادت ہے پس شیعہ اپنی لڑکیاں سنیوں کو پیش کریں
کتاب اہلسنت تحقیق متعہ از قلم مفتی بشیر احمد پسروری ناشر
کتب خانہ رشیدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ ص۱۲ میں لکھا ہے۔
کہ غیر شیعہ مرد سے متعہ کرنے کی صورت میں اس عظیم ترین
عبادت پر شیعہ مومنہ سات سو گناہ زائد اجر کی مستحق ہوگی
ص۱۲ اگر متعہ واقعی حلال ہے تو مجتہدین اور ذاکرین جو سے
کہتے ہیں جن کی حسین و جمیل خوبصورت، نوجوان بہو
بیٹیوں نے متعہ خانے کھول رکھے ہیں جب بڑی عبادت
ہے تو ماتم اور نوحہ کی طرح اسے بھی علی الاعلان سربازار
کرنا چاہیے کہ کوئی سیاہ لباس پہننے والا مجاہد جواس کمی
کو پورا کرے۔ ص۲۸ اگر کوئی نیک سیرت، رحم دل شیعہ
عورت تقیہ کرکے سنی نوجوان سے متعہ کرے۔ تو اس کو
سات سو متعہ کا درجہ ملے گا۔ نوٹ: اس علامہ نے بھی
تحقیق متعہ ۸۰ صفحات کا ایک رسالہ لکھ کر اپنی تحقیق کی
چکی میں بیچارے شیعوں کو پیسنے کی ناکام کوشش فرمائی
ہے اور اپنے دل کا ابال خوب نکالا ہے۔ مگر مثل معروف
ہے کہ گنجی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا۔ یہ لوگ چودہ سو سال
گزر گئے اسلام میں پہلی متعہ ابوبکر کی بیٹی اور ماں تعفر کی
بہن حضرت اسماء کے متعہ میں انگیٹھی گرم کرانے کی صفائی
نہیں دے سکے اور اب ہم مذکورہ تحریر کی دھجیاں اڑا کر تے

ہیں جس کے پڑھنے سے امیر معاویہ پر یونیورسٹی کے تمام علماء تے
نبھت الذی کفر کے مصداق نظر آئیں گے۔

جواب بقول اہلسنت کا شیدن سُن اور الحمد پڑھنا ایمان اللہ نا برابر ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب ردالمختار ص۲۷۹ کتاب نکاح میں لکھا ہے
لیس لنا عبادۃ شرعت من عہد آدم الی الآن ثم تستمر فی الجنۃ
الا النکاح والایمان ۔ اما کونہ عبادۃ فی الدنیا انما ھو
لکونہ سببا لکثرۃ المسلمین
ترجمہ: احناف کی مایہ ناز ہستی علامہ ابن عابدین شامی فرماتے
ہیں کہ حضرت آدم سے لے کر اب تک اور پھر جنت میں بھی جاری رہنے والی
کوئی عبادت نہیں سوائے نکاح اور جماع کے اور ایمان کے، اور نکاح
کا سوائے ایمان کے دنیا میں بے مثال عبادت ہونا اس لیے ہے کہ یہ
جماع کرنا مسلمانوں کی تعداد بڑھ جانے کا بہت بڑا سبب ہے

مولوی بشیر اور اس کے پیر بھائیوں کو دعوتِ فکر

ملاں بشیر نے شیعوں کو طعنہ دیا ہے ان کے مذہب میں متعہ
عبادت ہے لہٰذا خواتین شیعہ سنی نوجوانوں سے متعہ کر کے
اس عبادت کا سات سو گناہ ثواب حاصل کریں اور ہماری
گذارش ہے مولانا صاحب متعہ بھی مثل نکاح ہے اور آپ کے
مذہب میں نکاح اور جماع بےمثال عبادت ہے کیونکہ اس سے
کثرت اہل اسلام ہوتی ہے لہذا ہم بھی جناب کی اور آپ کی عظیم قوم

کی خدمت میں با صد بار ادب عرض کرتے ہیں کہ اپنی جوان اور باکرہ
لڑکیاں ہمارے ملنگوں اور زائروں کی خدمت میں نکاح کیلئے پیش
فرمادیں تاکہ کلمہ شریف پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہو سکے۔

۱۰۳ اہل خیر کو اپنی لڑکی پیش کرنا سنت فاروق اعظم ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری حصہ ۳ کتاب نکاح باب عرض الانسان
ابنتہ او اختہ علی اھل الخیر کہ اہل خیر کو اپنی بہن یا بیٹی نکاح کے لئے
پیش کرنا فقال عمر بن الخطاب اتیت عثمن فعرضت علیہ
حفصۃ۔ مذکورہ باب میں یہ لکھا ہے خلیفہ زادہ حضرت
عبداللہ بن عمر فرماتا ہے کہ جب میری بہن حضرت حفصہ کا شوہر خنیس
مر گیا تو میرے ابا جی نے بتایا کہ میں اپنے دوست عثمان بن عفان کے
پاس آیا اور میں نے حفصہ کو اس کی خدمت کے لئے پیش کیا اس
نے بھی قبول نہ کیا۔ نوٹ: مولوی پسروری نے شیعوں کو مشورہ دیا
ہے کہ متعہ اگر عبادت ہے تو سر بازار کرنا چاہیئے اسی علامہ اور اسی
کے پیر بھائیوں کو شیعوں کی طرف سے یہ مشورہ ہم بھی پیش کرتے ہیں
کہ اہل خیر کو بیٹی پیش کرنا اگر اچھا کام ہے۔ تو تم سب اہلسنت
روحانی حضرت عمر اپنی لڑکیوں کو میک اپ کروا کر کسی
کی چھت پر بٹھا کر لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان کریں کہ یا اہل الخیر
رشتہ حاضر ہے اس طرح آپ کو جوان بھی اچھے مل گئے اور
سنت حضرت عمر بھی دنیا میں زندہ رہے گی اور اہل اسلام
کی تعداد بھی زیادہ سے زیادہ ہو گی۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۷ واں گولہ کہ متعہ کے فضائل بہت زیادہ ہیں متعہ سے علیؑ کا درجہ ملتا ہے

ارباب انصاف! علامہ محمد علی جانباز نے اپنی کتاب حرمت متعہ میں اور مولانا بشیر پسروری نے اپنے رسالہ تحقیق متعہ میں اور حسن سہروردی نے اپنے رسالہ حرمت متعہ میں اور مولوی فیض احمد اویسی نے اپنے رسالہ متعہ یا زنا میں فضائل متعہ جمع کرنے کی بہت کوشش فرمائی ہے اور اسی قماش کے دوسرے تمام علماء نے بھی اس موضوع میں خوب طبع آزمائی فرمائی ہے

علامہ اویسی اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۵۶ میں فرماتے ہیں کہ فیصلہ کن بات ہے اگر متعہ کا اتنا بہت بڑا ثواب ہے کہ دیگر عبادات سے بڑھ کر ہے تو شیعہ اپنے آپ کو ابن المتعہ یعنی متعہ کی اولاد کہلوانے سے کیوں جھجکتا ہے اور نقد انعام پیش کرنے کو تیار ہے کسی ایک مشہور اخبار میں ایک بار اپنے آپ کو متعہ کی اولاد کا اعلان کرے۔ شیعہ پارٹی خود سوچے کہ جب متعہ ثواب کا کام ہے تو پھر اس کہنے سے عار و ننگ کیوں ارباب انصاف ہمارے سنی بھائیوں کا یہ مایہ ناز اعتراض ہے اور اب ہم اس کی اسی طرح جیب پھاڑ کرتے ہیں کہ مدرسہ جھنڈ یا عتیق کے سند یافتہ علماء کو شاید کچھ ہوش آجائے افسوس ۱۴۰۰ سال زمانہ رسالت سے متعہ حلال ہے یا سنی بھائی بتا سکتے ہیں کہ کتنے صحابہ کرام نے اعلان کیا ہے کہ ہم اولاد متعہ ہیں حالانکہ ابھی تک ہمارے کتنے سنیوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم اولاد حلالہ ہیں ہم کئی بار وضاحت کر چکے ہیں کہ متعہ خدا اور رسولؐ نے صحابہ کرام کیلئے حلال فرمایا تھا لہٰذا متعہ قابل اعتراض شئی نہیں ہے۔

جواب مذہب دکلا اصحابہ میں زنا کی فضیلت کہ اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے حوالہ اگر غلط ہے تو عدالت مجھے کھڑا کرکے گولی ماردے
اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۲ صفحہ ۲۶ المدالی مسمی راغب اصفہانی

قال قدامة اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشهوة ونشاط فیخرج الولد کاملا واما یکون عن حلال فعن تصنع الرجل الی امرأته۔

ترجمہ: امام اہلسنت شیخ المحدثین حضرت قدامة فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور جو حلال طریقے سے اولاد ہوتی ہے وہ اس خوبی سے محروم ہوتی ہے۔

دکلا صحابہ کرام آنکھیں کھول لیں یہ ہے حقائق کی روشنی تمہارا دل خوش ہو

علامہ اویسی کو مع انکے پیروکاروں کے ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے تو کوئی بھی اہلسنت کا عالم دین علامہ اویسی کا عقیدت مند کسی مشہور اخبار میں اعلان فرمادیں کہ میں اولاد حلال ہوں البتہ اولاد زنا ہونے کا صرف ایک ذات گرامی نے اقرار فرمایا ہے جو کہ ہمارا اہلسنت خال المومنین امیر معاویہ کا بھائی حضرت زیاد بن ابی سفیان ہے۔

علامہ اویسی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۲ میں یہ بھی لکھا ہے کہ متعہ کو جو کہ زنا ہے نکاح میں اس لیے داخل کیا جاتا ہے کہ زنا کی بہار سے گلستان تشیع لہلہاتا رہے جواباً عرض ہے کہ اویسی کے مذہب میں تو اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے پھر وہ کس منہ سے زنا کی مذمت کرتے ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۸ واں گولہ کہ شیعہ متعہ کے مبارک عمل کا اپنے گھر کی عورتوں سے افتتاح کریں

اہلسنت کی معتبر کتاب "ہم سنی کیوں ہیں" حصہ ۲ از قلم حافظ مہر محمد میانوالی
میں لکھا ہے میں (حافظ مہر محمد) شیعوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر ان میں ذرہ
بھر ایمان کی رمق ہے اور وہ متعہ کو کار ثواب جانتے ہیں تو کیا وہ مستورات
اہلبیت کی مثالیں کم از کم ایک درجن اپنی کتاب سے پیش کر سکتے ہیں اگر
ثابت کر دیں تو چشم ما روشن اس مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح
کر لیں ورنہ آپ شیعہ ہرگز نہیں خالص منافق ہیں آپ کا ٹھکانہ جہنم
ہے۔ [illegible]۔ اس حافظ مہر کا آپ نے چیلنج پڑھ لیا اور اب ہم اس
اوندھا مطلا پر وہ کاری ضرب لگاتے ہیں کہ اسے قبر میں بھی سکون نہیں
آئے گا اور اس کی دلیل کی وہ دھجیاں اڑاتے ہیں کہ ہمدن میں ستیر کا لکی کی
سجدہ گاہ میں بیٹھنے سے اس کو دن کے وقت تارے نظر آئیں گے۔

افسوس! ان ملاں کی عقل پر جب امام اعظم نے نکاح حلالہ کے جواز کا فتویٰ
دیا تھا تو کیا اپنی ماں یا بہن یا بیٹی کا حلالہ نکلوایا تھا اور جب حضرت عمر نے
متعتان کانتا فی زمن رسول اللہ کہہ کر حلیت متعہ کی گواہی دی
تھی کیا اس گواہی سے پہلے اپنے خاندان کی کسی خاتون سے متعہ کروایا تھا
سب سے پہلے متعہ کے حلال ہونے کا رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا
اور اصحاب نے اس کی حلیت کو امت کے لئے بیان کیا ہے پس متعہ پر
تنقید گویا خدا اور اس کے رسول ﷺ پر تنقید ہے۔

جواب ۲: مولانا مہر محمد صاحب کو منصفانہ مشورہ کہ ختنہ بنات کے مبارک عمل کا وہ اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کر لیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ صفحہ ۶۳ باب الغسل۔

قوله والتقاء الختانان، الختانان موضع القطع من الذكر والفرج وهو سنة للرجل مكرمة لهما اذ جماع المختونة الذ في نظم الفقه سنة فيهما ترجمہ: ختانان وہ مقام ہے کہ مرد اور عورت کے ختنہ کے وقت جہاں سے کچھ گوشت کاٹا جاتا ہے اور یہ ختنہ مرد کے لئے سنت ہے اور عورت کے لئے شرف۔ کیونکہ ختنہ شدہ عورت سے جماع کرنے میں زیادہ لذت ہے اور نظم الفقہ میں لکھا ہے کہ ختنہ عورت اور مرد دونوں کے لئے سنت ہے

نوٹ: ہم حضرت حافظ مہر محمد کو چیلنج کرتے ہیں اگر ان میں ذرہ بھر ایمان کی رمق ہے اور وہ ختنہ کو کار ثواب اور سنت جانتے ہیں مرد اور عورت دونوں کے لئے تو کیا وہ اپنی کتابوں سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اصحاب ثلاثہ نے اپنے اور اپنی بیٹیوں کے ختنے کروائے تھے۔ بصورت دیگر وہ اس مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح فرمائیں۔ اگر ختنہ عورت کے لئے سنت ہے اور آپ نے اپنی ماں یا بہن اور بیٹی کا ختنہ نہیں کروایا تو آپ ہرگز اہلسنت نہیں ہیں خالص منافق ہیں آپ کا ٹھکانا جہنم ہے۔ متعہ میں مستورات اہلبیت کی مثالیں نہیں ملتیں البتہ ابو بکر کی بیٹی اسماء نے اور عمر کی بہن عفراء نے متعہ والی عبادت فرمائی ہے۔

جناب وکلا صحابہ کا عقیدہ کہ زنا کی اولاد حلالی اولاد سے بہتر ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب صفحہ از استقصاء الافہام جلد ۹

قال اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشہوتہ ونشاطہ فیخرج الولد کاملا وما یتولد من الحلال فمن تسمیع الرجل الی المرأة ولہذا کان عمرو بن العاص ومعاویۃ ابی سفیان من دہاۃ الناس ۔

ترجمہ: امام اہلسنت قطب الدین محمد بن مسعود بن مصلح شیرازی کہ جس نے ۷۱۰ھ میں ۷۶ سال کی عمر میں شہر تبریز میں وفات پائی ہے اس وکلائے صحابہ کے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ زنا کرنے والا پوری شہوت اور نشاط سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اسی لئے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص بہت بڑے دانا اور عقلمند اور سیاستدان تھے ۔

نوٹ از نا انصار حافظ مہر محمد اور اس کے ہمنوا ساتھیوں کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ بقول تمہارے علماء کے اولاد زنا زیادہ اچھی ہے کیا آپ کے صحابہ کرام نے بھی اور آپ کے مشائخ عظام نے بھی عقلمند بچے پیدا کرنے والے اس نسخہ پر عمل کیا ہے جناب حافظ آپ کی ذات بھی بڑی نجیب ہے اور آپ ماشاءاللہ بڑے عقلمند ہیں کیا آپ کی والدہ نے بھی ہندہ بنت عتبہ کی طرح بچے نجیب پیدا کرنے والے نسخے کو استعمال فرمایا تھا اگر کسی نے کہا کہ متعہ اچھی چیز ہے آپ نے فٹ کہا کہ پھر مستورات اہلبیت کی مثال ملتی ہیں اس بابت ہم کہتے ہیں کہ جنہوں نے زنا کو نجیب بچے پیدا کرنے کا ذریعہ سمجھا ہے کیا ان کی خواتین اسی طرح نجیب بچے پیدا کرتی ہیں کیا تمہارے علماء کی نجابت کا یہی راز ہے ۔

متعہ میں کس طرح کا مسلمانوں میں اختلاف ہے

اربابِ انصاف! اہلِ تشیع اور اہلسنت میں متعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ اہلسنت فرماتے ہیں، آغازِ اسلام میں متعہ چند شرائط کے ساتھ حلال تھا اور بعد میں رسولِ پاکؐ نے متعہ کو حرام فرما دیا ہے اور اہلِ تشیع فرماتے ہیں، کہ جس طرح زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا اسی طرح یہ قیامت تک حلال ہے، اور متعہ کو منع بتانے والی روایات معتبر نہیں ہیں

اس لئے جوازِ متعہ میں بعض

سنی علماء بھی شیعوں سے متفق ہیں۔

فضائلِ متعہ میں شیعہ اور سنیوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے

اہلسنت احباب متعہ کو حرام جانتے ہیں اور اس کی کسی بھی فضیلت کو صحیح نہیں مانتے اور اہلِ تشیع اور بعض علماء اہلسنت متعہ کو حلال مانتے ہیں مباح اور جائز مانتے ہیں اور متعہ کے فضائل میں راویان اخبار نے جو مبالغہ فرمایا ہے اس کو وہ قبول نہیں فرماتے کیونکہ فضائلِ متعہ بتلانے والی روایات بلا سند ہیں اس لئے غیر معتبر ہیں، کسی شئی کے فضائل زیادہ نہ ہونا اور بات ہے اس کا حرام ہونا اور بات ہے۔ اور خلط مبحث کرنا علماء اور فضلا کا کام نہیں ہے، ابتدائے اسلام میں خدا اور رسولؐ نے صحابہ کرام اور انکی ماں، بہن اور بیٹیوں کیلئے جو متعہ حلال فرمایا تھا فضیلتِ متعہ سے ہٹ کر ہم کہتے ہیں کہ وہی متعہ اسماؓ بنت ابی بکر اور عمر کی بہن عفرا والا تمام اہلِ اسلام کیلئے قیامت تک حلال اور مباح ہے، عبادت نہ ہو مگر برا کام اور زنا نہیں ہے۔

کیا سنی علمائے اپنے سب فتوؤں پر عمل فرمایا ہے

حافظ محمد عثمانی وغیرہ کا شیعوں پر یہ اعتراض کرنا کہ اگر متعہ حلال ہے تو وہ مستورات اہلبیتؑ کی مثالیں پیش کریں یا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ کیا سنی علمائے اپنے ہر فتوے پر عمل کیا ہے۔ سنی بھائیوں کی چار فقہ ہیں اور ان کے علما کا ہزاروں مسائل میں اختلاف ہے۔ کتاب اہلسنت المعارف ص۲۱ ذکر اصحاب الرائے میں لکھا ہے کہ کتنی شرمگاہیں جو حرام تھیں امام اعظم ابوحنیفہ کے فتوے نے ان کو حلال کر دیا ہے حافظ مہر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ان کے امام اعظم کے گھر کی خواتین سے امام صاحب کے فتوؤں پر عمل کا افتتاح ہوا ہے کیا امام صاحب نے اپنے فتوؤں پر خود عمل کیا ہے یا ان کے کسی بیٹے نے۔

سنی فقہ کے چند فتوے جن پر حافظ مہر کو فخر ہے

سنی فقہ میں منی پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی جلد ۱ باب حکم المنی میں لکھا ہے کہ منی پاک ہے اور ایک قول ہے کہ اس کا کھانا بھی حلال ہے جناب حافظ مہر محمد صاحب تم اس فتوے پر اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کرو ورنہ تو اہلسنت نہیں ہے منافق اور جہنمی ہے اور بخاری شریف باب غسل خون حیض میں جو آپ کے علمائے عائشہ سے روایت پیش کی ہے کہ خون حیض کو تھوک سے پاک کیا جا سکتا ہے کیا جناب کے گھر کی خواتین اس فتوے پر عمل کرتی ہیں

سنی فقہ میں آلہ کو کتیا چاٹنے سے محل نجس پاک ہو جاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان جلد ۱ کتاب الطہارۃ میں لکھا کہ اگر انسان کے بعض اعضاء پر نجاست لگی ہے مثلاً کہ عضو پر پیشاب لگا ہوا پر لگی ہے اور آدمی اس کو چاٹ لے تو محل نجس پاک ہے علامہ حافظ مہر محمد عثمانی کو دعوت فکر ہے کہ تم اس فتوے پر اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کرو ورنہ تو اہلسنت نہیں منافق ہے اور تیرا ٹھکانا جہنم ہے

سنی فقہ میں ننگے بدن حالت نماز جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح کنز الدقائق منقول از استفتاء الافتاء در جواب منتہی الکلام صفحہ ۲۳۹ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی سنی حالت نماز میں شرمگاہ کے علاوہ مثلاً رانوں میں عورت سے جماع کرتا ہے اور اس کو انزال نہیں ہوتا تو اس مبارک کام سے نماز باطل نہیں ہے ہم اعلیٰ حضرت حافظ مہر محمد کو عرض کرتے ہیں کہ اس فتوی کی بنیاد پر اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کروا دیں۔ ورنہ تو اہلسنت نہیں ہے۔ منافق ہے۔ تم نے شیعوں کو مسئلہ متعہ میں اسی طرح منافق لکھا ہے اس کا جواب آپ کو مل گیا ہے اور اگر پھر کسی طرح دوبارہ چلے گا تو تیری خدمت کے لئے تیار رہتا ہے حضرت عثمانی صاحب تمہارے مذہب میں طلاق و حلالہ جائز ہے کیا آپ کی تمام خواتین طلاق لے چکی ہیں اور پھر نکاح حلالہ والی عبادت کر چکی ہیں۔ آل رسولؐ کی خواتین کا نازیبا الفاظ سے ذکر کرنا تیرے جیسے بے غیرت اور ذلیل مرد کا کام ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۹۶واں گولہ کہ متعہ کرنے والے کو اماموں کا درجہ نبی پاک کا درجہ ملتا ہے

کتاب اہلسنت تحقیق متعہ صفحہ ۱۲۹ از قلم ملاں بشیر احمد اسیروری اور
کتاب اہلسنت حرمت متعہ صفحہ ۲۹۲ از مولوی محمد علی جانباز بانی جامعہ
ابراہیمیہ سیالکوٹ میں لکھا ہے کہ شیعوں کی تفسیر منہج الصادقین
صفحہ ... میں لکھا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے گا وہ امام حسین کا درجہ
پائے گا حتیٰ کہ جو چار مرتبہ متعہ کرے گا وہ نبی پاک کا درجہ پائے گا تمام
محققین اہلسنت اس روایت سے حرمت متعہ پر دلیل لا کر اپنی علمی
قابلیت کا جنازہ نکال لیتے ہیں اور اب ہم اس دلیل پر عدل و انصاف
کے ساتھ تبصرہ کرتے ہیں اور اپنے سنی دوستوں کو دعوت انصاف دیتے ہیں

جواب: اہلسنت کی تفسیر میں اولاد زنا کو قضاۃ اور ائمہ کا درجہ مل سکتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب التوضیح والتلویح صفحہ ۲۰۵ فصل نہی ... من الحسیات
عربی عبارت اسی رسالہ کے صفحہ میں مذکور ہے اب ترجمہ حاضر خدمت ہے
امام اہلسنت علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ ہمارا مشاہدہ
ہے کہ دین اور دنیا کے معاملات میں اولاد حلال سے ولد زنا میں زیادہ
صلاحیت ہے اور اسی لیے اولاد زنا ان تمام کرامات اور وجاہات کا حق
رکھتی ہے جو اولاد حلال کو حاصل ہو سکتی ہیں مثلاً من قبول
عبادتہ وشہادتہ وقضائہ وامامتہ وغیر ذالک
اولاد زنا کی عبادت اور شہادت قبول ہے —

اور اولادِ زنا کا ناقص ہونا اور امام ہونا نقلی صحیح ہے اور شیخ بزرالک اس جملہ میں نرایت اور خلافت کی گنجائش بھی ہے۔

اگر مذکورہ حوالہ غلط ہو تو سدالت ہیں گولی مار دے

بربنائے انصاف مولوی محمد علی جانباز کو دعوت فکر ہے کہ علامہ صاحب آنکھیں کھولیں اور اپنے علماء کی تحقیقات پہ ناز فرمائیں جناب نے متعہ پہ تنقید فرمائی ہے کہ متعہ کرنے سے امام پاک کا امام حسن یا امام کا درجہ ملتا ہے اور جواباً ہم جناب سے گذارش کرتے ہیں کہ متعہ تو وہ نکاح ہے جو آغاز اسلام میں خدا اور رسول ص نے صحابہ کرام اور ان کی بہن کے لیے حلال فرمایا تھا اور اس نکاح سے جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے بیٹا عبداللہ جنا تھا اور اگر مطلق گرم کروانے کے حوالہ جات اسی اسماء کے متعہ کے بارے آتے ہیں۔ مثلاً متعہ تو ایک وقت اہلسنت بھی حلال مانتے ہیں اور اولادِ حلال کو خدا نے ہر قسم کے شرف عطا فرماتے ہیں مگر افسوس ہے علامہ جانباز کے مذہب پر کہ جس میں اولادِ حلال اور اولادِ زنا کو مرتبہ امامت میں برابر حقوق دیئے گئے ہیں اور جس طرح جناب ابوبکر اور حضرت عمر امام اور خلیفہ تھے اسی طرح اولادِ زنا بھی امام اور خلیفہ ہو سکتے ہیں اور علامہ جانباز صاحب صفائی پیش فرما دیں کہ اولادِ زنا کس طرح حضرت ابوبکر اور جناب عمر کے درجے کو پا سکتے اور امامت و خلافت کے عہدے پہ فائز ہو سکتے ہیں اور اگر یہ سب کچھ تمہارے مذہب میں قبول ہے تو پھر شیعوں پر کس چیز کا اعتراض ہے

جواب ۲ قرآنی فیصلہ کہ نبی پاک کی اطاعت نصیب الانبیاء کے ساتھ اور نکاح متعہ بھی نبی کریمؐ کی اطاعت ہے

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذالک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما ۔

پ ۵ آیت ۶۹ ــ ۷۰ سورۃ نساء

ترجمہ اور جو شخص خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جن پر خدا نے انعام فرمایا ہے اور وہ لوگ انبیاء ہیں صدیقین ہیں اور شہدا اور صالحین ہیں اور یہ لوگ رفاقت میں اچھے ہیں ۔

اس آیت کی تفسیر حضرت امام ابن کثیر کی زبانی سنیئے ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر جلد ۱ سورۃ النساء آیت ۶۹

ومن یطع اللہ والرسول ای من عمل بما امرہ اللہ بہ ورسولہ

وترک ما نھاہ اللہ عنہ ورسولہ

جو شخص عمل کرتے ساتھ احکام کے جو خدا اور رسولؐ نے دیا ہے اور ترک کرتے اس کام کو جس سے انہوں نے منع فرمایا ہے ۔

فان اللہ یسکنہ دار کرامتہ ویجعلہ مرافقا للانبیاء ۔

پس اللہ پاک ایسے شخص کو جنت میں ٹھہرائے گا اور اس کو اچھے انبیاء کا ساتھی اور رفیق بنائے گا ۔

نکاح کے فضائل نبی پاکؐ کی مبارک زبان سے

اور زیادہ بیویاں اور متعہ دونوں نکاح ہیں اور ان پہ نبی پاکؐ کی اطاعت

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص۳ ج ۷ کتاب النکاح باب کثرت النساء

عن سعید بن جبیر قال قال لی ابن عباس هل تزوجت قلت لا

قال فتزوج فان خیر هذه الامة اکثرها نساء۔

ابن عباس نے سعید بن جبیر سے فرمایا کہ تم نے شادی کی ہے اس نے عرض کیا کہ نہیں ابن عباس نے فرمایا کہ شادی کرو اس امت میں زیادہ اچھا وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

نوٹ: کتاب اہلسنت کنز العمال میں منقول از تشیید المطاعن ص ۱۲۲۱ میں لکھا ہے کہ ابن عباس کے حق میں حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی بابت کہ یہ بیت نبوت سے بولتا ہے۔ ابن عباس کا زیادہ ازواج والے کو خیر الامت کا تمغہ دینا بقول عمر صاحب کے بیت النبوۃ کا فیصلہ ہے۔

نکاح اور زیادہ بیویاں کرنا سنت نبیؐ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال صفحہ ۲۴۳ ج ۸ کتاب النکاح

عن النبی النکاح من سنتی . وتزوجوا فانی مکاثر بکم الامم

نبی پاکؐ نے فرمایا کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری اس سنت پر عمل نہ کیا وہ میرا پیروکار نہیں ہے اور تم شادی کرو میں تمہاری تعداد کے زیادہ ہونے پر قیامت کے دن باقی تمام امتوں پر فخر کروں گا۔

متعہ نکاح ہے اور متعہ کرنے والا نبی پاک کی اطاعت کرتا ہے اور قرآنی فیصلہ ہے کہ نبی کی اطاعت کرنے والا جنت میں انبیاء کا ساتھی

برادران اہلسنت حضرات کی بلا سند ضعیف غیر معتبر روایت کر کے جواز متعہ پر یوں تنقید کی جاتی ہے کہ متعہ کرنے والا امام اور نبی کے درجہ کو پا سکتا ہے اور اس کے جواب میں ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ درجہ کو پانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ متعہ کرنے والا معاذ اللہ امام یا نبی ہو جاتا ہے بلکہ اس کا وہی مطلب ہے جو کہ قرآن کی آیت میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ متعہ کرنا اور زنا نہ کرنا۔ یہ خدا اور رسول کی اطاعت ہے اور خدا اور رسول کی اطاعت کرنے والا جنت میں انبیاء اور صدیقین اور شہداء کے درجہ میں ہوگا یعنی ان کا رفیق اور ساتھی ہوگا۔ پس نکاح متعہ کرنے والا اور زنا کو ترک کرنے والا جنت میں انبیاء و اولیاء اور صلحاء کے درجے میں ہوگا یعنی ان کا ساتھی اور رفیق ہوگا اور اس بات میں کیا حرج ہے یہ نظریہ تو قرآن پاک نے پیش فرمایا ہے۔ سورہ نساء کی آیت ۶۹، ۷۰ کو غور سے پڑھا جائے۔ متعہ کرنے والا خدا اور رسول کا باغی نہیں ہے اور ذات متعہ میں کوئی بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی بھی نہیں ہے ورنہ اللہ پاک اس کو اصحاب نبی صحابہ کرام کی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کے لئے ہرگز حلال نہ فرماتا اور امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ ابتداء اسلام میں اللہ نے خواتین اسلام اور اصحاب باوفا کے لئے حلال فرمایا تھا اور اصحاب باوفا نے مباح کیا تھا۔

۲۔ حصہ ۔ سنی مذہب میں عورت و مرد کا ایک دوسرے کے مقام شرم کو ہاتھ لگانا باعث ثواب ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان کتاب الحظر صفحہ ۴۱۳ جز ۴

لابأس بالرجل ان يمس فرج امرأته كذلك المرأة لا باس ان تمس ذكر زوجها لكي تتحرك قال ابو يوسف سألت ابا حنيفة رحمة الله عن هذا قال لا باس به وارجو ان يعظم اجرهما۔

اگر مرد عورت کے مقام شرم کو مس کرے اور عورت مرد کے مقام شرم کو مس کرے تاکہ سٹارٹ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد محترم امام اعظم ابو حنیفہ سے اس مسئلہ کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس فعل سے دونوں کو بڑا ثواب ملے گا۔

نوٹ: ارباب انصاف متعہ مثل نکاح ہے اور جس طرح نکاح کے فضائل ہیں اسی طرح متعہ کے فضائل ہیں اور اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہے اور میاں بیوی کا ایک دوسرے سے پیار کرنا وہ عبادت ہے جو دوسری عبادات میں خلل ہو جاتے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے مثلاً سنی بھائیوں کی صحیح بخاری کتاب الصوم میں جز ۳ صفحہ ۶۰ لکھا ہے کہ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ روزہ کی حالت میں نبی پاک اپنی بیویوں کو بوسہ دیا کرتے تھے بھی تھے اور پیار کرتے تھے اور مشکوۃ باب الصوم میں لکھا ہے کان یمص لسان عائشة فی الصوم کہ رسول پاک روزہ کی حالت میں عائشہ کی زبان چوستے تھے بیوی کا متعہ سے ہو یا نکاح سے ہو اس کو پیار کرنا عبادت اور سنت رسول ہے

اہلسنت کا عقیدہ کہ میاں بیوی کے بوس و کنار سے اللہ پاک اجر بھی دیتا ہے اور رزق حلال بھی زیادہ آتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۳۶ جلد ۸ کتاب النکاح ۔

(ان اللہ لیعجب من مداعبۃ الرجل زوجتہ ویکتب لہما بذالک اجراً ویجعل لہما بذالک رزقاً حلالاً)

ترجمہ: عورت مرد کے آپس میں بوس و کنار سے اللہ پاک کو بڑا مزا آتا ہے اور خدا پاک اس چیز کو پسند کرتا ہے اور ان کو ثواب عطا فرماتا ہے اور اس بوس و کنار کے ذریعہ ان کو رزق حلال دیتا ہے۔

نوٹ: مولوی بشیر احمد سہارنپوری نے اعتراض کیا کہ شیعوں کے نزدیک متعہ رحمت ہے ہم نے ثابت کیا متعہ صحابہ کے عقیدہ میں بھی رحمت ہے دوسرا اعتراض بشیر صاحب کا یہ تھا کہ اگر متعہ کو شیعہ عام کر دیں تو بیکاری اور غربت بھی دور ہو جائے گی ہم بڑے ادب سے عرض کرتے ہیں کہ سنی مولانا صحیح فرماتا ہے کیونکہ جس دن سے ابوبکر کی بیٹی اسما سے حضرت زبیر نے متعہ کیا تھا اسی دن سے جناب ابوبکر کے گھر سے بیکاری اور غربت دور ہو گئی۔ لہٰذا ابوبکر کے عقیدتمندوں کو چاہیئے کہ وہ صدیقی خاندان کے اس آزمودہ نسخہ کو غربت دور کرنے کے لئے ضرور استعمال فرمادیں۔

نوٹ: ہمارے سنی بھائی کبھی متعہ کے فضائل نہیں لکھتے بلکہ ہمیشہ متعہ سے حیا ظاہر کرتے ہیں شیعوں پر [illegible] اور ہم ان کے مشکور ہیں [illegible] کہ ہم اس طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اگر متعہ بے حیائی بے شرمی اور بے غیرتی ہوتا تو آقائے اسلام نبی خدا اس کو حلال نہ فرماتا۔

جوابِ اعتراض سنی احباب اور الٹی گنگا قرآن پاک میں طلاق پر گواہ رکھنے کا
حکم آیا ہے۔ مگر سنی بھائی اس حکم قرآن کے
مخالف ہیں اور اپنے قول حسبنا سے مکر گئے ہیں۔

ارشادِ انصاف: ۲۸ واں پارہ سورہ طلاق آیت ۲ میں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ اور تم اپنے میں سے دو گواہ قائم کرو طلاق
یا اس سے رجوع کی بابت۔ دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر نکاح
حلالہ کے شیدائی حضرات کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ قرآن پاک میں صیغہ
امر کے ساتھ طلاق یا اس سے رجوع کی بابت صاف حکم آیا ہے کہ گواہ قائم
کرو مگر ہمارے سنی بھائی اس حکم کی پرواہ نہ کر کے مخالفت فرماتے ہیں اور
حلالہ سے لطف اندوز ہونے کی خاطر تین طلاقیں ایک ہی وقت میں بغیر
گواہوں کے صحیح مانتے ہیں اور نہ ہی عورت اور نہ اس کا کوئی والی
خوش ہوتا ہے کہ اس عورت کا کسی اور مرد کے ساتھ نکاح کیا جائے مگر
ملا صاحب صرف حلالہ کا چسکا پورا کرنے کے لئے قرآن کی صاف
مخالفت فرماتے ہوئے اس عورت مطلقہ کا نکاح کسی مولانا یا کسی اور سے
فرماتے ہیں اور یہ نکاح موقت ہے یا حلالہ ہے یا نکاح متعہ ہے آج
تک مولانا اور علمی حضرات صاحبان اس بابت بھانت بھانت کی
بولیاں بولتے شریعت پاک کی ٹہنی پر چہک رہے ہیں شیعوں پر تو الزام
ہے اہلسنت کا کہ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے اور شیعہ تمہارا عرض کرتے
ہیں کہ تمہارا اسلام جو ثابت ہے وہ بھانت بھانت کے تیلی دکان
کا مجموعہ ہے اور چوں چوں کا مربہ ہے کئی مذہب اور چار فقہ اور بہتر فرقے
یہی تیلی قال اسلام کی پیشانی پر بہت بڑا داغ ہے۔

جواب ۳ — نکاح میں گواہ رکھنا خود تمام اہلسنت میں ضروری نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج۶ ص۱۳۴ باب الشہادۃ فی النکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب الہدایہ ص۳۰۶ ج۲ کتاب النکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص۱۵۲ ج۱ النکاح

نیل الاوطار: وحکی فی البحر عن ابن عمر وابن الزبیر و
کی عبارت۔ عبدالرحمن بن مہدی وداؤد انہ لم یعتبر الشہود
ترجمہ: حکایت کی گئی ہے اس قول کی کہ عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر، عبدالرحمٰن
بن مہدی اور داؤد عثمانی فرماتے ہیں کہ صحت نکاح میں گواہ کا ہونا ضروری نہیں

فتاوی قاضی: قال مالک الشرط الاعلان دون الاشہاد کہ صحت نکاح کے
کی عبارت۔ لئے اعلان کافی ہے گواہوں کا رکھنا ضروری نہیں ہے

ہدایہ کی: وھو حجۃ علی مالک فی اشتراط الاعلان دون الاشہاد
عبارت۔ کہ مالک کے نزدیک نکاح کے لئے اعلان شرط ہے گواہ شرط
نہیں ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف! فقہ کے مسائل میں فقہاء کا
اختلاف ہے۔ مثلاً کتے کی کھال نعمان کہتا ہے پاک ہے اور دوسرے
فرماتے ہیں نہیں۔ [illegible] یا کتا امام مالک کے نزدیک حلال اور نعمان کے
نزدیک حرام۔ نکاح اور طلاق کے مسائل میں خود اہلسنت میں
بہت اختلاف ہے اسی طرح نکاح میں گواہوں کے بارے فقہ
جعفریہ کا یہ قانون ہے کہ گواہ رکھنا مستحب ہے بہتر ہے مگر
ضروری اور فرض نہیں ہے لہذا متعہ بھی نکاح ہے اس لئے گواہ
رکھنا مستحب ہے ضروری نہیں۔

مولانا محمد علی جانباز شرافت مآب کا شیعان علیؑ کو گالیاں دینا

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ ص۳ ، از قلم جانباز

کیا شیعہ خیر البریہ ہیں ... عقائد شیعہ ... جہاں تک شیعہ کتب میں
اس فرقہ کے عقائد و اعمال بیان کئے گئے ہیں ان کے مطالعہ سے تو پتہ چلتا
ہے کہ اس فرقہ ضالہ میں انسانیت اور شرم و حیا ہی نہیں ہے۔ ان کی
کتب میں ایسی ایسی بے حیا سوز اور واہیات باتیں ملتی ہیں جنہیں
پڑھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور کانوں کو ہاتھ لگاتے پڑھتے ہیں۔ اور
لا حول پڑھے بغیر رہا نہیں جا سکتا۔ جس فرقے کے ایسے گندے عقائد
ہوں بھلا اس فرقے کے متعلق خیر البریہ ہونے کا دعویٰ کیسے زیب دے
سکتا ہے۔ آئیے! موصوف کی تسلی کے لئے ہم آئینہ میں ان کا منحوس
چہرہ خود ان کی کتب سے دکھاتے ہیں اور اس بات کا فیصلہ قارئین
پر چھوڑتے ہیں کہ کیا یہ فرقہ خیر البریہ ہے یا اسلام اور انسانیت دونوں
سے عاری ہے ص۳۳ کی عبارت عنوان سمیت ملاحظہ ہو۔

ص۳۳ شیعہ مذہب میں لواطت جائز ہے

لواطت خلاف فطرت ایسا گندا اور خبیث فعل ہے کہ مسلمان تو درکنار
کافر بھی اس کو برا سمجھتے ہیں مگر قربان جائیں شیعہ مذہب پر کہ ان کے
نزدیک یہ خبیث فعل بھی جائز ہے۔

قارئین ارباب انصاف علامہ جانباز نے جن پاکیزہ خیالات اور اچھے الفاظ
کو شیعوں کے خلاف ذکر فرمایا ہے اس سے علمائے اہلسنت کی صحیح شائستگی ظاہر ہوتی ہے
لہذا ہم ان کی تحقیق کے خلاف ایک ایسا مقالہ لکھتے ہیں جو جندب علیہ یونیورسٹی کی
سند سالانہ جلسہ میں انعام کی خاطر پیش کئے جانے کے قابل ہوگا۔

جناب عمر نے عورتوں سے وطی فی الدبر فرما کر اللہ پاک کو مجبور کر دیا کہ وہ عورتوں سے لواطہ کی اجازت کے بارے میں قرآن میں آیت نازل فرما دے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ابواب التفسیر صفحہ ۲۳۳ جلد ۲ آیت حرث
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۱۹۱ جلد ۸ کتاب التفسیر آیت حرث
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن صفحہ ۴۳۹ جلد ۳ آیت حرث لکم
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۶۰ جلد ۱
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صفحہ ۲۹ جلد ۶ آیت حرث لکم
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی صفحہ ۹۳ جلد ۳ آیت حرث لکم۔

ترمذی شریف کی عبارت ملاحظہ ہو عن ابن عباس قال جاء عمر الی النبی فقال یا رسول اللہ هلکت قال وما الذی اهلکک قال حولت رحلی البارحۃ فلم یرد علیہ شیئا قال فاوحی اللہ الی رسولہ هذه الآیۃ نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم۔ نوٹ:۔ اس آیت کے بعد یہ الفاظ لکھے ہیں اقبل وادبر چونکہ یہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔ اس لئے یہ کسی بے ایمان مولوی کی حرکت ہے جو قرآن میں تحریف کرنا چاہتا ہے۔ اور اب پوری روایت کا ترجمہ ملاحظہ ہو اور عمر صاحب کی اسلام کی خاطر قربانیوں کی داد بھی دیں۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ جناب عمر نبی کریم ص کی
خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ حضور میں تو ہلاک ہو
گیا ہوں۔ نبی پاک نے فرمایا کہ کس چیز نے تم کو ہلاک
کیا ہے؟ عرض کی کہ آج رات میں نے اپنے پالان کو
الٹ دیا۔ نبی پاک نے جناب عمر کو کوئی جواب نہ دیا۔
پس اللہ پاک نے اس کو وحی فرمایا کہ عورتیں تمہاری
تمہارا کھیت ہیں اور اپنے کھیت میں آؤ جدھر سے
تمہارا جی چاہے۔

نوٹ :۔ علامہ جانباز آنکھیں کھولیں۔ عمر کا بیوی
سے لواطہ کا ثبوت صحاح ستہ سے مل گیا ہے۔
فاروق اعظم کی لواطہ کے بارے دو قسم کی سنت ہے

ارباب انصاف صحیح ترمذی سمیت دیگر کتب کے حوالے سے
پڑھ لیا کہ جناب فاروق اعظم نے بیوی سے لواطہ فرمایا اور پھر اپنے
اس عمل پر رسول خدا کو گواہ بنایا۔ اور یہ لواطہ کی ایسی قسم ہے
جس کا خلافت آب کو چسکا تھا۔ اور یہ لواطہ مشروع بھی ہے۔
نیز لواطہ کی دوسری قسم لواطہ مشہور کی ہے۔ جس کا بعض
ناحقول رافضی اس طرح تحقیق کرتے ہیں اور ناقابل تردید دلیل رکھتے
ہیں کہ "کما ورث الولد الحلال لیشبہ بالخال" کہ حلال بچہ
ماموں کے مشابہ ہوتا ہے۔ لہذا فاروق صاحب اپنے ماموں [illegible]
کے مشابہ تھے۔ پس ماموں لواطہ پیشہ تھا۔ وہ [illegible]
میں تھا مگر ارباب انصاف پر مخفی نہیں ہے اور اس کا مذہب
شیعہ میں کوئی انکار نہیں ہے۔

درمنثور کی ہے ان عبد اللّٰہ بن عمر کان لا یری باساً ان
عبارت { یاتی الرجل المرأۃ فی دبرھا ۔
جناب عبداللہ بن عمر اس امر کو گناہ نہیں جانتے تھے کہ مرد اپنی عورت
سے لواط کرے۔ ابن عمر نبی کا سالا ہے خلیفہ زادہ ہے ۔
شریعت کے احکام میں ہدایت کا ستارا ہے ۔
درمنثور { قال ابن عبدالبر والروایۃ عن ابن عمر
کی عبارت { بھذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ

ابن عبدالبر نے فرمایا کہ عورتوں سے جواز لواطت کی
روایت حضرت عمر سے معلوم ہے ۔ مشہور ہے اور صحیح ہے ۔
نوٹ:- علامہ سیوطی نے تقریباً دس عدد روایات جواز لواطت کی ابن عمر
سے تحریر کی ہیں اسی لئے علامہ اس جواز لواطت کو ابن عمر سے
صحیح تسلیم کیا ہے اور خود سیوطی نے بھی درمنثور کے خطبہ میں اعلان کیا ہے
کہ اس تفسیر میں کتب معتبرہ سے بسند عالی جو روایات ہیں لکھی جائیں گی۔

علامہ جانباز کا لواطت کو جائز کہنے والے کی مذمت کرنا بے انصافی ہے

ارباب انصاف! مترجمہ مشمولہ صفحہ ۲۰۸ کی عبارت میں
علامہ محمد علی نے لکھا ہے کہ لواطت خبیث فعل ہے اس کو
کافر بھی برا سمجھتے ہیں۔ ہم شیعہ خیرالبریہ کہتے ہیں کہ عورتوں
سے لواطت خبیث فعل نہیں ہے بلکہ یہ وہ عبادت ہے

اور فعل خیر ہے جس کو صحابی رسولؐ اور محمد علی جانباز کے
امام نمبر ۲ حضرت عمر نے خود کیا ہے اور بے شک کافر
اس کو برا سمجھیں مگر ہدایت کا ستارہ خلیفہ زادہ نبیاکؐ
کا سالمہ اور صحابی عبداللہ بن عمر اس کو جائز جانتا تھا
جانباز نے فرمایا ہے کہ شیعوں کی کتب سے ہم ان کا
منحوس چہرہ ان کو دکھاتے ہیں اور ہم نے بھی مولانا کو
ان کے امام نمبر ۲ حضرت عمر کا وہ چہرہ دکھایا ہے۔ جس پر
عورتوں سے لواطت کی رحمت برستی تھی۔ اور ابن عمر
نے لواطت کے جواز کا قول اختیار فرما کر اہل اسلام
اور اہل اسلام کو تاقیامت سربلند فرمایا ہے اور ہم ان
فخر قوم لوط کے بہت بہت مشکور ہیں۔

اہلسنت میں جو عورتوں سے لواطہ کو جائز جانتے ہیں ان کی فہرست

۱۔ عزت مآب حضرت عمر فاروق خلیفہ نمبر ۲
۲۔ عزت مآب حضرت عبداللہ ابن عمر خلیفہ زادہ
۳۔ عزت مآب حضرت امام مالک مجتہد اعظم
۴۔ عزت مآب حضرت امام شافعی مجتہد اعظم
۵۔ عزت مآب حضرت ابن مبارک عالم اجل
۶۔ عزت مآب علماء و فقہاء و مفسرین رضوان اللہ علیہم
۷۔ عزت مآب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
۸۔ عزت مآب تابعین رضوان اللہ علیہم

نوٹ: ان ثبوت اسی کتاب میں موجود ہیں۔ توجہ فرمائیں۔

عورتوں سے لواطت تمام علمائے مدینہ منورہ حلال و جائز جانتے تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۱۵ کتاب النکاح باب متعہ
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی جلد ۳ صفحہ ۲۲ آیت حرث لکم از جمال الدین قاسمی
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۶۲ ۔ آیت حرث لکم۔
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۴۸، آیت حرث کتاب التفسیر

نیل الاوطار: قال الاوزاعی ... من قول اهل الحجاز خمس فذکر منها
کی عبارت: متعة النساء من اهل مكة واتيان النساء في ادبارهن
من قول اهل المدينة ...

ترجمہ: امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ اہل حجاز کے ۵ فتوے ایسے ناجائز ہیں ان
میں ایک فتویٰ اہل مکہ کا ہے کہ وہ عورتوں سے متعہ کو جائز جانتے ہیں
اور دوسرا فتویٰ اہل مدینہ کا ہے کہ وہ عورتوں سے لواطت جائز جانتے ہیں

ابن کثیر کی عبارت: ینسب هذا القول الى طائفة من فقهاء المدينة
عبارت: عورتوں سے لواطت کے جواز کا قول مدینہ شریف کے فقہاء کی
جماعت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

عورتوں سے لواطت صحابہ کرام اور تابعین عظام جائز جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی جلد ۳ صفحہ ۹۳ بقرہ آیت ۲۲۳ حرث لکم۔
مستند جواز هذا الى زمرة كبيرة من الصحابة والتابعين.
لواطت کا عورتوں سے جواز کا فتویٰ منسوب ہے سعید بن مسیب نافع اور
ابن عمر کی طرف اور محمد بن کعب اور عبدالملک اور امام مالک کی طرف اور اس لواطت کا جواز
صحابہ اور تابعین کی ایک بہت بڑی جماعت کی طرف منسوب ہے۔

عورتوں سے لواطت کی اجازت امام اہل سنت امام شافعی سے ثابت ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج۱ ص۲۶۶ - آیت حرث لکم۔

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۱۲۵ پارہ ۲ حدیث لکم

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن جصاص ج۱ ص۳۵۲ حرث لکم

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی ج۳ ص۲۲۸ بقرہ آیت ۲۲۳

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الموافقات ص۲۶

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج۶ ص۲۰۰ باب وطی دبر

دُر منثور، اور عن الشافعی انه قال لم یصح عن رسول الله فی

نیل کی عبارت التحریم ولا فی التحلیل شئ والقیاس انه حلال

ترجمہ۔ عورتوں سے لواطت کے بارے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس کے حرام یا حلال ہونے کے بارے نبی کریم سے بسند صحیح تک کچھ نہیں آیا اور قیاس یہ ہے کہ یہ حلال ہے

ایک سنی امام کی ہدایت کہ وقت مشکل تیل استعمال کرنا جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج۱ ص۲۶۶ - آیت حرث لکم

عن ابی ملیکہ انه سئل عن اتیان المرأة فی دبرها فقال قد اردته من

جاریة لی البارحة فاعتاصت علیّ فاستعنت بدهن۔

ترجمہ۔ امام اہلسنت ابو ملیکہ سے سوال ہوا کہ عورت کی دبر میں دخول جائز ہے انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں نے ایک کنیز سے لواطت کا ارادہ کیا ہے اور دخول مشکل ہو گیا پس میں نے تیل سے مدد حاصل کی۔

نوٹ :- علامہ جانباز صاحب یہ لواطت آپ کے امام نے حلال کر دیا اور آپ کو بہت بہت مبارک۔

(۱۱) اہلسنت امام مالک سے بھی عورتوں سے لواطہ کا جواز ثابت ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ج۱ ص۳۵۲ آیت حرث لکم
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص آیت حرث لکم
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج۲ ص۲۲۹ پارہ ۲ بقرہ
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج۱ ص۵۲۶ بقرہ آیت ۲۲۳
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج۸ ص۱۹۱ کتاب التفسیر حرث لکم

احکام القرآن کی عبارت: قال ابوبکر المشہور عن مالک اباحۃ ذالک واصحابہ ینفون عنہ ہذہ المقالۃ لقبحہا وشناعتہا وہی عنہ اشہر من ان یندفع بنفیہم۔

ترجمہ:۔ علماء محبان بیان کرتے ہیں کہ عورتوں سے لواطہ کی اباحت کا فتویٰ امام مالک سے مشہور ہے۔ اور اس اباحت کی شہرت زیادہ ہے۔

درمنثور کی عبارت: سألت مالک بن انس عن وطی الحلائل فی الدبر فقال لی الساعۃ غسلت راسی منہ۔

ترجمہ:۔ سائل نے امام مالک سے پوچھا کہ کیا عورتوں سے لواطہ جائز ہے انہوں نے فرمایا کہ اسی وقت ابھی ابھی میں اس فعل سے فراغت کے بعد سر دھو کر آیا ہوں۔

روح المعانی کی عبارت: الساعۃ غسلت راسی ذکری منہ۔

امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ابھی ابھی آلہ تناسل کا سر اس لواطہ کی وجہ سے دھو کر آیا ہوں۔

نوٹ:۔ علامہ محبان صاحب آنکھیں کھولیں اور ان حوالجات کو دیکھیں اور پھر اپنی دیانت پر غور فرمادیں کہ جس امر کی وجہ سے تم شیعوں کی مذمت فرماتے ہو وہ امر آپ کے گھر میں موجود ہے اور جناب کا مذہب غلاظت کا گٹر ہے جو آپ کو نصیب اور مبارک ہو۔

علامہ جانباز نے شیعوں کی عورتوں کے لواطت بابت کتنی چھینٹے دیئے

اعتراض: عورتوں سے لواطت کے مسئلے کو ہم نے شروع ہو کر چھیڑا ہے علامہ جانباز نے اپنے رسالہ حرمت متعہ میں بڑے فخر سے صفحہ ۳۵ میں لکھا ہے کہ میں نے لواطت کی حلت خود ان کی یعنی شیعوں کی کتب سے نقل کی تھی مگر شیعوں نے اس کی کوئی تردید نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ شیعہ اس فعل کو اپنے دیگر آئمہ کی طرح جائز سمجھتے ہیں ورنہ خاموشی کے کیا معنی؟

جواب: چلا کر راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

مولانا محمد علی کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ آپ نے صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے کہ حلیت لواطت عورت کے بارے سوچنے والا مسلمان نہیں ہے صفحہ ۴۸ میں لکھا ہے کہ یہ لواطت بعض علماء کے نزدیک کفر ہے صفحہ ۴۲ میں خود لکھا ہے کہ جب شیعہ امام سے پوچھا گیا کہ کیا ایسا آپ بھی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں میں ایسا نہیں کرتا۔ علامہ جانباز صاحب نے فخر قوم اہلسنت شیعوں کے کسی امام نے آج تک یہ فعل نہیں کیا مگر آپ کے امام دوم حضرت عمر نے خود یہ فعل کیا ہے پس عمر صاحب کے مسلمان ہونے اور ان کے کفر کے بارے فیصلہ کرنا آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ فعل کرنے والا لعنتی ہے ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ یہ فعل عمر نے بھی کیا ہے ان کا کیا بنے گا۔

علامہ محمد علی جانباز کی خود اپنی قوم فخر قوم لوطیہ

اعتراض: انصاف علامہ جانباز نے صفحہ ۴۱ میں لکھا ہے کہ فرقہ شیعہ اس قابل ہے

کہ ان پر بھی عذاب نازل ہو جو قوم لوط پر نازل ہوا تھا ہم کہتے ہیں کہ جانباز صاحب آپ کے خلفاء فقہاء علماء کرام اور تابعین عظام کے ارشادات عالیہ کتب اہلسنت سے ہم نے نقل کر کے جناب کی خدمت میں پیش کئے ہیں لہذا اگر عورتوں سے لواط کرنے والے یا اجازت دینے والے پر عذاب یا لعنت آئے گی تو سب سے پہلے عذاب اور دوسری شئی آپ کے حضرت عمر خلیفہ دوم پر آئے گی کیونکہ انہوں نے خود عورت سے لواط کیا ہے اور پھر یہ عذاب اور لعنت عبداللہ بن عمر اور سعید بن مسیّب اور پھر یہ لعنت و عذاب امام مالک اور امام شافعی پر آئے گی اور پھر یہ عذاب اور لعنت ان تمام سنی علماء پر جو خود یہ فعل کرتے ہیں یا اس کی اجازت دیتے ہیں آئے گی اور شیعہ مذہب والے اس فعل کو بالکل حلال نہیں سمجھتے۔

سنی علماء کی گواہی کہ عورتوں سے لواط شیعہ مذہب میں حلال نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۲۵ جلد ۱ ، البقر آیت ۲۲۳

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۲۹ باب وطی فی الدبر

نیل الاوطار کی عبارت { ... مکروہ عند ھم کہ عورتوں سے لواط شیعوں کے نزدیک مکروہ ہے اور روح المعانی میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ محققین اہل تشیع کے نزدیک عورتوں سے لواط حرام ہے۔

نوٹ :- اگر مولانا جانباز اپنے امام مالک اور امام شافعی اور خلیفہ عمر کی مذکورہ مسئلہ میں صفائی دیں گے تو ہماری طرف سے بھی اسی صفائی کو کافی سمجھا جائے اور اگر کوئی شیعہ مذکورہ لواط کو جائز بھی جانتا ہے تو حضرت عمر سے اتفاق کی خاطر اور اتحاد بین المسلمین کے لئے

عورتوں سے انکی دبر میں وطی کرنا شیعہ علماء کے نزدیک حرام ہے

کتاب الروضۃ البہیۃ شرح لمعہ دمشقیہ کتاب النکاح فصل نمبر ۱ میں لکھا ہے۔

والوطی فی دبرھا مکروہ کراھۃ مغلظۃ وفی روایۃ سدیر عن الصادق علیہ السلام یحرم لانہ روی عن النبی انہ قال محاش النساء علی امتی حرام اور حاشیہ میں بھی لکھا ہے وذھب جماعۃ من علمائنا منھم القمیون وابن حمزۃ الی التحریم۔

ترجمہ :- اور عورت سے اس کی دبر میں وطی کرنا مکروہ ہے کراہت مغلظہ سے (جو کہ حرمت کے قریب ہے) اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سدیر نے روایت کی ہے کہ عورتوں سے وطی فی الدبر حرام ہے۔ کیونکہ امام نے نبی پاک سے روایت فرمائی ہے کہ میری امت کی عورتوں کی ادبار میری امت پر حرام ہیں اور اسی حدیث کے حاشیہ میں بھی لکھا ہے کہ ہمارے شیعہ علماء کی جماعت کا فتویٰ ہے کہ لواطت عورت سے حرام ہے۔ مولانا

مولانا محمد علی جانباز تم شیعوں کو ایک طرف رکھو کیونکہ بقول آپ کے ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور تم اہلسنت علماء جو صحیح مسلم کہلاتے ہو کیا تمہارا یہی اسلام ہے کہ بے ایمانی اور بددیانتی سے مناظرہ کیا جائے کسی سنی علماء کی جرأت نہیں ہے کہ حدود انصاف میں رہ کر وہ ہمارے ساتھ مناظرہ کرے۔ علامہ جانباز صاحب تم عورتوں سے لواطت کے مسئلہ میں خیانت علمی فرما کر ہمیں الزام دیتے ہو حالانکہ جناب کے مذہب کے مردوں میں سے خود علماء اور دیگر اہم شخصیات لواطت کرواتے تھے حوالہ جات حاضر خدمت ہیں

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

علیؑ جانتا ہے آنکھیں کھولیں حکم بن عاص صحابی تھا اور آپکے
خلفا کا دادا تھا عثمان کا چچا تھا اور خود لواطت کرواتا تھا
ثبوت حاضر ہو اگر حوالے غلط ہوں تو عدالت مجھے بے شک پھانسی کا آرڈر دے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی جز ۲۹ سورہ نون والقلم
اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۰۸ باب ۱ مقصد

روح المعانی کی عبارت قولہ تعالیٰ عتل بعد ذالک زنیم وفی روایۃ ابن ابی حاتم الزنیم انه معروف بالابنة ولا يخفى ان المأبون معدن الشرور والمراد من هذه الآية وليد بن مغيرة المخزومي و حكم بن العاص وابو جهل ۔

ترجمہ: آیہ شریفہ میں لفظ زنیم سے مراد یہ ہے کہ جس میں ابنہ کی بیماری پائی جائے اور اس آیت سے مراد تین ہستیاں ہیں ولید بن مغیرہ خالد سیف اللہ کے والد محترم اور حکم بن عاص مروان کے بابا جان اور ابوجہل حضرت عکرمہ صحابی کے والد صاحب اور حضرت فاروق کے ماموں جان ۔

صواعق محرقہ کی عبارت قال ابن ظفر وكان الحكم وكان الحكم هذا يرمى بالداء العضال وكذلك ابوجهل كذا ذكره الدميري في الحيوة الحيوان ومانقله عن ابن ظفر في ابي جهل لا تأويل عليه فيه بخلافه في الحكم فانه صحابي و قبيح ان يرمى بذالك صحابي فليحمل على

انہ مرض عجم ذالک شان یرزمی بہ قبل الاسلام۔

ترجمہ :۔ ابن ظفر فرماتا ہے کہ مروان کے ابا جان حکم بن عاص کو لاعلاج بیماری ابنہ والی تھی اور نیز یہ بیماری حضرت فاروق کے ماموں جان ابوجہل کو بھی تھی اس چیز کو دمیری نے اپنی کتاب حیوۃ الحیوان میں ذکر فرمایا ہے وابت حجری کی مذہبی غیرت جوش میں آتی ہے اور بزرگوں کے بزرگوں کی یوں صفائی پیش کرتے ہیں، دمیری نے جو ابن ظفر سے نقل کیا ہے جناب فاروق کے ماموں جان ابوجہل کے بارے میں اس کی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ابوجہل کافر تھا البتہ حکم مروان کا ابا جان صحابی تھا اور بلا بلکہ بہت برا ہے کہ صحابی ابنہ کی بیماری میں مبتلا ہو لیں حکم کی صفائی یہ ہے کہ اگر یہ مرداتا تھا تو یہ عادت اس کو اسلام سے پہلے زمانہ کفر میں ہوگی۔ مبارک مبارک مبارک

حکم صحابی چھ خلفاً بنو مروان کا دادا مرحوم تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر طبع مصر صفحہ ۔ ذکر خلفت میں لکھا ہے فالاثنا عشر ھم الخلفاء الراشدون الاربعۃ ومعاویۃ وابنہ یزید وعبدالملک بن مروان واولادہ الاربعۃ وبینھم عمر بن عبدالعزیز

ترجمہ سنی مذہب کے بارہ خلفاً ہیں پہلے چار خلفاء راشدون، معاویہ اور اس کا بیٹا یزید۔ چھٹو عبدالملک بن مروان بن حکم اور چار بیٹے عبدالملک کے، ولید، یزید، ھشام، سلیمان اور عمر بن عبدالعزیز خلفاء حضرت حکم صحابی چھ خلفاء کا دادا تھا اور لواطت بھی کروا تا تھا اور علامہ تبانہ اس صحابی پر جتنا فخر کرے۔ تھوڑا ہے۔

علامہ محمد علی جانباز سر اٹھائیں اور آنکھیں کھولیں

قاضی یحیٰی پکا اہلسنت تھا اور لواطہ بھی کرواتا تھا۔

ثبوت ملاحظہ ہو۔ حوالہ غلط ہو تو عدالت مجھے پھانسی کی سزا دے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۴ ص ۱۹۸ ذکر یحیٰی بن اکثم

قلت: وكان يحيى بن اكثم سليما من البدعة ينتحل مذهب اهل السنة والجماعة۔ کہ میں صاحب کتاب حافظ ابوبکر کہتا ہوں کہ جناب قاضی یحیٰی بن اکثم کی بدعت سے محفوظ تھے اور آپ پکے اہلسنت والجماعت تھے

یحیٰی بن اکثم قاضی بھی تھا اور لواطہ بھی کرواتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۴ ص ۱۹۸ ذکر یحیٰی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۱ ص ۱۹۸ از راغب اصفہانی

المحاضرات کی عبارت: قال المامون ليحيى بن اكثم يعرض به من الذي يقول: قاضٍ يرى الحد في الزنا ولا يرى على من يلوط من باس

قال: يا امير المؤمنين هو الماجن احمد بن ابي نعيم الذي يقول:

اميرنا يرتشي وحاكمنا يلوط، والراس شر ما راس

لا احسب الجور ينقضي وعلى الامة والٍ من آل عباس

ترجمہ: حضرت مامون نے قاضی یحیٰی پر طنز کرتے ہوئے پوچھا کہ قاضی جی کون ہے جو کہتا ہے کہ قاضی زنا کی حد جاری کرتا ہے اور لواطہ کرنے والے کو گنہگار نہیں سمجھتا۔

قاضی نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین! احمد بن ابی نعیم جو شاعر ہے
حاجب ہے یحییٰ کہتا ہے کہ ہمارا ابن اکثم قاضی لواطت کرتا ہے اور امیر ہمارا زنا
بازی کرتا ہے اور جب تک اس امت پر عباس کی حکومت رہے گی
دنیا سے ظلم ختم ہونے کی امید نہیں ہے۔

آسمانی خبر کہ قاضی یحییٰ لواطت کرواتا تھا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۲ ص ۱۵۱، الحد السادس عشر
مامون عباسی کے پاس ایک شیعی لڑکا بیٹھا تھا۔ مامون نے قاضی
یحییٰ سے کہا کہ اس سے پوچھ کر اس کی عقل کا اندازہ کریں کہ خاطر آپ کوئی
سوال فرمائیں۔ قاضی نے فرمایا کہ بولو بیٹا کیا خبر ہے۔ لڑکے نے کہا کہ
زمین کی یہ خبر ہے کہ تو لواطت باز ہے اور آسمانی خبر یہ ہے کہ تو
علت اُبنہ کا مریض ہے۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ صحیح خبر کون سی
ہے۔ لڑکے نے کہا کہ آسمان کی خبر غلط نہیں ہو سکتی۔

سنی مذہب میں جو لواط کروائے تو قاضی کے ساتھ امامت بھی جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۳۷ کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ
مفتی اعظم امام زہری فرماتے ہیں کہ مخنث یعنی جو لواط کرواتا ہو وقت ضرورت
اس کی امامت صحیح۔ مولوی محمد علی! لکھیں لکھوائیں جناب کے مذہب میں تو
لواط کروانے والا قاضی بھی ہو سکتا ہے اور امام مسجد بھی ہو سکتا ہے اور
اس قماش کا آدمی صحابہ اور پکا اہل سنت بھی ہو
سکتا ہے۔

مولوی جانباز آنکھیں کھولیں آپ کے مذہب کا بڑا عالم امام اعظم کا شاگرد عبداللہ بن مبارک بھی لواطہ کرواتا تھا شرط حاضر ہو اگر حوالہ غلط ہو تو عدالت عالیہ میں سزا قبول ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد۲ ص۹۶ (المجرد الثانی)

المجون فیہم بالابنة لما استولی ابن ابی صدع علی طبرستان فوض الی عبداللہ بن المبارک القضاء و کان یرمی بالابنة قال یا امیر المومنین انا احتاج الی رجال اجلاد یعینونی: فقال قد بلغنی ذالک ۔

ترجمہ: حاکم طبرستان نے عبداللہ بن مبارک کو قاضی بنایا اور عبداللہ علت ابنہ کا مریض تھا کہنے حاکم سے کہا کہ سردار مجھے کچھ مردوں کی ضرورت ہے جو میری مدد کریں حاکم نے فرمایا کہ مجھے اس طلب کی پہلے سے وجہ معلوم ہے ۔

نوٹ:- علامہ محمد علی جانباز صاحب جناب ہی انصاف فرمادیں کہ جناب نے شیعوں پر تہمت لگائی کہ وہ خود عورتوں سے لواطہ کرتے ہیں اور ہم نے تمہاری کتاب سے ثابت کیا ہے کہ تمہارے مذہب کے مرد خود لواطہ کرواتے ہیں جناب کو ہم نے قاضی یحییٰ بن اکثم فرض کیا ہے اور آپ فیصلہ صادر کریں کہ عورت سے اس کے شوہر کا لواطہ کرنا زیادہ برا ہے یا صحابی کا ، یا عالم کا ، یا قاضی کا مرد ہو کر لواطہ کروانا زیادہ برا ہے ۔

حاکم صحابی زندہ باد ابن مبارک زندہ باد قاضی یحییٰ زندہ باد

قوم لوط زندہ باد

قتل عثمان کا بدلہ اور انتقام لواطت کے ذریعہ لیا جاتا ہے!

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۳ صفحہ ۲۵۳، الحد ۱۵

کان سکران یبکی ویقول: لو عرفت قتلة عثمان! فقال له مخنث ما کنت تفعل بهم. قال کنت اشکهم! فقال المخنث: انا قتلته فامتطاه وجعل یقول: یا ثارات عثمان: والمخنث یقول من تحته ان کنت ولی الدم وهذه عقوبتک فانی اقتل کل یوم عثمان.

ترجمہ:- ایک مست مدہوش تھا اور کہہ رہا تھا کہ کاش مجھے حضرت عثمان کے قاتل مل جاتے۔ ایک مخنث نے پوچھا کہ اگر وہ مل جائیں تو کیا کرے گا۔ مست نے کہا کہ میں ان سے لواطت کروں گا۔ مخنث نے کہا کہ حضرت عثمان کو میں نے قتل کیا ہے۔ پس مست نے اس مخنث کو جھٹ پٹ لٹا دیا اور نعرہ لگایا کہ یا ثارات عثمان۔ اور وہ مخنث اس کے نیچے کہہ رہا تھا کہ اگر خون عثمان کا تو وارث ہے اور قتل عثمان کی یہی طرح تیری سزا ہے تو میں ہر روز عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کروں گا۔

جناب امیر معاویہ کی خاطر لواطت کی سعادت

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۳ صفحہ ۲۳۷، الحد ۱۰

ودفع رجل الی امرد دراهم فلما کشف ایره استعظمه فامتنع فقال له الرجل: اما ان... فتدخله واما ان تشتم معاویة فقال الصبر علی... الا... خال امیر المومنین من شتم خالی وخال امیر المومنین

فلما أدخله فيه قال: آخ يا رب هذا في هوى وليك قليل، اللهم إني قد بذلت نفسي من شتم معاوية فصبرني۔

ترجمہ: ایک شخص نے لواطت کے لیے ایک لڑکے کو کچھ روپیہ دے کر راضی کر لیا۔ اور جب نالائق کرنے کو تیار ہوا تو لڑکے نے اس کے آلہ کو دیکھ کر کہا کہ یہ تو بہت بڑا ہے اور میں اس کو داخل نہیں ہونے دوں گا۔ اس نے کہا کہ تم کو دو کام ضرور کرنے پڑیں گے یا اس کو داخل کرو گے۔ اور یا معاویہ کو گالیاں دو۔ (وہ لڑکا حضرت معاویہ کا بہت عقیدت مند تھا) اس نے کہا کہ میرے ماموں اور مومنین کے ماموں کو گالیاں دینے کی نسبت اس تیرے آلہ کے دخول کی اذیت پر صبر کرنا آسان ہے پھر جب اس مرد نے داخل کر دیا تو لڑکا کہنے لگا ہائے میرے اللہ! تیرے ولی معاویہ کی محبت میں یہ اذیت برداشت کرنا بالکل تھوڑی چیز ہے۔ اے میرے خدا میں حضرت معاویہ سے گالیاں روکنے کی خاطر مروا رہا ہوں تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرما۔

نوٹ: علامہ محمد علی جانباز صاحب بہت بڑے عالم ہیں اور میں ان کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ وہ غور تو کریں کہ لواطت والے مسئلے سے کچھ وقت بچا کر علت المشائخ کے موضوع پر بھی تحقیق فرما دیں اور اس سلسلہ میں ہماری کتابیں سہم مسموم اور قول مقبول کو بھی ملاحظہ فرماویں۔ کیونکہ بلند پایہ ان کے پیر بھائی ہیں۔ جو علت المشائخ کو اپنے بزرگوں کی سنت سمجھ کر اپنے لئے بہت بڑی سعادت جانتے ہیں۔

میدان لواطہ کا ایک اور بڑا پہلوان یزید بن معاویہ

اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۳۴ ذکر عبدالملک
ولست بالخلیفۃ المستضعف یعنی عثمان ولا الخلیفۃ المداھن
یعنی معاویۃ ولا الخلیفۃ المأبون یعنی یزید بن معاویہ۔
ترجمہ: امام النواصب ابن کثیر دمشقی فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے
خطبہ میں کہا تھا کہ میں مثل عثمان کمزور خلیفہ نہیں ہوں اور مثل معاویہ
مکار بھی نہیں ہوں اور مثل یزید کے گانڈو بھی نہیں ہوں۔ نوٹ: تاریخ الخلفاء
سیوطی ذکر ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان میں لکھا ہے کہ
امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ولید مرحوم کافر نہ تھا بلکہ اشتہر بالخمر والتلوط
کہ وہ شراب پینے میں اور لونڈے بازی میں مشہور تھا۔ نیز اسی تاریخ
میں لکھا ہے کہ ولید کے قتل کے بعد اس کے بھائی نے کہا تھا کہ ولید
نے میرے ساتھ بھی لواطہ کا ارادہ کیا تھا۔

محمد علی جناح کے مذہب میں مخنث امام مسجد کا تحفظ۔

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۳۲ کتاب الصلوۃ
قال الزہری لا نری ان یصلی خلف المخنث الا من ضرورۃ
ترجمہ: امام سنی مذہب زہری فرماتے ہیں کہ وقت مجبوری مخنث امام کے
پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ نوٹ: کتاب عمدۃ القاری
شرح بخاری ص ۲۶ کتاب الصلوۃ میں لکھا ہے کہ المخنث بالفتح من
یوتی فی دبرہ کہ مخنث وہ ہوتا ہے جس کی دبر میں کیا جائے
اور کتاب مجمع بحار الحدیث باب الخا جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ امر مخنث
ترجمہ وحید الزمان میں لکھا ہے کہ مخنث وہ ہے جس کی گانڈ مارتے ہیں

سنی علماء کا شیعان علیؑ پر ایک اور بہتان کہ شیعہ مذہب میں زنا بالجبر جائز ہے اور وہ تزویج ہے

کتاب اہلسنت حرمت متعہ ص۲۲ از ملاں سہروردی اور تحقیق متعہ ص۱۰ از مفتی بشیر احمد اور متعہ یا زنا ص۱۵ از فیض احمد اویسی۔ ان تینوں نے شیعہ مذہب پر یہ بہتان باندھا ہے کہ بقول اویسی کے شیعہ مذہب میں زنا بالجبر جائز ہے اور ثبوت میں روایت پیش فرماتے ہیں کہ شیعوں کی کتاب فروع کافی ص۔ باب۔ میں لکھا ہے کہ ایک عورت عمر کے پاس آئی اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کرو۔ عمر نے رجم کا حکم دے دیا۔ پھر جناب حضرت علی علیہ السلام کو اس قصہ کی خبر دی گئی تو آنجنابؑ نے اس عورت سے پوچھا کہ تو نے کس طرح زنا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں جنگل سے گذری اور مجھے سخت پیاس لگی میں نے ایک بدو (صحرائی عرب) سے پانی مانگا اور اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر وہ اس شرط پر پانی دینے کے لئے تیار ہوا کہ میں اس کو اپنے نفس پر قدرت دوں اور میرے ساتھ جو چاہے کرے۔ پھر جب پیاس نے مجھے بہت تنگ کیا اور مجھ کو اپنے مرنے کا خطرہ ہو گیا تو میں نے اس کو اپنے نفس سے جو وہ چاہے کرنے کی اجازت دے دی۔

فقال امیر المومنینؑ ھذہٖ تزویج ورب الکعبہ

جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم یہ تو تزویج ہے۔

نوٹ: اس روایت کو سرکشی لال اپنے مزاج کے مطابق رنگ روغن لگا کر اپنی
ناقص تحقیق کی بنا پر شیعوں کو جیتنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اب ہم اس
روایت کا جواب پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں
جواب ۱: ارباب انصاف۔ شیعان علی کی تمام کتابیں علم فقہ کی حاضر ہیں
اور تمام کتب فقہیہ میں لکھا ہے کہ زنا حرام ہے اور اس کی سزا رجم یا کوڑے
ہیں۔ لیکن شیعوں پر یہ تہمت کہ وہ زنا کو حلال جانتے ہیں یہ نا انصافی
ہے اور ہمارے مخالف کا ہمارے خلاف جھوٹ بول کر اپنے مصنوعی
مذہب کی حفاظت کرنا یہ اس کی بوکھلاہٹ ہے بلکہ شکست فاش ہے
جواب ۲: اس روایت میں یہ الفاظ ھذہ تزویج جو قابل اعتراض ہیں
ان کا جواب یہ ہے کہ کبھی کلام میں حروف تشبیہ محذوف کیا جاتا ہے
ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۹۲ باب ۱۱
میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کے حق میں فرمان رسالتؐ حربک حربی یہ کلام
مجاز پر محمول ہے اور حرف تشبیہ محذوف ہے یعنی حربک کالحربی
مطلب یہ ہے کہ اے علیؑ تیرے ساتھ جنگ کرنا مثل میرے ساتھ
جنگ کرنے کے ہے اور مشبہ اور مشبہ بہ کا تمام احکام
میں برابر ہونا لازم نہیں ہے۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ھذہ تزویج میں حرف تشبیہ
محذوف ہے۔ یعنی ھذہ کالتزویج۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح
تزویج کے بعد جب عورت اپنے نفس پر مرد کو تمکین دیتی ہے
تو عورت کے لئے گناہ نہیں ہے اور سزا نہیں ہے۔ اسی طرح
جب عورت مجبور ہو اور اس کو اپنی ہلاکت کا خطرہ ہو

موت واقع ہونے کا گمان ہو اور وہ مرد کو اپنے نفس پر تمکین دے دے تو اگرچہ نکاح نہ ہو مگر اس تمکین کے بعد اس عورت کو گناہ نہیں ہے اور سزا نہیں ہے کیونکہ عورت مجبور ہے اور جس طرح مجبوری کی حالت میں خنزیر کا گوشت کھانا حلال ہے اسی طرح مجبوری کی حالت میں اس عورت کا جماع کرنا حلال تھا کیونکہ اس کو پیاس کی شدت سے موت واقع ہونے کا گمان ہو گیا تھا۔

ارباب انصاف! یہ ہے حقیقت حال۔ مگر افسوس نادان ملاں جھوٹ بول کر اور زنا کو حلال کرنے کی شیعوں پر تہمت لگا کر اپنے بناوٹی مذہب کی ہلتی ہوئی چولوں کو پنچر لگانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔

جواب ۳ مذکورہ روایت خود اہلسنت بھائیوں کی کتاب میں موجود ہے جو صفائی وہ اپنی کتاب کی بابت پیش کریں گے ہماری طرف سے اسی کو کافی سمجھیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبی صفحہ ۸۱ باب ہجوم بکر و عمر الی علی میں لکھا ہے ابو عبدالرحمن السلمی کہتا ہے۔ کہ عمر کے پاس ایک عورت لائی گئی کہ جس کو پیاس نے مجبور کیا تھا اور وہ ایک چرواہا کے قریب سے گزری اور پانی طلب کیا اور چرواہا نے پانی دینے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ وہ عورت اس کو اپنے نفس پر تمکین دے تو پانی دے گا اس عورت نے تمکین دی تو عورت کو رجم کرنے کی بابت عمر نے لوگوں سے مشورہ

کیا۔ جناب امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ مجبور تھی اس کو چھوڑ دو۔ پس عمر نے چھوڑ دیا۔ مصنف کتاب محب الدین طبری عثمانی اس روایت کو لکھنے کے بعد یہ فرماتے ہیں۔ وھذا محمول علی انہا اشرفت علی الھلاک بعدم تمکین۔ کہ یہ روایت محمول ہے کہ عورت ہلاک ہونے کی قریب تھی اگر تمکین نہ دیتی تھی۔ سقط الحد لمکان الشبھۃ اور حد ساقط کی گئی شبہ کی وجہ سے۔

نوٹ:۔ اس روایت میں بھی ہے اور شیعہ کتب میں جو روایت ہے اس میں بھی ہے کہ عورت نے اپنے نفس پیاس چرواہا کو تمکین اس لئے دی کہ عورت پیاسی تھی پانی کی خاطر مجبور تھی۔ پس اس لئے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ فعل عورت کا عدم معصیت و عدم سزا میں مثل تزویج ہے۔ اگر کوئی سنی مجبور ہو کر زنا کرے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سنی مذہب میں متعہ اور زنا حلال ہے اور اسی طرح تمام مسلمانوں کو یہ رعایت حاصل ہے اور صاحب تحفہ اثنا عشریہ نے صلہ اباب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ حرکات اضطراری محل عتاب نہیں ہے اور ان پر شکایت نہیں ہوتی۔

قانون مشہور ہے کہ الضرورات تبیح المحظورات کہ مجبوری کے باعث منع کام بھی مباح ہو جاتا ہے۔

جواب نمبر ۲ یہ روایت سند کے لحاظ سے ضعیف ہے مراۃ العقول شرح کافی ملاحظہ کریں

جواب نمبر ۲ سنی فقہ میں امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ محارم سے نکاح کے بعد جماع کرے تو کوئی سزا نہیں ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان جلد ۴ صفحہ ۲۲۳ کتاب الحدود

لو تزوج بذات رحم محرم نحو البنت والاخت والام والعمة والخالة وجامعها لا حد عليه في قول ابي حنيفة۔

ترجمہ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس سے نکاح کرنا حرام ہے مثلاً ماں بیٹی بہن اور اس کے بعد ہمبستری بھی کرے اور یہ شخص کہے کہ میں جانتا ہوں کہ یہ عورتیں مجھ پر حرام تھیں تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر کوئی حد یعنی سزائے شرعی لازم نہیں ہے نیز اگر کوئی شخص شوہر دار عورت سے نکاح کرے اور پھر ہمبستری کرے تو اس پر کوئی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی شخص کسی عورت کو کرایہ پر لائے اور اس سے زنا کرے امام اعظم فرماتے ہیں کہ اس پر بھی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی شخص کسی بچی سے زنا کرے جو ہمبستری کے قابل نہ تھی اس پر بھی سزا نہیں ہے

نوٹ: اگر یہ حوالہ غلط ہے تو بے شک ہمیں کسی چوراہے پر پھانسی دی جائے"

جواب نمبر ۲ الاکبر سپاہ صحابہ کا چہیتا امام یزید بن معاویہ محارم سے زنا کرتا تھا

- اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبدالحئی صفحہ ۱۹ ذکر عقیدہ در یزید۔

میں لکھا ہے کہ جب صحابہ کرام کو یزید کی شراب خوری اور ترک نماز

- اور زنا اور محارم کی حالت معلوم ہوئی تو انہوں نے یزید کی بیعت توڑ دی۔ نوٹ: نقل کفر کفر نباشد بخاری شریف کتاب النکاح میں لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے چار نکاح بی بی عائشہ نے بیان کیے ہیں یہ قرآن کی کفار کے عقیدہ کا ذکر ہے اسی طرح کافی شریف میں زراری نے مجوسی مذہب کا

- طریقہ بیان کیا ہے۔

ناصبیت اور سنیت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

رسالہ ہذا کا اختصار مدنظر ہے اور مخالف کو اس چیز کا صرف نمونہ دکھانا مقصود تھا کہ شیعہ خیر البریہ مخالف کے ہر اعتراض کا جواب دے سکتے ہیں۔ اور اب آخر میں نہایت اختصار کے ساتھ صرف چند اعتراضات کا جواب دیکر اس رسالہ کو تمت بالخیر کیا جو زینت دیتے ہیں

اعتراض: شیعوں میں عورتوں سے لواطہ جائز ہے۔

جواب: اس مسئلہ میں قدر تفصیل گزر چکی ہے۔ اگر مخالف کی تسلی نہیں ہوئی تو ایک اور خوراک لیجئے۔ نوش جان فرمادیں۔ —

نمبرا۔ کتاب اہلسنت تفسیر فتح البیان ص ۲۸ جلد ۱ مؤلفہ نواب صدیق حسن خان میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ سے عورتوں سے لواطہ کے بارے سوال ہوا فقال۔ النبی حلال حلال تو آنجناب نے فرمایا۔ حلال کہ یہ لواطہ حلال ہے۔

سنی فقہ میں ادخال ذکر در دہن زن جائز ہے

کتاب اہلسنت فتویٰ برہنہ ص ۶۳ جلد ۲ طبع لکھنو میں لکھا ہے کہ ادخال ذکر در دہن زن بقولے۔ نہ بقول ثانی التذکیرہ۔ کہ عورت کے منہ میں ذکر کو داخل کرنا اس میں دو قول ہیں۔ ایک میں جائز ہے اور دوسرے میں نہ ہے۔ حضرات ارباب انصاف اہلسنت علماء رضی اللہ عنہم نے شریعت کے مشکل مسئلے حل کرنے میں بڑی محنت فرمائی ہے کہ سنی مذہب میں عورت سے ہر طرح کا لواطہ جائز ہے۔ پیچھے سے بھی اور آگے سے منہ میں بھی۔ "لا حول و لا قوۃ الا باللہ"۔ اس پر کیا تبصرہ کیا جائے۔ ہم اس آیت پر عمل کرتے ہیں۔ اذا مروا باللغو مروا کراما۔

مفتی بشیر پسروری کا شیعوں کیلئے خاص نسخہ مقوی ذکر

اس ملاں نے اپنے رسالہ تحقیق متعہ صفحہ ۳ میں شیعوں کو نسخہ مقوی ذکر شیعہ کتب سے تلاش کر کے پیش کیا ہے کہ کتاب شیعہ فروع کافی جلد ۲ کتاب الذی والتجمل میں لکھا ہے کہ زرد جوتا پہننے سے بیناقی تیز اور ذکر سخت ہوتا ہے اور کالے جوتے پہننے سے ذکر سست ہوتا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہ ہماری طرف سے تحفہ ہے۔

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

شیعوں کی طرف سے پسروری کے پیر بھائیوں کیلئے

خاص نسخہ مقوی دبر

اہل سنت کی معتبر کتاب علاج الامراض ص ۳۰۹ قلمی دستیاب [illegible] دوائے کہ صاحب علت ابنہ را نفع دہد و مشائخ اکثر این دوا را استعمال می فرمودند" کہ جس آدمی کو مروانے کی بیماری ہو اور وہ دوا جو اس کے لیے مفید ہے اور مشائخ کرام زیادہ تر جس دوا کو استعمال فرماتے تھے۔ وہ یہ ہے حکیم اجمل خان دہلوی کے والد حکیم شریف خان نے اپنی خاص بیاض علاج الامراض فصل ہفتم مقالہ چہارم میں لکھا ہے کہ گل نیلوفر خشک دو درم کشنیز دو درم و نیم تخم کاسنی و تخم خرفہ ہر ایک تین درم اور گل سرخ پانچ درم اور نیم اوقیہ شکر ان سب دوائیوں کو کوٹ چھان کر ان میں معجون [illegible] اور کچھ پانی ملائے اور ابنہ کے مریض کو [illegible] کھلائے ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ نوٹ: مفتی بشیر پسروری کے پیر بھائیوں کو دعوت انصاف ہے کہ شیعوں کو انکے بزرگوں نے ذکر مضبوط کرنے کا نسخہ عطا فرمایا ہے اور سنیوں کو انکے بزرگوں نے دبر مضبوط کرنے کا نسخہ [illegible]

اعتراض: شیعوں میں ہے کہ مرد اپنی عورت کی شرمگاہ کو چوم سکتا ہے۔
نوٹ: بقول اویسی یہ شرمگاہ نہ ہوئی یہ تو پھر پیر کی زیارت گاہ ہوئی۔
جواب: سنی مذہب میں ہے۔ حوالہ ابھی فتویٰ بر عنبر سے گزرا ہے۔ کہ مرد اپنی عورت کے منہ میں اپنی شرمگاہ داخل کر سکتا ہے۔
نوٹ: جو شیعے کو روتے ہیں سنی مذہب میں بہت کچھ عجائب ہے۔
اعتراض: شیعوں میں عاریۃ الفروج حلال ہے۔ یعنی شرمگاہ کو دوسرے کو دینا حلال ہے۔

جواب: یہ فقہ کا صحیح مسئلہ ہے کہ کنیز جس طرح تملیک سے حلال ہوتی ہے اسی طرح تحلیل سے بھی حلال ہوتی ہے۔ اور اس میں کیا قباحت اور برائی ہے مسائل فقہ میں خود اہلسنت کا آپس میں بہت اختلاف ہے۔
اعتراض: متعہ مشتی پر گندم پر بھی ہو سکتا ہے اور یہ تو ایسا سودا ہے۔
جواب: صحابہ کرام مٹھی بھر کھجور وغیرہ اور بار بار متعہ کیا کرتے تھے اور مٹھی بھر گندم پر نکاح بھی ہو سکتا ہے
اعتراض: متعہ بڑی بے حیائی اور بے غیرتی ہے اور بے شرمی ہے

جواب: صحابہ کی مستورات کے لیے ابتدائے اسلام میں متعہ کیوں حلال ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ ابتدائے اسلام میں متعہ حلال تھا۔ پس ہمارے اہلسنت بھائی انصاف کی گردن کو کند چھری سے ذبح نہ فرمائیں۔ اور اس بات کا جواب دیں کہ تمام اعتراضات متعہ کے خود صحابہ کرام پر وارد ہوتے ہیں۔ الغرض متعہ میں بقول آپ کے بے غیرتی ہے تو اس چیز کو خدا تعالیٰ اور رسول پاک نے صحابہ کرام کی ماں، بہن کے لیے کس طرح جائز فرمایا تھا۔

مولف رسالہ ھذا کی مسئلہ متعہ کے بارے عالم اسلام سے گزارش

ارباب انصاف۔ شیعہ مذہب حق اور سچا مذہب ہے۔ اور شیعہ قوم ایک غیور قوم ہے۔ اور اللہ پاک کی رحمت اور مولا علیؑ کی نظر اکرم سے باعزت طور پر دنیا میں زندہ ہے۔ اور زندہ رہیگی۔ اور چودہ سو سال سے بڑی دلیری سے اختلافی مسائل میں اپنے عقیدہ پر قائم ہے۔ اور جب بھی کسی سنی عالم نے شیعوں کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہے۔ تو علماء شیعہ نے اس کا جواب لکھا ہے۔ تاکہ کوئی چوہا خواب میں اپنے آپکو اونٹ نہ سمجھ بیٹھے۔ اور کوئی سنی عالم یہ فخر نہ کرسکے کہ ہماری اس کتاب کا شیعہ علماء جواب نہیں دے سکے۔ مسئلہ متعہ پر سنی علماء نے اپنی کتب مناظرہ میں خوب تبصرہ فرمائے ہیں۔ اور مسئلہ متعہ پر سنی علماء نے مستقل رسالے اور کتابچے اور کتابیں بھی لکھی ہیں۔ اور اس کتاب کے مقدمہ میں دس عدد ان سنی علماء کی میں نے نشاندہی کی ہے۔ کہ جنہوں نے مسئلہ متعہ میں شیعہ کے خلاف خوب زہر اگلا ہے۔ اور مذہب شیعہ کے خلاف اس مسئلہ میں اتنا جھوٹ بولا ہے۔ کہ دنیا بھر کے جھوٹ ان کے پیچھے نظر آتے ہیں۔ میں نے حدود انصاف میں رہ کر قرآن و سنت کی روشنی میں نکاح متعہ کی اباحت اور جواز کو ثابت کیا ہے۔ اور سنی علماء کو دعوت فکر ہے۔ کہ بے شک میرے اس رسالہ کا حرف بحرف جواب لکھیں۔ تاکہ تصویر کے دونوں رخوں پر غور و فکر کر کے مسلمان صحیح بات کو اپنا سکیں۔

۱۹ ستمبر ۱۹۹۵ء بروز منگل اس رسالہ کے مسودہ سے فراغت حاصل ہوئی۔

خادم علماء شیعہ وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل نجف اشرف